ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

11

شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ
نومبر ـــــ ۲۰۰۱ء

نئے اصول نئے قاعدے

"پیریز" کی "پرویز" کو دعا

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ
اصل گیم

امریکیو! ایشیاء سے نکل جاؤ

جراثیمی
حملوں کا بھونڈا جواز

برطانیہ میں
امریکہ مخالف مظاہرے

گوشہ خاص بیاد محسن احرار

حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری

اخبار الاحرار

محسنِ احرار، ابنِ امیرِ شریعت

حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور اسامہ ——— غلبۂ اسلام کی علامت

افغانستان پر شرمناک امریکی جارحیت اور عالم اسلام کے عظیم مجاہد اسامہ کے خلاف آپریشن کھلی بدمعاشی اور عالمی غنڈہ گردی ہے۔ امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور اسامہ امت مسلمہ کی متاع اور دنیا بھر کے مجبور و مقہور اور مظلوم مسلمانوں کی نمائندہ آواز ہیں۔ بے قصور اور غریب افغانی مسلمانوں پر امریکی حملے اور بمباری عالمی دہشت گردی ہے۔ امریکی دہشت گردی صرف افغانستان کے خلاف نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے خلاف جنگ ہے۔

افغانستان عصر حاضر میں واحد صحیح اسلامی ریاست ہے جہاں امیر المؤمنین ملا محمد عمر کی قیادت میں طالبان نے بے پناہ قربانیاں دے کر شریعت کا نفاذ کیا ہے۔ طالبان کی لازوال و بے مثل جہد و مساعی کے نتیجے میں اہل ایمان کو ایک ایسا خطہ اور پناہ گاہ میسر آ گئی ہے جہاں وہ اپنی زندگی اسلام کے عطاء کئے ہوئے آفاقی اصولوں کے مطابق گزار سکتے ہیں۔ طالبان نے روس و امریکہ اور ان کے کاسہ لیس دیگر ممالک کے حکمرانوں کی دھمکیوں، سازشوں اور زہریلے پروپیگنڈے کو بالائے طاق رکھ کر ان کی طاغوتی قوت اور غرور و تکبر کے شیش محل کو اپنے شکستہ جوتوں تلے روند ڈالا ہے۔

وہ بیک وقت داخلی و خارجی دونوں محاذوں پر جنگ کر رہے ہیں۔ طالبان کا جہاد احیاء اسلام، بقاء مسلم اور دفاع ملک کے لئے ہے۔ ان کی ایمانی استقامت نے سارے عالم کفر کو لرزہ براندام کر دیا ہے۔ حالیہ امریکی حملے اسی بوکھلاہٹ اور خوف کا نتیجہ ہیں۔ ان حملوں نے مجاہدین کے حوصلوں کو مزید بلند کر دیا ہے۔ پورے عالم اسلام کی ہمدردیاں مجاہدین اسلام، طالبان کے ساتھ ہیں اور بزدل حکمرانوں کی پالیسیاں امریکہ کے ساتھ ہیں۔ طالبان کے واضح اور دوٹوک لب و لہجے سے یہود و نصاریٰ اپنے لئے موت کا خوف محسوس کر رہے ہیں۔

حکمرانوں نے ہوس زر، بداعمالیوں اور مسلم کش پالیسیوں کو نہ بدلا تو پاکستان کے طالبان بھی لادین نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ پاکستان کے غیور عوام کے دل طالبان کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور اسامہ بن لادن غلبۂ اسلام کی جدوجہد کی علامت بن چکے ہیں۔ مسلمانوں کا بچہ بچہ جذبۂ جہاد سے سرشار ہو چکا ہے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ عالی ہے:

اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جہاد قیامت تک جاری رہے گا

☆

۲۰ راگست ۱۹۹۸ء کو افغانستان پر پہلے امریکی حملوں کے خلاف مجلس احرار اسلام کے احتجاجی جلسہ سے یادگار خطاب

۲۱ راگست ۱۹۹۸ء دارِ بنی ہاشم، ملتان

شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ نومبر ۲۰۰۱ء

بیادِ سید الاحرار حضرت امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد ۱۲	شمارہ ۱۱	قیمت ۱۵

ابن امیر شریعت، خطیبِ بنی ہاشم، محسن احرار

بانی: مولانا سیّد عطاءُ المُحسن بُخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

رفقاء فکر

مولانا محمد اسحٰق سلیمی

پروفیسر خالد شبیر احمد

عبداللطیف خالد چیمہ

سید یونس الحسنی

مولانا محمد مغیرہ

محمد عمر فاروق

زرِتعاون سالانہ بیرونِ ملک 1000 روپے ● پاکستانی اندرون ملک 150 روپے

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-511961

تحریک تحفظِ ختم نبوت شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

تشکیل

دل کی بات:	’’پیریز‘‘ کی ’’پرویز‘‘ کو دعا	مدیر	۳
افکار:	نئے اصول نئے قاعدے	مولانا محمد تقی عثمانی	۵
//	امریکیو! ایشیاء سے نکل جاؤ	سید یونس الحسنی	۸
//	برطانیہ میں امریکہ مخالف مظاہرے	مولانا زاہد الراشدی	۱۱
//	آپریشن بے انتہا ظلم ہے	محمد عطاء اللہ صدیقی	۱۴
//	انوکھے لوگ	محمد عمر فاروق	۱۷
//	جنرل صاحب کا اصولی مؤقف	سید عبید اللہ حسنی	۱۹
//	ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ..... اصل گیم	عبدالرشید ارشد	۲۱
//	جراثیمی حملوں کا بھونڈا اجواز	محمد عابد مسعود ڈوگر	۲۷
گوشۂ خاص حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ	وہ عمر رفتہ کی چند گھڑیاں	محمد الیاس میراں پوری	۲۹
//	سید عطاء المحسن بخاری۔ ایک حق گو درویش منش اور بہادر عالم دین	حافظ ارشاد احمد	۳۳
منظوم خراجِ عقیدت:	نظم	ڈاکٹر عاصی غلام کرنالی/جعفر بلوچ	۳۷،
//	نظم بیاد: سید ابومعاویہ ابوذر بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد		۳۸
//	نظم اسامہ بن لادن	محمد اظہار الحق	۴۰
اقبالیات:	اقبال کا انٹرویو	شورش کاشمیریؒ	۴۱
اخبار الاحرار:	احرار رہنماؤں کی تنظیمی سرگرمیاں	ادارہ	۴۶
حسنِ انتقاد:	تبصرہ کتب	ذ بخاری	۵۸

دل کی بات

’’پیریز‘‘ کی ’’پرویز‘‘ کو دعا

واشنگٹن (آن لائن) اسرائیلی وزیر خارجہ شمعون پیریز نے ’’واشنگٹن پوسٹ‘‘ اور ’’نیوز ویک‘‘ کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ:

’’اسرائیل افغانستان کے خلاف جاری حملے کے بارے میں امریکی حکمتِ عملی سے آگاہ ہے اور وہ اسامہ کی گرفتاری کیلئے جنرل پرویز کے اقتدار میں رہنے کا خواہاں ہے۔ میں جنرل پرویز کیلئے دعا گو ہوں۔ میں نے جنرل پرویز کی سلامتی کی دعا کرنے کا کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔ میرے لیے یہ انتہائی غیر متوقع تجربہ ہے۔ دہشت گردوں کے خلاف جاری کارروائی کا اگلا ہدف عراق بھی ہوسکتا ہے تاہم بیک وقت دو محاذوں پر جنگ پیشہ ورانہ فیصلہ ہوگا۔

(’’خبریں‘‘ ملتان، صفحہ اوّل۔ ۳۰؍ اکتوبر ۲۰۰۱)

قارئین آپ نے خبر کا مطالعہ فرمایا۔ خبر اتنی واضح اور صاف ہے کہ ہمیں کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ ......

’’ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی‘‘

تاہم پوری پاکستانی قوم پیریز کی دعا کے شفاف آئینے میں جناب پرویز کے مقام، شخصیت اور ڈیوٹی کو آسانی سے دیکھ اور سمجھ سکتی ہے۔

امریکہ نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگون کی تباہی کو ناجائز طور پر شیخ اسامہ کے سر تھوپنے کے بعد افغانستان کے غریب مسلمانوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا۔ ۷؍ اکتوبر سے شروع ہونے والے حملوں کو ایک ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ امریکی دہشت گردوں نے فضا سے آتش و آہن کی بارش کر کے اور کارپٹ بمباری کر کے دیکھ لیا کہ وہ طالبان کے حوصلے پست کر سکے اور نہ اپنے اہداف حاصل کر سکے۔ سفاک امریکی دہشت گردوں نے، ہسپتالوں میں زیرِ علاج مریضوں، کاروبار میں مصروف بازاروں میں موجود نہتے شہریوں، ماؤں کی آغوش میں لوریاں لینے والے اور ہنستے بستے گھروں میں کھیلتے کودتے ننھے منھے معصوم بچوں پر بارود برسا کر انہیں قتل کر دیا۔ امریکی دہشت گردوں کے نزدیک یہی نہتے شہری اور معصوم بچے ’’دہشت گرد‘‘ ہیں، ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگون کی تباہی کے مجرم ہیں۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اور ان کے وفادار مجاہدین اسلام، طالبان نے تو فیصلہ کر لیا کہ وہ امریکی طاغوت سے ٹکرائیں گے۔ اور ان شاء اللہ اسے عبرت ناک اور تاریخی شکست سے دوچار کریں گے۔ سوچنا تو ہمیں ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ حکمرانوں کی غلط پالیسی کی وجہ سے وطنِ عزیز کی فضائی حدود اور زمینی اڈے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے قتل کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ مسلمان عوام سراپا احتجاج ہیں اور حکمران اس قتل کو ’’حکمت‘‘ سے تعبیر کر رہے ہیں۔ کیا عجیب اتفاق ہے کہ مسٹر پرویز اسے ’’حکمت‘‘ کہتے ہیں۔ اور مسٹر پیریز ’’حکمتِ عملی‘‘ اور پھر ’’دعائیں‘‘ اس پر مستزاد!

ہم اس وقت ملکی تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہے ہیں۔ پاکستان کی سلامتی خطرے میں ہے۔ ہمارا ایٹمی پروگرام عدم تحفظ کا شکار ہے۔ قوم سڑکوں پر ہے۔ رہنما قید ہیں یا گھروں میں نظر بند ہیں۔ ایٹمی سائنس دان سلطان بشیر الدین اور اُن کے ساتھی دیگر سائنس دان امریکہ کو مطلوب ہیں۔ اور حکومت کے کڑے پہرے میں ہیں۔ ہمارا پیارا وطن پاکستان شدید سیاسی اور اقتصادی بحران کا شکار ہے۔ طالبان نے تو زندہ رہنا ہے، وہ آزاد قوم ہیں اور آزاد ملک میں رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے دین، ملک وقوم، اور عقائد وروایات کے تحفظ کے لئے مر مٹنے کا عہد کیا ہے۔ وہ یقیناً زندہ رہیں گے اور آزاد رہیں گے۔

امریکہ کی موت نے اسے افغانستان میں پکارا ہے اور طالبان نے اسے برسرِ میدان للکارا ہے۔ آخر فیصلہ اس کا بھی ہوگا اور جلد ہوگا۔ لیکن .... کوئی سوچے، کوئی بتلائے کہ ہمارے حکمران کہاں کھڑے ہیں؟ ان کا کیا بنے گا؟ جب طالبان اسلام کی فتح کا علم لہرائیں گے، جب بُش کی صلیبی جنگ شکست وذلت پر منتج ہوگی، تب پیریزی دعاؤں سے پھلنے پھولنے والے پرویزی اقتدار کا انجام کیا ہوگا؟

بیاد: مجدد بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابن امیر شریعت، محسن احرار، مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

قائم شدہ ۲۸، نومبر ۱۹۶۱ء قرآنی تعلیمات کا مرکز

مدرسہ معمورہ ملتان میں

4 درس گاہوں کی تعمیر کیلئے 5 لاکھ روپے کی فوری ضرورت احباب خیر توجہ فرمائیں

نقد وسامانِ تعمیر عنایت فرما کر اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں

بذریعہ بینک، چیک یا ڈرافٹ بنام مدرسہ معمورہ حبیب بینک حسین آگاہی ملتان

☆ الحمد للہ درجہ حفظ وناظرہ تعلیم قرآن کریم، درجہ کتب درس نظامی اور شعبہ پرائمری میں اس وقت 150 طلباء زیر تعلیم ہیں ☆ 7۔ اساتذہ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں ☆ 50 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں ☆ طالبات کیلئے جامعہ بستانِ عائشہ قائم ہے جس میں حفظ قرآن کریم اور دورہ حدیث تک تعلیم دی جاتی ہے ☆ مدرسہ معمورہ، مجلس احرار اسلام کے شعبہ تعلیم "وفاق المدارس الاحرار" سے ملحق ہے ☆ ملک کے مختلف شہروں میں 36 دینی مدارس وفاق المدارس الاحرار کے زیر انتظام چل رہے ہیں ☆ 15 مدارس کے اخراجات وفاق کے ذمہ ہیں۔ ☆ سالانہ اخراجات 35 لاکھ روپے ہیں ☆ مدرسہ معمورہ اور جامعہ بستانِ عائشہ کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق ہے اور اسی کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جارہی ہے

الداعی الی الخیر: ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری مہتمم مدرسہ معمورہ، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 061-511961

نئے اصول نئے قاعدے

مولانا محمد تقی عثمانی

امریکی افغانستان میں نہتے اور ستم رسیدہ افغانوں کا قتل عام تو کر ہی رہا ہے اور ہر نیا دن اس کی شدت میں اضافہ لے کر آ رہا ہے لیکن اس امریکی آپریشن میں جن انسانی قدروں اور دنیا بھر کے مسلم اصولوں کا، جس بڑے پیمانے پر قتل عام ہوا ہے اگر عالمی رہنماؤں نے آنکھوں سے امریکی دباؤ کی پٹی اتار کر اس کا مداوا نہ کیا تو یہ پوری دنیا کو ہمیشہ کیلئے بدامنی کا جہنم بنانے کے لئے کافی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ نے اپنے اس جنگی جنون میں ایسی خطرناک نظریں قائم کی ہیں کہ اگر ان کا سلسلہ دراز ہوا تو اس دنیا میں چپے چپے پر ہتھیاروں کی حکمرانی ہوگی اور امن وعافیت کے الفاظ خواب وخیال ہو کر رہ جائیں گے۔ ۱۱ ستمبر کے حادثے کے بعد امریکی حکام نے انسانیت، اخلاق اور بین الاقوامی قانون کی مسلم قدروں کے عوض جو نئے اصول دنیا کو دیئے ہیں، ان میں سے چند پر غور فرمائیے:

(۱) جب تک کسی شخص کے خلاف کوئی جرم ثابت نہ ہو، اسے سزا نہیں دی جا سکتی، نہ اسے مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جس سے کسی بھی نظامِ زندگی کو انکار نہیں ہے۔ لیکن اسامہ بن لادن اور افغانستان کے سلسلے میں ثبوت جرم کے بغیر ہی اس کے خلاف براہ راست کارروائی کا ارادہ پہلے ہی دن کر لیا گیا اور اصول اب یہ ہو گیا کہ ایک طاقتور شخص جب جس کے خلاف چاہے کوئی الزام لگا کر اسے براہ راست سزا دے سکتا ہے اس کیلئے نہ جرم ثابت کرنے کی ضرورت ہے، نہ عدالت کے کسی فیصلے کی۔

(۲) اب تک مسلم قاعدہ یہ تھا کہ شک کا فائدہ ملزم کو دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کے خلاف شواہد ہوں مگر ان کی بنیاد پر کسی کو مجرم قرار دینے میں شک ہو تو اس شک کا فائدہ متعلقہ ملزم کو ملے گا یعنی اس صورت میں اسے سزا یاب نہیں کیا جا سکے گا لیکن اب تازہ اصول یہ وضع ہوا ہے کہ شک کا فائدہ الزام لگانے والے کو دیا جائیگا یعنی وہ محض شک کی بنیاد پر ملزم کو مجرم قرار دے سکتا ہے۔

(۳) اب تک کا قانون یہ ہے کہ اگر کسی ملک کو دوسرے ملک کے کسی شہری کے خلاف شکایت ہے کہ اس نے جرم کا ارتکاب لیا ہے تو وہ اسی دوسرے ملک میں اس پر مقدمہ چلا سکتا ہے، ہاں اگر دونوں ملکوں کے درمیان تبادلہ مجرمان (Extradition) معاہدہ ہو تو ''تبادلہ مجرمان'' کے طریق کار کے تحت ملزم کو پہلے ملک بھیج کر وہاں اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ امریکہ اور افغانستان کے درمیان تبادلہ مجرمان کا کوئی معاہدہ نہیں ہے۔

اس صورت میں مسلم طریق کار یہی ہے کہ یا تو امریکہ افغانستان کی عدالت میں اس پر مقدمہ چلائے یا افغانستان کے ساتھ تبادلہ مجرمان کا معاہدہ کرے۔ ان دونوں طریقوں کو چھوڑ کر یہ مطالبہ کہ ''ہمارا مشتبہ شخص ہمارے حوالے

کرو'' زمانہ جاہلیت کے اس مطالبے کی طرح ہے، جس میں ایک قبیلے کے لوگ دوسرے قبیلے سے اپنے ملزم کو حوالے کرنے کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ اگرچہ مذکورہ بالا مسلم اصول کے تحت افغانستان پر یہ لازم نہیں تھا کہ وہ اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرے لیکن اس نے یہ مفاہمانہ پیشکش کی کہ اگر اسامہ کے خلاف ثبوت اسے مہیا کر دیئے جائیں تو وہ حوالے کرنے پر غور کر سکتا ہے لیکن امریکہ کا کہنا یہ تھا کہ جو کچھ شواہد اس کے پاس ہیں وہ اپنے دوستوں کو دکھائے گا لیکن افغانستان کے سامنے پیش نہیں کرے گا۔ یعنی جس ملک کے سامنے وہ شواہد پیش کرنا، سب سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ وہ صاحب معاملہ ہے۔ اسی کے سامنے شواہد پیش نہیں کئے جائیں گے۔

طالبان نے بعد میں یہ پیشکش بھی کی کہ اس مسئلے پر مذاکرات کے ذریعے کسی غیر جانبدار ملک میں مقدمہ چلا لیا جائے لیکن امریکہ کا اصرار پھر بھی یہ ہے کہ مذاکرات نہیں ہو سکتے، ہمارے ہی حوالے کرنا ہوگا۔

''ہمارے حوالے کرو'' کا یہ مطالبہ دنیا کے ہر چیرہ دست کو نظیر فراہم کر رہا ہے، چنانچہ اسرائیل نے فلسطین سے نقد مطالبہ کر دیا کہ ہمارے آدمی کے قاتل ہمارے حوالے کرو اور اب بھارت بھی پاکستان سے اس مطالبے کی طرف بڑھ رہا ہے کہ ہمارے دہشت گرد ہمارے حوالے کرو۔ یہ سلسلہ دراز ہوا تو جس جس ملک میں جہاں کوئی شخص لئے بیٹھا ہے اگر اس کا مقابل ملک اپنا زور بازو آزمانا چاہے تو وہ ہر ایسے ملک سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ ہمارا مجرم ہمارے حوالے کرو، ورنہ بمباری سہنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

(۳) اب تک مسلم اصول یہ ہے کہ جرم کی سزا صرف مجرم کو دی جا سکتی ہے کسی اور کو نہیں لیکن اب تازہ اصول یہ وضع ہوا ہے کہ مجرم کے ساتھ اس کے پورے ملک کو اور اس کے تمام معصوم باشندوں کو سزا دی جائے بلکہ امریکہ کے حالیہ اقدام کا نتیجہ تو یہ ہو رہا ہے کہ جس شخص کو اصل سزا دینا مقصود ہے، وہ تو محفوظ ہے لیکن ہزاروں وہ لوگ جان و مال اور گھر بار تباہ ہونے کی سزا بھگت رہے ہیں، جنہوں نے کبھی ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا نام بھی نہیں سنا تھا۔

(۴) بین الاقوامی اصول بھی یہ ہے اور خود امریکہ دنیا بھر کے تنازعات میں اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ انہیں مذاکرات کے ذریعے طے کرنا چاہیے لیکن افغانستان کے معاملے میں یہ فیصلہ سنا دیا گیا ہے کہ مذاکرات کا دروازہ بالکل بند ہے اور اس طرح یہ اصول وضع کیا جا رہا ہے۔ کہ جس کے پاس طاقت ہو، اسے مذاکرات کی کوئی ضرورت نہیں، وہ من مانے طور پر چھوٹے ملکوں پر چڑھائی کر سکتا ہے۔

(۵) مسلم اصول یہ ہے کہ کسی خود مختار ملک پر کسی جنگی مہم میں ساتھ دینے کیلئے زبردستی نہیں کی جا سکتی مگر اب یہ اصول کھلم کھلا منوا لیا گیا ہے کہ جو طاقتور ملک چاہے کسی بھی خود مختار ملک کو یہ دھمکی دے دے کہ یا تو اپنے ضمیر کے خلاف اس جنگ میں ہمارا ساتھ دو ورنہ پتھر کے زمانے کی طرف لوٹنے کیلئے تیار ہو جاؤ، اس دھمکی کی بنیاد پر جو طاقتور چاہے کسی بھی

بے سروسامان کے خلاف جتنا بڑا اتحاد چاہے بنالیا کرے اور چھوٹے ملکوں کیلئے نہ صرف یہ کہ اپنے ضمیر کے مطابق کوئی اقدام ممکن نہیں بلکہ اب ان کے لئے غیر جانبدار رہنے کا بھی کوئی راستہ نہیں، انہیں ہر قیمت پر طاقتور ہی کا ساتھ دینا ہوگا۔

(۶) بین الاقوامی اداروں میں جو قوانین وضع ہوتے ہیں، یہاں تک کہ جو قراردادیں منظور ہوتی ہیں، ان کے ایک ایک لفظ پر پورا غور ہوتا ہے اور طویل بحث ومباحثہ کے بعد کوئی لفظ لکھا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ قانون یا قرارداد میں کوئی ایسا ابہام باقی نہ رہے جس سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھا سکے یا جس سے تنازعات پیدا ہوں لیکن سلامتی کونسل سے حال ہی میں ''دہشت گردی'' کے خلاف جو قرارداد چند گھنٹوں میں منظور کروائی گئی ہے، اس میں ''دہشت گردی'' قرار دے کر سلامتی کونسل کی قرارداد کا سہارا لے لے۔

(۷) کسی انسان کی جان لینا وہ انتہائی اقدام ہے جو ہر مہذب معاشرے میں بڑے محتاط قوانین کا پابند ہوتا ہے اور اگر قانون کے تحت کسی کی جان لینا ضروری ہو جائے تب بھی اس کیلئے ایسا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے جو انصاف کے تقاضے پورے کرتا ہو مگر اب امریکی حکومت نے اپنے خفیہ ایجنسیوں کیلئے نیا قانون نافذ کیا ہے۔ جس کے تحت دہشت گردوں کو ہلاک کرنے کے لئے وہ جو طریقہ اختیار کرنا چاہیں ان کیلئے کھلی چھوٹ ہے چنانچہ اب مجرموں کو بھی وہ خود متعین کریں گے۔ ان کو مارنے کا فیصلہ بھی وہی کریں گے اور مارنے کا طریقہ بھی خود ہی ایجاد کریں گے جس کی داد فریاد کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔

(۸) جنگ کے بین الاقوامی اصولوں کے تحت شہری علاقوں، ہسپتالوں، ریڈ کراس وغیرہ پر بمباری مسلم طور پر ایک جرم ہے لیکن پچھلے تین ہفتوں کے دوران جن دھڑلے سے شہری آبادی ہی نہیں، ہسپتالوں تک پر بمباری ہوتی رہی ہے اور اس پر کسی شرمندگی یا معذرت کا بھی کوئی اظہار نہیں کیا جارہا، اس سے یہ اصول مزید پختہ ہو رہا ہے کہ طاقتور کا ہر کام جائز ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ جو نئے اصول وضع ہو رہے ہیں اور نئی نظیریں قائم کی جارہی ہیں۔ وہ دہشت گردی ختم کریں گی یا اسے دوام بخشیں گی؟ ان سے دنیا میں امن قائم ہوگا یا بدامنی کی آگ بھڑکے گی؟ محبتیں پیدا ہوں گی یا نفرتوں کا لاوا ابلے گا؟

(بشکریہ: روزنامہ ''جنگ'' لاہور ۳۱ر اکتوبر ۲۰۰۱ء)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن کے سپیئر پارٹس تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ ڈیرہ غازی خان فون: 462501 - 0641

امریکیو! ایشیاء سے نکل جاؤ!

سید یونس الحسنی

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان پر یہودی حملوں سے آنے والی تباہی کی آڑ لے کر امریکہ ملکِ افغاناں پر ٹوٹ پڑا ہے۔ وہ اس سے بری طرح خائف ہے۔ اس لئے اس کو تباہ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ پاکستانی مسلمان اس معاملے میں بہت حساس ہیں۔ وہ امریکہ ہی نہیں ہر سامراجی طاقت سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ غلامی سے آزادی تک کی مسافرت میں انہوں نے انسانی خون کا سمندر عبور کیا ہے۔ وہ رسن و دار سے کھیلے ہیں۔ پس دیوارِ زنداں کے تمام تر مکروہ شدائد انتہائی صبر و استقامت سے جھیل کر ہمکنار منزل ہوئے ہیں۔ آقایانِ ولی نعمت کی خونچکاں جفا کاریوں سے وہ بخوبی آگاہ ہیں۔ ان کے جذبات کی انتہا ہے کہ دنیا کے کسی بھی گوشے میں استعماریت کو برداشت نہیں کر پاتے۔ یو ایس اے عہدِ حاضر کا استعمار ہے۔ اپنی بلوغت کے آغاز ہی سے جفا کوشی کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ دوسروں پر ظلم ڈھا کر خوش ہوتا ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر انسانیت کی پھبن کا نقیب بن بیٹھا۔ عیسائی ہے مگر صیہونیت کا اندھا غلام ہو کر رہ گیا ہے۔ اسلام دشمنی کا پکا راگ بھی انہی کے دیئے ہوئے کاشنز کے مطابق گا رہا ہے۔ ویت نام میں زبردست رسوائی پر بالکل شرمندہ نہیں۔ بوسنیا اور کسووا میں مسلمانوں کی حمایت کے نام پر ان کی بے دریغ نسل کشی میں سربوں کا شریک کار تھا۔ بے عقل عربوں میں پھوٹ ڈال کر عراقی قوت فناہ کے گھاٹ اتار دی اور اسرائیل کو مستحکم کیا۔ اسلامی کانفرنس اور عرب لیگ تادم تحریر کوئی خوش کن اقدام نہیں کر سکیں کہ وہاں بھی ہز ماسٹرز وائس قسم کے مہرے موجود ہیں۔ صومالیہ بے چارہ تنگ دھڑنگ ہو چکا۔ لیبیا بچ نکلا اور سوڈان نشانے پر ہے۔ اب یمن پر آکھیاں لال کی جا رہی ہیں۔ یہ سب مسلمان ہونے کی وجہ سے ''دہشت گرد'' پکارے جاتے ہیں۔ طالبان نے شریعتِ حقہ نافذ کی، ارتداد کی مناہی کر دی، کیمونسٹ سورماؤں کو شکست سے دوچار کیا۔ اپنے عوام کو آزادی کی نعمت سے مالا مال کیا۔ کچھ غیرت مند عربوں نے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا، اسامہ بن لادن کی قیادت میں وہ بلند پہاڑوں اور قطار اندر قطار درختوں کی سنگلاخ وادی میں وارد ہوئے اور یہیں کے ہو گئے۔ سبیلنا سبیلنا...... الجہاد الجہاد کا ولولہ انگیز نعرہ ان کے اَنگ اُنگ میں رچ بس گیا ہے۔ وہ عشق رسالت ﷺ کے بحرِ ذخار سے جی بھر کر اکتساب کر رہے ہیں۔ ناموس اسلام کے جری محافظ بن چکے ہیں اور اسلام جناب ختمی مرتبت ﷺ کا پیامِ آخریں ہے۔ ان کا ایمان ہے کہ حضور ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں۔ ان کا جمال حاصل تزئین شش جہات ہے۔ ان کا ذکر منبع تسکین جان و دل ہے۔ ان کی یاد وجہ فروغ تجلیات ہے۔ ان کا وجود مظہر خلق عظیم ہے، ان کی ذات گرامی صفاتِ الٰہیہ سے مستنیر ہے۔ ان کے ابر لطف و کرم سے ہر ذرہ فیض یاب ہوتا ہے۔ انہی کے ورودِ مقدس سے اس عالم کو ثبات ہے، ان کا ایک ایک حرف فتنوں کی تیرگی میں مشعلِ حیاتِ آفریں ہے۔ ان کی ارشاد فرمودہ ایک ایک بات

انسانیت کی فلاح ونجات کا وسیلۂ جلیلہ ہے۔ یہ سربکف مجاہدین اسی بارگاہ قدس کے فقیر ہیں اور حق تو یہ ہے کہ شاہ امم ﷺ کی چشمِ التفات بھی انہیں کی طرف ہے۔

یہ ساری کیفیات اس بات کی غماز ہیں کہ طالبان میں حب رسول ﷺ حد سے سوا ہے۔ مدحت رسول ﷺ ہر گھڑی ان کا وردِ زبان ہے۔ وہ بجا طور پر سمجھتے ہیں کہ سیرت رسول پاک ﷺ انتہائی پرنور و پرکیف ہے، کوئی بھی ان کے نقش پا کی ہمسری نہیں کرسکتا۔ اسی بات نے بڑے بڑے کجکلاہوں کو ان کی نظروں میں حقیر کردیا ہے اور وہ سنت رسول اللہ ﷺ کو اپنا وقر و بندگی گرداننے لگے ہیں۔ دیکھ لیجئے وہ ساری دنیا سے ٹکرا رہے ہیں مگر نسبت رسول ﷺ کو افتخار زیست سمجھ کر سینوں سے لگائے پھرتے ہیں۔ وہ طاغوت کے سامنے خم ٹھونک کر سینہ سپر ہیں۔ ان کی استقامت دیدنی ہے۔ وہ معاملات دینیہ کو ڈپلومیسی سے بالاتر قرار دیتے ہیں۔ اسی لئے کفر سے کسی بھی مصلحت کے تحت کوئی سا سمجھوتہ نہیں کررہے۔ ان کا ایمان انتہائی مضبوط اور غیر مشروط ہے۔ وہ ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ:

رحمت اللعالمینؐ کے سایۂ شفقت میں ہے
خائب و خاسر نہیں امت رسول اللہؐ کی

قرآن مجید کا حکم ہے ''اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ'' ایک ہم ہیں کہ ان کے نیچے بچھے جاتے ہیں۔ ہم ان سے مرعوب ہیں، خوفزدہ ہیں، بوکھلاہٹ ہماری جگ ہنسائی کا سبب بن رہی ہے۔ موجودہ قضیے میں ہماری کیفیت ''مدعی سست گواہ چست'' کی سی ہے۔ امریکی وزیر دفاع کہتا ہے۔ ہمارے پاس ۱۱؍ستمبر کے حادثے میں اسامہ کی حرکت کا ٹھوس ثبوت نہیں، وزیر خارجہ کہتا ہے تحقیقات میں ایف بی آئی نے کسی اور گروپ کی نشاندہی کی ہے۔ مگر ویٹن کن کے نمائندے ٹونی بلیئر کی آمد پر ہمارے سپہ سالار نے پرزور انداز میں کہا کہ ہمیں اسامہ کے خلاف کافی ثبوت مل چکے ہیں، جن کے تحت ان پر فرد جرم عائد کی جاسکتی ہے۔ ہم شاہ سے بڑھ کر شاہ کے وفادار ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ لگتا ہے برطانوی تربیت سے مزین فوج کا کمانڈر ابھی تک تاج برطانیہ کا طوق غلامی پہنے ہوئے ہے۔ وہ سچ کہنے سننے کا یارا نہیں رکھتا۔ وہ صدر پاکستان ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وطن عزیز اسی لئے معرض وجود میں آیا تھا کہ آزمائشوں میں مسلمان ممالک کی بجائے کفار کا ساتھ دے۔ ذرا سوچیے تو اپنے ''سب رنگ'' صدر کی پالیسیوں کو کیا نام دیا جائے۔

گزشتہ دنوں لاہور میں طالبان سے یک جہتی کے لئے ایک تاریخی ریلی منعقد ہوئی۔ راقم بھی وہاں موجود تھا۔ یوں تو بہت سے لوگوں نے خطاب کیا مگر بطل حریت، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے سید محمد کفیل بخاری کی تقریر نے ایک بھولا بسرا سبق پھر سے تازہ کردیا۔ ایک وقت تھا کہ امریکی قیادت کی طرف سے دنیا بھر میں معاملات میں مداخلت اس کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ لوگ اس کی پالیسیوں کی وجہ سے تنگ تھے۔ ویت نام میں جنگ

زوروں پر تھی کہ انڈونیشیا میں سی آئی اے نے کھیل کھیلنا شروع کر دیا۔ اس وقت مرحوم احمد عبدالرحیم سوئیکارنو نے جکارتہ کے ایک بہت بڑے جلسے میں مکہ لہراتے ہوئے نعرہ لگایا تھا ''امریکیو! ایشیاء سے نکل جاؤ'' یہ نعرہ پورے ایشیاء کے پیر و جواں کی زبان پر آ گیا مگر صدر سوئیکارنو لیفٹیننٹ جنرل سہارتو کی غداری کا نشانہ بن گئے۔ آج پھر کھلی آنکھوں سے دیکھیے! بلادِ اسلامیہ کے بہت ہی مخصوص علاقوں میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے فوجی اڈے موجود ہیں۔ ناہنجار ٹاؤٹ اور مرعوب حکمرانوں نے غیرت اسلامی پس پشت ڈال کر کفار کو خود اپنا گھیراؤ کرنے کی ترغیب اور جگہ دے دی ہے۔ جبکہ طالبان نے کفر کا ایجنٹ بننے سے صاف انکار کر دیا۔ اسی جرم بے گناہی کا مزہ چکھانے کے لئے کفر متحد ہو کر آ گیا ہے۔ پاکستانی حکمران اس کے فرنٹ لائن مین بن چکے ہیں۔ عوام میں غیض بیکراں ہے۔ ان کی غیرت جوش مار رہی ہے۔ کفیل شاہ جی نے آج وہی نعرہ لگایا جو ۱۹۶۶ء میں لگایا تھا۔ وہ اس وقت بھی مقبول ترین نعرہ تھا اور آج بھی سب سے طاقتور نعرہ بن گیا ہے۔ ہر جلسے جلوس میں کتبے، بینرز اور زبانوں کا ایک ہی نعرہ تھا۔

''امریکیو! ایشیاء سے نکل جاؤ''

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

۱۳ر رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ

۲۹ر نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعرات بعد نماز عصر

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری

دامت برکاتہم

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

نوٹ: رمضان المبارک کی وجہ سے اس مرتبہ مجلس ذکر نمازِ عصر کے بعد ہوگی تمام شرکاء و ذاکرین دار بنی ہاشم میں روزہ افطار کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

المعلن: ناظم مدرسہ معمورہ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان۔ فون: 511961

عمر فاروق ہارڈ وئیر پینٹس اینڈ مل سٹور

دور جدید کی اعلیٰ فینسی ورائٹی کا مشہور مرکز

صدر بازار، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462483

عمارتی و صنعتی سامان، سامان، ہارڈ ویئر، ٹولز، بلڈنگ میٹریل، گورنمنٹ سے منظور شدہ ٹھیکے، بات و پینہ جات

برطانیہ میں امریکہ مخالف مظاہرے

مولانا زاہد الراشدی

گلاسگو، برطانیہ کے بڑے شہروں میں سے ہے اور مجھے ہر سال دو چار روز کے لئے یہاں حاضری کا موقع ملتا ہے۔ اس سال بھی معمول کے مطابق حاضری ہوئی۔ گلاسگو میں بات یہ ہوئی کہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ صاحب مجھ سے پہلے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کا تعلق چیچہ وطنی سے ہے اور دینی محاذ پر ہمیشہ متحرک رہتے ہیں۔ انہوں نے مجلس احرار اسلام سکاٹ لینڈ کے زیر اہتمام مرکزی جامعہ مسجد گلاسگو میں "عالم اسلام کی موجودہ صورت حال اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں" کے عنوان سے ایک جلسہ کا اہتمام کر رکھا تھا، جس میں انہوں نے مہمان خصوصی کی کرسی پر مجھے بٹھا دیا۔ جلسہ میں دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث مکاتب فکر اور جماعت اسلامی کے سرکردہ علماء کرام نے شرکت کی اور بعض حاضرین کا کہنا تھا کہ ۱۱ ستمبر کے سانحہ کے بعد پہلا موقع تھا کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام مشترکہ فورم سے اس مسئلہ پر اظہار خیال کر رہے ہیں۔

گلاسگو کی مقامی آبادی افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف دو بار مظاہرہ کر چکی ہے اور یکم نومبر کو ایڈنبرا میں سکاٹش پارلیمنٹ کے سامنے بھی جنگ کے خلاف مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ۲۷ اکتوبر کو ہونے والے مظاہرہ میں راقم الحروف نے بھی جمعیت علماء برطانیہ کے رہنما مولانا امداد الحسن نعمانی، مجلس احرار اسلام کے رہنما عبداللطیف خالد چیمہ اور شیخ عبدالواحد صاحب کے ہمراہ شرکت کی۔ یہ مظاہرہ گلاسگو کے جارج سکوائر میں ایک سٹوڈنٹس تنظیم کی طرف سے کیا گیا اور اس میں مختلف جماعتوں کے راہنماؤں کے علاوہ سکاٹش پارلیمنٹ کے مقامی ممبر ٹامی شیرٹون نے خطاب کیا۔ مظاہرین نے مختلف کتبے اٹھا رکھے تھے، جن پر "جنگ بند کرو"، "جنگ نہیں امن" اور "دہشت گردی کا علاج دہشت گردی نہیں" جیسے نعرے درج تھے۔ ایک کتبے پر "تین دہشت گرد بھائی، بش، بلیئر اور بن لادن" لکھا ہوا تھا اور مقررین کی تقریروں کے دوران ریلی کے شرکاء تالیوں اور سیٹیوں کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ اسکاٹش پارلیمنٹ کے ممبر نے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں بحث و مباحثہ کے بغیر اور ہم سے پوچھے بغیر جنگ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے، جبکہ ہم اس جنگ کی حمایت نہیں کرتے اور نہتے افغان شہریوں پر بمباری اور ان کے قتل عام کو ظلم تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے افغانستان پر حملے روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے، وزیر اعظم ٹونی بلیئر سے کہا کہ وہ اس معاملہ کو پارلیمنٹ میں لائیں اور رائے شماری کرائیں تا کہ پتہ چل سکے کہ ارکان پارلیمنٹ کی رائے کیا ہے۔

ریلی میں ایک افغان طالبہ نے تقریر کی جسے سب سے زیادہ داد ملی۔ اس طالبہ کا نام "حورا قادر" اور اس نے

انگلش میں پرجوش انداز میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اس نے کہا کہ بش اور بلیئر افغانستان میں جو مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں ان میں کامیابی نہیں ہوگی کیونکہ افغان قوم نے ہمیشہ اپنی آزادی برقرار رکھی ہے اور وہ اب بھی اپنی آزادی کا تحفظ کرے گی۔ برطانوی دارالعوام میں جنگ کے خلاف آواز بلند کرنے میں ممبر پارلیمنٹ جارج گیلوے سب سے پیش پیش ہیں اور ان کا تعلق بھی گلاسگو سے ہے۔ انہوں نے عراق پر امریکی جارحیت کے خلاف بھی صدائے احتجاج بلند کی تھی اور اب افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف پوری بلند آہنگی کے ساتھ کلمۂ حق بلند کر رہے ہیں بلکہ انہوں نے گزشتہ دنوں برطانیہ اور سکاٹش پارلیمنٹ کے مسلمان ممبروں کا شکوہ کیا ہے کہ وہ انصاف کا ساتھ دینے کی بجائے وزیراعظم ٹونی بلیئر کی پالیسی کی حمایت کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں لندن کے ایک اخبار میں جارج گیلوے کا بیان شائع ہوا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ گلاسگو کیلون سے لیبر ممبر پارلیمنٹ جارج گیلوے نے ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز کے مسلمان ارکان کو چیلنج کیا ہے کہ وہ ان کے ساتھ مباحثہ کریں کہ افغانستان میں امریکہ اور برطانیہ کی جنگ کیسے جائز ہے؟ اور اس کی کیوں حمایت کی جائے؟ انہوں نے کہا کہ ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز کے مسلمان ارکان مباحثہ کے لئے جگہ اور سامعین کا خود انتخاب کریں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان ارکان پارلیمنٹ سے بحث کرنا چاہتے ہیں کہ وہ افغانستان پر حملوں کے لئے کیا جواز پیش کرتے ہیں اور تین ہفتوں سے روزانہ چوبیس گھنٹے بمباری کی کیوں حمایت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جنگ کے خلاف انہیں روزانہ ہزاروں خطوط آرہے ہیں جن میں سے اکثر مسلمانوں کے ہیں، وہ بمباری کے خلاف سخت مشتعل ہیں۔ جارج گیلوے نے کہا کہ یہ امر افسوسناک ہے کہ وہ اور دوسرے ارکان پارلیمنٹ ایک عرصہ سے یہ جنگ لڑ رہے تھے کہ مسلمانوں کو ارکان پارلیمنٹ بنایا جائے لیکن دکھ کی بات ہے کہ وہ مسلمانوں کی بجائے وزیراعظم کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

جارج گیلوے نے جب پارلیمنٹ میں افغانستان کے خلاف امریکی حملوں پر سب سے پہلے احتجاج کیا تھا اور جنگ کے خلاف آواز بلند کی تھی تو وہ تنہا تھے لیکن اب ان کی حمایت پارلیمنٹ کے اندر اور باہر بڑھتی جا رہی ہے۔ دوسرے ارکان پارلیمنٹ بھی رفتہ رفتہ ان کی حمایت میں شریک ہو رہے ہیں اور عوامی سطح پر جنگ کے خاف احتجاج کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ لندن میں گزشتہ ہفتے بہت بڑی ریلی ہوئی تھی اور اب ۱۸ نومبر کو لندن میں جنگ کے خلاف اس سے بھی بڑی ریلی منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے، جس کا اہتمام سی این ڈی اور گرین پارٹی جیسی جماعتیں کر رہی ہیں اور مسلم پارلیمنٹ کے لیڈر ڈاکٹر غیاث الدین اس مقصد کیلئے متحرک ہیں کہ اس ریلی میں مسلمان زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ گزشتہ روز انہوں نے ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ سے ملاقات کی جن میں راقم الحروف بھی شریک تھا۔ اس موقع پر دونوں راہنماؤں نے ۱۸ نوبر کی ریلی کو کامیاب بنانے اور اس میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی شرکت کو

یقینی بنانے کے لئے مشترکہ رابطوں کا فیصلہ کیا۔ اس کے علاوہ گزشتہ ہفتے برمنگھم میں جمعیت علماء برطانیہ کے سیکرٹری جنرل مولانا قاری منصور الحق کی دعوت پر مختلف دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں راقم الحروف نے بھی شرکت کی ۔ اجلاس میں طے پایا کہ ۱۱ نومبر کو برمنگھم میں جنگ کے خلاف ایک بڑا جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام خطاب کریں گے۔

الغرض برطانیہ میں عوامی سطح پر اور مسلمانوں کے دینی حلقوں میں جنگ کے خلاف بیداری بڑھ رہی ہے اور اس پس منظر میں گلاسگو کی مرکزی جامع مسجد میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا مذکورہ مشترکہ جلسہ بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ جلسہ سے راقم الحروف اور عبداللطیف خالد چیمہ صاحب کے علاوہ جمعیت علماء برطانیہ کے رہنما مولا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی، یو کے اسلامک مشن کے رہنما علامہ مولانا عبدالرحمٰن عابد اور مرکزی جامع مسجد گلاسگو کے خطیب مولانا حبیب الرحمٰن نے خطاب کیا۔ علامہ فروغ القادری گلاسگو میں مولانا شاہ احمد نورانی کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ نمائندگی صرف ورلڈ اسلامک مشن تک محدود نہیں بلکہ ان کی وضع قطع، انداز گفتگو اور تازہ تازہ معلومات میں بھی مولانا نورانی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ ان کی گفتگو کے بعد میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ قادری صاحب کس جماعت کی نمائندگی کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں ''منہاج القرآن'' کا نام لیا تو دل میں خلش سی رہی کہ شاید ایسا نہ ہو۔ بعد میں چیمہ صاحب نے یہ بتا کر خلش دور کردی کہ انہوں نے خود علامہ فروغ القادری صاحب سے پوچھا ہے وہ مولانا شاہ احمد نورانی کے ورلڈ اسلامک مشن کی نمائندگی کرتے ہیں۔ خلش دور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنا اندازہ درست ہونے پر خوشی بھی ہوئی کہ کیونکہ اس قسم کی نستعلیق اور ٹو دی پوائنٹ گفتگو اس مکتب فکر میں مولانا نورانی کا کوئی نمائندہ ہی کر سکتا ہے۔

راقم الحروف نے اپنی گفتگو میں اس نکتے پر زیادہ زور دیا کہ مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کو اپنے ملکوں کے قوانین کی پابندی اور اپنے معاہدات اور حلف کی پاسداری کرتے ہوئے ظلم کی مخالفت اور مظلوموں کی حمایت کے لئے قانونی ذرائع اختیار کرنے چاہیں اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنی آواز بلند کرنے کے لئے جو کچھ وہ کر سکتے ہیں اس سے انہیں گریز نہیں کرنا چاہیے۔ وہ جنگ کے خلاف آواز بلند کرنے والے حلقوں کے ساتھ شریک ہوں۔ میڈیا وار لاجسٹک کے محاذ پر متحرک ہوں۔ بے گھر مسلمانوں کی امداد کے لئے مالی تعاون کو منظم کریں اور مسلم حکومتوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ افغانوں کے قتل عام پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے کی بجائے امریکی حملوں کو رکوانے کے لئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔

☆☆☆

آپریشن ”بے انتہا ظلم“

محمد عطاء اللہ صدیقی

۷/اکتوبر ۲۰۰۱ء کی رات انسانی تاریخ میں ”شبِ ظلمات“ کہلائے گی۔ ظالم امریکہ نے میزائلوں، راکٹوں اور بموں سے افغانستان کی دھرتی پر آتش و آہن کی بارش برسا دی، وہ سوکھی دھرتی، جو عرصہ دراز سے پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہی تھی، ایک دفعہ پھر مظلوم افغانیوں کے خون سے سیراب کر دی گئی۔ بھوک، ننگ اور افلاس کے مارے ہوئے قلاش افغانیوں کو لقمۂ اجل بنایا جا رہا ہے۔ روسی جارحیت کے مہیب سائے ختم ہوئے ہی تھے کہ امریکی دیو استبداد نے افغانستان میں رقص ابلیس شروع کر دیا ہے۔ اکتوبر کے مہینے میں سائبیریا سے آنے والے آبی پرندوں کے غول کے غول افغانستان سے گزر کر پاکستان اور دیگر ایشیائی علاقوں کے گرم پانیوں کی جھیلوں میں اترتے ہیں، مگر اس بار میزائل بردار امریکی جہازوں کے غول کے غول بحر ہند سے اڑ اڑ کر کابل، ہرات، قندھار، جلال آباد جیسے اجڑے ہوئے شہروں پر بمباری کر کے انہیں وحشت ناک کھنڈرات میں تبدیل کر رہے ہیں۔ دہشت گردی کے خاتمے کی آڑ میں انسان کشی کا ہولناک کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ انسانیت تڑپ رہی ہے، شرافت سسک رہی ہے مگر انسانی حقوق کے منادوں کا کلیجہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہو رہا۔ مکانات ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں، معصوم عورتیں، سہمے بچے اور کمزور بوڑھے شہری آبادیوں سے نکل کر آسمان کی چھت تلے ایڑیاں رگڑ رہے ہیں، مگر وحشیانہ بمباری اور راکٹوں کی گڑگڑاہٹ سے ابھی تک زمین دہل رہی ہے۔ آنکھیں قیامت سے پہلے قیامت کا منظر دیکھ رہی ہیں، ہر طرف ایک وحشت ہے، بربریت ہے، سفاکی ہے، بہیمت ہے، چنگیزیت ہے، جو راج کر رہی ہے۔

افغانستان کا نہ امریکہ سے معاشی ٹکراؤ ہے نہ اس کی افواج میں سپر پاور سے پنجہ لڑانے کا دم خم ہے۔ افغانستان نے عراق کی طرح نہ کسی قریبی ہمسائے ملک پر قبضہ کیا نہ اس کے موجودہ حکمران ملا عمر مجاہد نے پانامہ کے جنرل نوریگا کی طرح کبھی منشیات فروشوں کی سرپرستی کی ہے، طالبان افواج نے کبھی جاپانیوں کی طرح پرل ہاربر جیسا کوئی حملہ کیا ہے نہ ہی ویت نامی گوریلوں کی طرح امریکی افواج پر براہ راست حملے کئے ہیں۔ تو پھر آخر بے گناہ افغانوں کو خاک و خون میں کیوں نہلایا جا رہا ہے؟ ابھی کل ہی کی بات ہے، جب سوویت یونین افغانستان پر چڑھ دوڑا تھا تو یہی افغان امریکہ کے نزدیک انسانیت کے ہیرو تھے۔ مگر آج طالبان غیر مطلوب کیوں ہو گئے ہیں؟ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان میں مرنے والے بے گناہ انسانوں کی ہلاکت ایک انسانی المیہ ہے، دہشت گردی کے اس بدترین واقعہ کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے، مگر ایک انسانی المیہ کا سوگ منانے کیلئے ”افغانی المیہ“ کا جواز کیونکر تلاش کیا جا سکتا ہے؟ انگریزوں نے ہٹلر کے خلاف جنگ عظیم دوم شروع کی تھی کیونکہ اس نے بے گناہ پولینڈ پر قبضہ کر لیا تھا، امریکہ نے گریناڈا پر حملہ کیا تھا کیونکہ وہاں کے

ایک جرنیل نے نہ صرف حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا بلکہ پانچ سو امریکی باشندوں کو حراست میں بھی لے لیا تھا، صدام حسین پر فوج کشی کیلئے کویت پر قبضہ کو بہانہ بنایا گیا، مگر غریب افغان عوام پر گزشتہ کئی دنوں سے گولے برسائے جا رہے ہیں، راکٹ داغے جا رہے ہیں، میزائل گرائے جا رہے ہیں، مگر ابھی تک ان کا ''جرم'' نہیں بتایا گیا۔ کہا جا رہا ہے کہ وہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالہ کر دیں۔ امریکی اسامہ بن لادن کو انصاف کے کٹہرے میں لانا چاہتے ہیں مگر ان کے پاس ابھی تک ایسے ثبوت نہیں ہیں جسے وہ عدالت میں پیش کر سکیں۔ فرض کیجئے! اسامہ بن لادن کا کوئی جرم ہے تو ابھی تک ثابت نہیں کیا جاسکا۔ ایک غیر ثابت شدہ جرم کا بہانہ بنا کر محض شک کی بنیاد پر لاکھوں بے قصور انسانوں کو وحشیانہ ترین بمباری کا نشانہ بنانا بدترین دہشت گردی ہے، بے رحمی ہے، ظلم ہے، بدمعاشی ہے اور ریاستی غنڈہ گردی کی بدترین مثال ہے۔ ۱۳ ستمبر کو امریکی صدر جارج بش نے جوشِ انتقام میں دہشت گردوں کے خلاف ''operation infinite justice'' (آپریشن لا محدود انصاف) کا اعلان کیا تھا، بعد میں اس آپریشن کا نام ''Infinite freedom'' (لامحدود آزادی) رکھا گیا، مگر حقیقت میں یہ آپریشن ''بے انتہا ظلم'' ''Infinite cruelty'' ہے۔ ایک ظلم کو ظلم نہ کہنا بھی بدترین ظلم ہے۔ بدمعاشی کو انصاف، اور درندگی کو آزادی کہنا لفظ انصاف کی توہین اور آزادی کے حقیقی تصور کی سخت تذلیل کے مترادف ہے۔ اگر ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو نشانہ بنانے والے ظالم دہشت گرد تھے، تو امریکہ بدترین دہشت گرد ریاست ہے، جو انسانوں کو انسان نہیں بلکہ حشرات الارض سمجھتا ہے۔ افغان عوام پر ڈھائے جانے والے اس بے انتہا ظلم کی معمولی درجہ میں حمایت بھی انسانی شرف کو گوارہ نہیں ہوسکتی۔

بے گناہ مظلوم، فاقہ زدہ غیور افغان عوام پر امریکہ نے چاروں اطراف سے جس قدر بہیمانہ بمباری کی ہے، اس کے لئے اردو لغت ہی نہیں دنیا کی کسی زبان میں مناسب لفظ موجود نہیں ہے۔ بربر قوم تو ''بربریت'' کے نام سے ویسے ہی بدنام ہے، چنگیز خان واقعی بہت ظالم تھا، مگر اس کی افواج نے جو کچھ کیا تھا تلواروں کے زور پر کیا تھا، ان کی لڑائی ہاتھوں کی لڑائی تھی، ان کے پاس ہلاکت آمیز میزائل اور بم نہیں تھے، ''بہیمت'' کا لفظ تو اس طرح کی بمباری کے لئے استعمال کرنا ایک بہت ہی نرم اصطلاح ہے۔ امریکی جو کچھ افغان عوام کے ساتھ کر رہے ہیں، انہوں نے اب تک جو عراقی عوام کے ساتھ کیا ہے، ان ظالموں نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر جو بم گرائے، ان بے رحموں نے جو ویت نامیوں کی نسل کشی کی، اس کی ہلاکت کو بیان کرنے کے لئے کوئی لفظ موجود نہیں ہے، اسے صرف اور صرف ''امریکیت'' کا نام دیا جاسکتا ہے۔ ظلم و جبر، سفاکی و بے رحمی، وحشت و بربریت، ہولناکی و انسان کشی جیسی درجنوں تراکیب کو اگر ایک لفظ میں بیان کرنا مقصود ہو تو وہ ''امریکیت'' کے علاوہ کوئی اور لفظ نہیں ہوسکتا۔

ایک معصوم اور ظلم کی چکی میں پسی ہوئی قوم پر ایک بھیڑیا صفت قوم آگ کے مہیب گولے برسا رہی ہے، رات کی تاریکی میں سوئے ہوئے لوگوں پر بموں کی بارش کی جا رہی ہے۔ دن کو شہری آبادیوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، بے گناہ

شہریوں کی ہلاکتوں کی خبریں آ رہی ہیں، مگر ہائے افسوس! دنیا میں ایک ملک بھی نہیں جو ظالم کا ہاتھ روک سکے یا کم از کم اس کی سخت مذمت کر سکے۔ اگر کوئی عالمی ضمیر نام کی کوئی چیز تھی تو جان لینا چاہئے وہ بے ضمیری کے اندھے غار میں اتر چکی ہے، اگر بین الاقوامی قانون کا کوئی تقدس تھا، تو اس کے چیتھڑے کابل اور قندھار کے سنگلاخ پہاڑوں پر اڑ چکے، اگر کوئی عالمی عدالت انصاف تھی تو اس کے دروازے پر ''امریکیت'' کے قفل پڑ چکے، اگر کوئی انسانی حقوق کا چارٹر تھا، تو وہ امریکی جہازوں نے افغان سرزمین پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے، اگر آدمیت کوئی مفہوم رکھتی تھی، تو آج وہ ایک بے معنی حرف سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ اگر انسانی تہذیب پر کوئی سرنازاں تھا، تو اس کا ناز دم توڑ چکا ہے، اگر عالمی سطح پر کہیں روشن خیالی کا کوئی پھریرا لہرا رہا تھا، تو ''امریکیت'' کے شعلوں کی نذر ہو چکا، امن پسندی کے بلند بانگ استعماری دعوے اپنا اعتبار کھو چکے، انسانی ہمدردی کے بہتے چشمے خشک ہو چکے، پان اسلام ازم اور اسلامی اخوت کا اگر کوئی حسین تخیل تھا تو آج وہ افغان سرزمین پر دم توڑ چکا ہے۔ افغان سرزمین، افغان عوام، اور انسانیت سر جوڑ کر نوحہ خواں ہیں۔ وہ پکار رہے ہیں، ہائے اسلامی اخوت کو کیا ہوا، وائے حسرت امن اور تکریم آدم کے نعرے وہ کیا ہوئے۔ ہائے انسانی حقوق کے منادوں کے گلے اب خشک کیوں ہو گئے، ہائے عالمی ضمیر کو موت کیونکر آ گئی۔ سسکتی روحیں پکار رہی ہیں ''امریکیت کے دیو سے بچاؤ'' گھروں میں سہمی بچیاں بلک رہی ہیں کہ ہے کوئی، جو انہیں ''بے انتہا ظلم'' سے نجات دلا سکے، نگاہیں فلک بہ انداز ہیں اس امید سے کہ خالق اپنی مخلوق پر توڑے جانے والے اس بے انتہا ظلم پر کب تک خاموش رہے گا۔ رحمان رب کریم کی رحمت کب جوش میں آئے گی؟ افغانستان کی سرزمین دور حاضر کے فرعون کے لئے دریائے نیل کی صورت کب اختیار کرے گی؟

قابل مذمت ہیں وہ لوگ، جو اس بے انتہا ظلم کی مذمت نہیں کرتے، قابل افسوس ہیں وہ صاحبان اقتدار جو عوام کے اس وحشیانہ قتل عام کو افسوس ناک تو قرار دیتے ہیں مگر ان کی عملی امداد نہیں کرتے، قابل رحم ہیں وہ دانشور جن کی ساری دانشوری پاکستانیوں کو ''حکمت و دانش'' کا درس دینے میں صرف ہو رہی ہے، مگر ان کی زبان سے امریکہ کے خلاف ایک بھی حرف مذمت نہیں نکل سکتا، قابلِ نفرت ہیں وہ تجزیہ نگار جو ٹی وی پر افغانستان میں وحشیانہ بمباری پر تبصرہ کرتے ہوئے زہرخندی سے باز نہیں آتے اور اپنی باچھیں کھولنے سے باز نہیں رہتے اور قابلِ تحسین ہیں وہ نہتے افغان عوام جن کے مکان تو بموں کی بارش سے ریزہ ریزہ ہو چکے، مگر جن کے آہنی عزائم سنگلاخ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہیں، جن کی زمین تو لرز رہی ہے۔ مگر جن کے قلوب کو ابھی تک لرزایا نہیں جا سکا۔ اور قابلِ مبارک باد ہے طالبان کی وہ قیادت، جو امریکی اور یورپی اقوام کی اس اجتماعی درندگی کے سامنے عزم و ہمت کی تاریخ مرتب کر رہی ہے۔ ایسی بہادر قوم کو سلام کرنے کو بے اختیار جی چاہتا ہے جو ایک ''سپر پاور'' کی درندگی کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے بعد اب دوسری ''سپر پاور'' کی درندگی سے دلیرانہ وار نبرد آزما ہے۔ حقیقی ''سپر پاور'' کے سامنے سر جھکانے والے کسی دنیاوی سپر پاور کے سامنے سرنگوں ہونا نہیں جانتے۔ آپریشن ''بے انتہا ظلم'' بالآخر اسی انجام کا شکار ہوگا جس کا ذائقہ سوویت یونین نے جارحیت کے بعد خوب چکھ لیا تھا۔ افغان باقی رہیں گے، طالبان باقی رہیں گے۔ (ان شاء اللہ)

انوکھے لوگ

محمد عمر فاروق

یہ ایک مانی ہوئی حقیقت اور تسلیم شدہ سچائی ہے کہ ظلم بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے اور خون بہتا ہے تو جم جاتا ہے۔ افغانستان میں سفاک امریکی سامراج اور اس کے ظالم اتحادیوں نے جس آتش و بارود کا کھیل شروع کیا ہوا ہے اس کا نتیجہ بالآخر ظلم کی موت اور ظالم کی فنا کے سوا کچھ نہیں ہے۔ مظلوم افغان مسلمان بچوں اور بزرگوں کا خون بے گناہی رائیگاں ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ جہاں ظالم کے ظلم کی آخری حد ہوتی ہے۔ وہاں سے مظلوم کی آتش انتقام کی ابتدا ہوتی ہے۔ افغان کے معصوم اور مظلوم مسلمانوں کا اس کے علاوہ اور کوئی قصور ہی کیا ہے کہ انہوں نے صدیوں کے بعد اللہ کی زمین پر اللہ کے قانون کا عملاً نفاذ کیا اور اللہ کی حاکمیت کے سوا کسی بھی انسانی قوت کی بڑائی اور برتری کو ماننے سے انکار کیا۔ ان کا یہ ''جرم'' ہی طاغوت کے غیظ و غضب کو ابھارنے کا باعث بنا ہے۔ وگرنہ جب تک روسی عفریت کی بربادی افغان مجاہدین کے ذریعے ہوتی رہی۔ امریکہ اور اس کے اتحادی افغانوں کی پیٹھ تھپتھپاتے اور انہیں مجاہد کہہ کر داد شجاعت دیتے رہے۔ کیمونزم کو اسکے منطقی انجام تک پہنچا کر جب افغان مجاہدین نے افغانستان کی تعمیر نو کے متعلق سوچنا شروع کیا تو امریکہ نے انہیں خانہ جنگی میں مبتلا کر کے ان کی قوت کو پارا پارا کر دیا۔ پھر طالبان کا غلغلہ اٹھا اور امریکہ نے یہ خیال کر کے کہ وہ انہیں مناسب وقت پر قوت واقتدار ملنے کے بعد اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر لے گا۔ طالبان کی فتوحات میں رکاوٹ کا باعث نہ بنا لیکن جب طالبان نے ۹۰ فیصد علاقہ فتح کر کے افغانستان کو امارت شرعیہ افغانستان میں ڈھال دیا۔ اور عدل و مساوات اور امن وامان کی ایسی فضا قائم کر دی کہ جس سے نہ صرف ہر افغان شہری شاد ماں ہوا بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے چہرے خوشی سے دمک اٹھے کہ طالبان نے جس شرعی حکومت کا ڈول ڈالا۔ یہی تو پندرہ لاکھ افغان مسلمانوں کے خون کی پکار اور ہزاروں عرب، پاکستان اور دیگر خطوں سے آکر افغانستان میں شہادت سے ہمکنار ہونے والے مجاہدین کے دلوں میں مچلنے والی معصوم تمناؤں کی تکمیل تھی۔ لیکن دوسری طرف طالبان کا یہی کارنامہ کفر کے سینے پر مونگ دلنے لگا۔ دنیا بھر کے شیاطین سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور صلیبی، صیہونی، صنم پرست اور آتش پرست طاقتیں افغانستان کے پردے میں اسلام کی بربادی کا فیصلہ کر کے اٹھیں اور پوری مالی و حربی قوت افغانستان میں جھونک دی۔ نتیجہ یہ کہ آج افغانستان پر آتش و آہن کی بارش جاری ہے۔

افغانستان پر مسلط کی گئی اس جنگ میں صرف اسلام دشمن ممالک ہی نہیں بلکہ اسلامی ملکوں کی اکثریت بھی امریکہ کی ہم نوا ہے اور افغانستان کے مظلوم مسلمان کفر و اسلام کے اس معرکے میں اکیلے ہیں، تنہا ہیں۔ افغانستان، جس نے صدیوں کے بعد جہاد کے فریضے کو زندہ کیا۔ جس کی بدولت آفاق عالم میں کفر کے ستم رسیدہ مسلمانوں نے اپنے اپنے

خطوں میں ظالموں اور قاتلوں کے خلاف جہاد کا علم بلند کرنے کا حوصلہ پایا۔ہائے افسوس! کہ آج وہی افغانستان خود غیروں کی قربانیوں اور نادان اپنوں کی مہربانیوں کے طفیل بموں، گولوں اور میزائلوں کا ہدف بنا ہوا ہے۔شہادتوں کا سفر جاری ہے۔روزانہ درجنوں مسلمان عظمتِ اسلام اور شریعتِ اسلامیہ کے تحفظ وبقاء کی پاداش میں اپنے ہی مقدس لہو میں نہلائے جاتے ہیں۔اب تو ظالموں کا ظلم بھی شرمانے لگا ہے۔لیکن یہ عالمی خونخوار درندے کہ جن کے دل رحم نام کی کسی شے سے آشنا ہی نہیں ہیں۔صرف انسانیت کی تذلیل ہی نہیں بلکہ سفاکی و درندگی کی داستانیں رقم کیے جارہے ہیں اور کوئی ایک بھی نہیں جو ان عالمی غنڈوں کے ہاتھ پکڑ سکے اور افغانستان کے معصوم بچوں کو بے موت مرنے سے بچا سکے۔

افغانستان پر بغیر کسی وقفے کے ہونے والے ان امریکی حملوں کو تقریباً ایک ماہ ہونے کو آیا ہے۔لیکن شہری آبادی کو نیست و نابود کرنے کے علاوہ امریکہ کے ہاتھ کیا آیا ہے؟ یہی غور طلب سوال ہے۔اور یہ بھی توجہ طلب امر ہے کہ آخر یہ افغان مسلمان کس مٹی سے بنے ہیں کہ سب کچھ لٹا کر بھی عزم و استقامت کا ہمالہ بنے ہوئے ہیں۔موت کو محبوبہ کی طرح گلے لگاتے ہیں لیکن بھوک، افلاس اور تہی دامنی کے باوجود سرنڈر نہیں کرتے۔دنیا ان کی استقامت و دلاوری پر حیران ہے، پریشان ہے، دشمن تمام حربے آزما چکا ہے لیکن ان کے حوصلے بلند سے بلند تر اور جوان سے جوان تر ہوتے جارہے ہیں۔ان خاک نشینوں کو درہم و دینار کی چمک متاثر کرسکی اور نہ ہی ڈالر اور پاؤنڈ انہیں خرید سکے۔دولت و اقتدار کے نشے میں مخمور عالمی دہشت گردوں کو کیا معلوم! کہ طالبان ایمان کی جس انمول دولت سے مالا مال ہیں۔اس کے آگے زر و جواہر اور دولت و حشمت سب ہیچ ہیں۔یہ سرمایۂ ایمان ہی کا اعجاز تھا کہ سیدنا فاروق اعظمؓ نے ایران کی سپر پاور کو ملیا میٹ کیا، سیدنا خالد بن ولیدؓ نے گنتی کے اہل ایمان کے ہمراہ لاکھوں کے لشکر کو شکست فاش سے دوچار کیا، سیدنا معاویہؓ نے قیصر روم کو للکارا اور سلطنتِ اسلامیہ کی سرحدیں ہندوستان تک پھیل گئیں۔عصرِ حاضر میں اسلام کے فرزند جلیل امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے تن تنہا دنیا بھر کی کفریہ طاقتوں کو ناکوں چنے چبانے پر مجبور کرکے قرن اول کی یاد تازہ کردی ہے۔

ان حق پرستوں کی قربانی و ایثار ضائع کیسے جاسکتی ہے؟ جنہوں نے اپنی زمین پر اللہ کی حاکمیت کو سر بلند کرکے عدل و انصاف کو قائم کیا۔حدود اللہ کا نفاذ کیا۔حقوق العباد کی پاسداری کی۔ان پر طاری آزمائش کی یہ گھڑی بہت جلد گزرنے کو ہے۔اسلام کی نشاۃ ثانیہ اب چند لمحوں کی منتظر ہے۔یقین و ثبات کے قافلے ساحلوں پر لنگر انداز ہوچکے ہیں اور اہل ایمان دشمنوں کی صفوں پر جھپٹنے کو تیار ہیں۔اب روشنی و ظلمت میں فرق ہوکر رہے گا۔اگرچہ یہ عزیمتوں کا راستہ ہے۔ جہاں آگ کے دریاؤں میں ڈوب کر جانا پڑتا ہے۔مگر وہ دلاور جو خون کے قلزم میں گھوڑے دوڑانے کے خوگر ہوں، انہیں کیا فکر اور کیسا اندیشہ؟ کیونکہ

جہاں میں اہل ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں ادھر ڈوبے، ادھر نکلے، اُدھر ڈوبے، اِدھر نکلے

جنرل صاحب کا اصولی مؤقف

سید عبید اللہ حسنی

۱۱ر ستمبر کے واقعات نے امریکہ کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور اس کے دفاعی نظام اور انٹیلی جنس کے دعووں کی قلعی کھل گئی۔ اس واقعہ نے امریکی قیادت کے ہوش وحواس چھین لئے اور اسے طاقت کے نشے میں بدمست کر دیا۔ اپنی غیظ و غضب سے بھری تقریر میں جارج ڈبلیو بش نے اپنی آئندہ کارروائی کو (مسلمانوں کے خلاف) صلیبی جنگ قرار دیا۔ اس تقریر میں اس نے دہشت گردی اور دہشت گردوں (ان کے مطابق اسلام اور مسلمانوں) کو ختم کرنے کا اعلان کیا اور اس اعلان پر عملدرآمد کے لئے اس نے بغیر کسی ثبوت کے، اسامہ اور ان کے میزبان طالبان کو اس واقعہ کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا اور اس سلسلے میں مختلف ممالک سے رابطے قائم کر کے افغانستان پر حملے کے لئے ان کا تعاون طلب کیا۔ اس کے جواب میں مختلف ممالک نے ابتدائی طور پر مختلف قسم کے ردعمل کا اظہار کیا۔ مثلاً:

سعودی عرب کے وزیر دفاع شہزادہ سلطان نے کہا کہ بش ہمارے امیر نہیں۔ ہم کسی مسلمان ملک کے خلاف اڈے نہیں دیں گے۔ روس نے کہا کہ ہم امریکا کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ افغانستان پر حملہ کرنے کی غلطی نہ کرے کیوں کہ ہم بخوبی واقف ہیں کہ وہ حملہ آوروں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں نیز ہم امریکا کو فوجی امداد نہیں دے سکتے۔ ایران نے کہا کہ وہ طالبان کے خلاف کسی کارروائی میں صرف اسی صورت میں حصہ لے سکتا ہے جب یہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہو اور ان حملوں میں ان کے ملوث ہونے کا ثبوت ہو لیکن ہم امریکا کو کسی قسم کی مدد فراہم نہیں کریں گے۔ چین نے امریکا سے اسامہ کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے ثبوت مانگے۔ نیٹو میں شامل اکثر ممالک نے بھی امریکہ سے اسامہ کے متعلق ثبوت مانگے اور امریکہ کی فوجی کارروائی میں حصہ لینے سے انکار کیا۔ لیکن پاکستان عوام اس وقت حیران رہ گئے جب جنرل پرویز مشرف نے دہشت گردی کے خلاف امریکی اعلان کے فوراً بعد امریکہ کے ساتھ ہر قسم کے غیر مشروط تعاون کا اعلان کیا۔

میں نے جب یہ سنا تو میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ایک مسلمان ملک دوسرے مسلمان ملک کے خلاف کافروں سے معاہدہ کرے اور ان کی مدد کرے، جب کہ قرآن پاک میں ہے کہ یہود و نصاریٰ ہرگز مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ میں نے سوچا کہ شاید اس لئے امریکہ سے تعاون کیا جا رہا ہو کہ قرضے ری شیڈول ہو جائیں گے لیکن اقتصادی ماہرین کہتے ہیں کہ قرضے ری شیڈول سے وقتی طور پر تو ادائیگی ٹل جائے گی لیکن ہر سال سود کی شرح میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید اس لئے امریکہ سے تعاون کا سوچا گیا ہو کہ کہیں امریکہ کا ساتھ نہ دینے کی صورت میں بھارت پاکستان پر حملہ نہ کر دے لیکن بھارت سے تو صرف کشمیر میں ہی چند سو مجاہدین نہیں سنبھالے جاتے وہ پاکستان کے ساتھ پنگا لینے کی حماقت کیونکر کر سکتا ہے؟ پھر میں نے سوچا کہ شاید امریکہ سے تعاون کا مقصد مفلوک الحال پاکستانیوں اور

افغانیوں کے لئے روٹی، پانی، کپڑوں اور خیموں کا انتظام کرنے کے لئے امداد لینا یا کشمیر میں جاری ہندو جارحیت سے نجات حاصل کرنا ہو لیکن یہ دونوں سوچیں اس وقت غلط ثابت ہوئیں، جب امریکہ کے اشارے پر الرشید ٹرسٹ اور حرکت المجاہدین کے اکاؤنٹ منجمد کر دیئے گئے۔ اول الذکر ایک فلاحی ادارہ اور مؤخر الذکر ایک جہادی تنظیم ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید اس لئے امریکہ سے تعاون کا اعلان کیا گیا ہو کہ اس سے ہمیں قرضے یا امداد مل جائے گی لیکن یہ سارے قرضے اور امداد تو سرے محل یا رائے ونڈ محل جیسے ''فلاحی کاموں'' پر خرچ ہو جائے گی۔ عوام کے حصے میں کیا آئے گا؟ پھر میں نے سوچا کہ شاید فوری طور پر امریکہ سے تعاون کا اعلان اس لئے کیا گیا ہو کہ امریکہ خوش ہو کر پاکستان کو اپنی ۵۳ ویں ریاست قرار دے دے اور ہم بیٹھے بٹھائے گرین کارڈ ہولڈر بن جائیں گے لیکن یہ ناممکن ہے کیونکہ امریکہ تو پہلے ہی اپنے ملک میں بڑھتے ہوئے مسلمانوں سے خوف زدہ ہے، وہ ایک ایسی ریاست کیسے افورڈ کر سکتا ہے، جس میں ۹۸ فیصد مسلمان ہوں۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید مشرف صاحب نے اپنی صدارت کی مدت طویل کرنے کے لئے اور امریکہ کی آشیرباد حاصل کرنے کی غرض سے یہ اعلان کیا ہو لیکن فرعون، شداد، ہامان، کینڈی، کلنٹن جب ہمیشہ صدارت کی کرسی پر نہیں رہ سکتے تو آپ کیسے رہ سکتے ہیں؟

میں ان سب سوچوں کے بھنور میں ڈوبتا جا رہا تھا کہ اچانک ایک سوچ ان سب پر غالب آ گئی اور میں بے اختیار چلا اٹھا کہ جنرل صاحب! آپ نے بالکل درست فیصلہ فرمایا۔ آپ کا مؤقف بالکل صحیح ہے کیونکہ تقریباً سو سال تک انگریزوں کی غلامی میں رہنے کی وجہ سے ہماری ذہنیت غلاموں والی ہو گئی ہے اور غلام فیصلہ مانا کرتے ہیں، فیصلہ کیا نہیں کرتے۔

الکتاب گرافکس کمپیوٹر پبلشنگ سسٹم

الحمدللہ ہمیں طباعتی کام کا ادراک حاصل ہے اور معیار و دیانت داری کے اصول کو بنیاد بنا کر جدید ترین رنگین و سادہ چھپائی کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔
ہر قسم کی کتب، رسائل، میگزین ماہنامے، عربی، انگریزی، اردو زبان میں جدید ترین کمپیوٹر سسٹم پر ڈیزائن اور طبع ہونے کا قابلِ اعتماد اہتمام موجود ہے

الکتاب گرافکس کمپیوٹر پبلشنگ سسٹم پل شوالہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان Ph: 061584604

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ ......اصل گیم !

عبدالرشید ارشد

ورلڈٹریڈسنٹر کے المیے پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے بلکہ اس سے پیدا صورت حال پر بھی بہت کچھ لکھا جا رہا ہے ۔اس المیہ کی تہہ میں چھپے طوفانوں پر شاید بہت ہی کم لوگوں کی نگاہ ہوگی ۔ ورلڈٹریڈسنٹر کی تباہی کوئی جذباتی کارروائی نہیں ہے بلکہ یہ لمبی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔اس منصوبہ بندی کی کڑیاں بہت دور تک جاتی ہیں ۔ وثائق یہودیت (Protocols) پر گہری نظر رکھنے والوں کے لئے اس قضیے کو،اس کی تہہ میں چھپے طوفانوں کو سمجھنا سہل ہے۔

عنوان پر دلائل آپ کے سامنے رکھنے سے پہلے ہم آپ کو مداری کے ایک بکرے، بندر کا قصہ سنا دیں، جس سے بات سمجھنا آسان ہو جائے گا ۔ کہتے ہیں کہ کسی مداری کے پاس تماشہ دکھانے کے لئے ایک بندر اور ایک بکرا تھا ۔مداری کی غیر حاضری میں بندر نے معمول بنالیا کہ وہ مداری کا رکھا دودھ خود پی کر تھوڑی سی بالائی بکرے کے منہ پر لگا دیا کرے۔ مداری واپسی پر دودھ کا برتن خالی اور بکرے کے منہ پر بالائی دیکھ کر، بکرے پر غضب ناک ہو کر اس کی دھنائی کر دیا کرے، معصومیت سے مار کھایا کرے۔

یہود کا آغاز سے وطیرہ ہے کہ یہ اپنی کارروائیوں کیلئے ایک مداری اور ایک بکرا تلاش کر لیتے ہیں ۔ یہود کے منصوبہ میں سرفہرست عالمی سطح پر اقتدار اعلیٰ کی منزل ہے جس کا پایہ تخت القدس ہوگا جو گریٹر اسرائیل کا بھی پایہ تخت ہوگا ۔گریٹر اسرائیل کا حصول ان کا خفیہ منصوبہ نہیں ہے۔اس کے لئے پہلے القدس کے ساتھ اسرائیلی مملکت کا قیام تھا جس میں وہ ۱۹۴۸ء میں برطانیہ کی سرپرستی سے کامیاب ہو گئے ۔نصف صدی کے بعد اب انہوں نے دوسرے مرحلے پر کام شروع کر دیا۔گریٹر اسرائیل میں ارض فلسطین کے علاوہ ترکی، شام، عراق، اردن، کویت، ، بحرین، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کا بیشتر حصہ بشمول مدینہ منورہ، سوڈان اور مصر وغیرہ شامل کرنے کی آرزو اور عملی کوشش ہے۔اس آرزو کی تکمیل کے لئے اسرائیل کے بس میں نہیں ہے ۔لہٰذا اس نے مداری کا رول امریکہ اور برطانیہ کے سپرد کر دیا ہے۔ اور امریکہ و یورپ پر اپنے سونے کے زور پر حاوی ہونے کے بعد اورانہیں یہ یقین دلا کر کہ ہمارا تمہارا دشمن نمبر ایک اسلام اور مسلمان ہیں، اپنا ہم نوالہ بنالیا ہے ۔ یہودی، مسلمان ممالک کو کمزور کر کے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے خود پس پردہ رہ کر وہ وقتاً فوقتاً اپنی منصوبہ بندی کو آگے بڑھاتا رہتا ہے۔ خود یہود کی زبانی ملاحظہ فرمائیے !

”وہ کون ہے اور کیا ہے؟ جو نادیدہ قوت پر قابض ہو سکتا ہے؟ بالیقین یہی ہماری قوت ہے ،صیہونیت کے کارندے ہمارے لئے پردہ کا کام دیتے ہیں جس کے پیچھے رہ کر ہم مقاصد حاصل کرتے ہیں ۔منصوبہ عمل ہمارا تیار کردہ ہوتا ہے مگر اس کے اسرار و رموز ہمیشہ عوام کی آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں“ ۔(Protocols- 4:2)

منصوبہ عمل، ایران، عراق جنگ ہو، عراق، کویت کا ہو، عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی یلغار کا ہو، یا افغانستان پر امریکی دہشت گردی کا ہو، اس کے حقیقی منصوبہ ساز مذکورہ اقتباس کی روشنی میں یہود ہیں اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں کی منصوبہ بندی کے خالق بھی وہی ہیں۔ مذکورہ اور موجودہ جنگوں کے منصوبہ کو ذیل کے اقتباس میں ملاحظہ فرمائیے!

''جہاں تک ممکن ہو، ہمیں غیر یہود کو ایسی جنگوں میں الجھانا ہے، جس سے انہیں کسی علاقے پر قبضہ نصیب نہ ہو، بلکہ جو جنگ کے نتیجے میں تباہی سے دوچار ہو کر بدحال ہوں.......'' (Protocols- 2:1)

اس مختصر اقتباس میں ایران، عراق جنگ، روس چیچنیا، عراق کویت، جنگ اور اب آخر میں امریکہ، افغانستان جنگ کا جائزہ لے کر یہود کی منصوبہ بندی کی صداقت کو پرکھ لیجیے۔ بات سمجھنے میں کچھ بھی تو مشکل نہیں ہے۔ اسرائیل کو مذہبی ایران اور مضبوط ایٹمی قوت کے قریب عراق سے خطرہ تھا۔ ایٹمی پلانٹ خود تباہ کردیا اور پھر ایران عراق کے سینگ پھنسا دیئے، کہ ان کا اسلحہ، ان کے وسائل، ان کی افرادی قوت جو اسرائیل کے خلاف استعمال ہو سکتی ہے۔ بھسم ہو جائے اور عرب عجم کا تعصب ہوا پکڑے۔ اسرائیل اپنی منصوبہ بندی میں کامیاب ہوا اور مسلمان کی بصیرت بازی ہار گئی، جس پر مذکورہ ہر محاذ گواہی دے رہا ہے۔

جب طویل جنگ کے باوجود عربوں کی مالی مدد کے سبب عراق کو مضبوط دیکھا، تو اسے کمزور بلکہ برباد کرنے اور گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو ایک قدم آگے بڑھانے کی خاطر پہلے عراق کو کویت پر حملے کے لئے اُکسایا اور پھر کویت کے ساتھ سعودی عرب پر بھی عراقی دہشت کے سائے دکھا کر سعودی عرب کی سرزمین پر باقاعدہ چھاونی بنا کر مستقل ڈیرے ڈال دیئے۔

کویت اور سعودیہ کے ''محسن'' نے عربوں سے اپنا برسوں کا بجٹ وصول کیا، پرانا اسلحہ منہ مانگے داموں عراق پر گرایا، نیا اسلحہ عربوں کے خرچ پر انہی کی سرزمین پر ٹیسٹ کرلیا اور جنگ کے نام پر ہنگامے میں عربوں کے خرچ پر جدید اسلحہ اسرائیل پہنچایا۔ عربوں کے سیال سونے پر قبضہ جمانے کے ساتھ گریٹر اسرائیل کی تکمیل کیلئے مدینہ سے قریب تر پہنچ گئے۔ گریٹر اسرائیل کے خواب کو شرمندہ تعبیر ہوتے دیکھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلامی جمہوری پاکستان کے عوام اور اس کی فوج ہے کہ یہ عربوں سے بڑھ کر ان کے خیر خواہ ہیں لہذا پاکستان کو کمزور کرنا، اس کو بے بس بنانا، اسرائیل کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہ کام بھارت سے ہوسکتا ہے یا امریکہ کے ذریعے مگر انتہائی ''قرینے'' سے، پاکستان دشمنی دیکھئے:

''عالمی یہودی تحریک کو اپنے لئے پاکستان کے خطرے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور پاکستان اس کا پہلا ہدف ہونا چاہیے کیونکہ یہ نظریاتی ریاست یہودیوں کی بقا کے لئے سخت خطرہ ہے اور یہ کہ سارا پاکستان عربوں سے محبت اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے اس طرح عربوں سے ان کی محبت ہمارے لئے عربوں کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے۔ لہذا

عالمی یہودی تنظیم کو پاکستان کے خلاف فوری کارروائی کرنا چاہیے۔

بھارت پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے، جس کی ہندو آبادی مسلمانوں کی ازلی دشمن ہے، جس پر تاریخ گواہ ہے۔ بھارت کے ہندو کی اس مسلم دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کے خلاف کام کا آغاز کرنا چاہیے۔ ہمیں اس دشمنی کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہنا چاہیے تاکہ یہودیوں کے یہ دشمن ہمیشہ کیلئے نیست و نابود ہو جائیں''۔ (تقریر اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان، بحوالہ جیوش کرانیکل ۹/اگست ۱۹۶۱ء)

''پاکستان کی فوج اپنے پیغمبر کے لئے بے پناہ محبت رکھتی ہے اور یہی وہ رشتہ ہے جو عربوں کے ساتھ ان کے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ یہی محبت، وسعت، طلب عالمی صیہونیت (گریٹر اسرائیل) اور مضبوط اسرائیل کے لئے شدید خطرہ ہے۔ لہٰذا یہودیوں کے لئے یہ انتہائی اہم مشن ہے کہ ہر صورت اور ہر حال میں پاکستانی فوج کے دلوں سے اُن کے پیغمبر کی محبت کو کھرچ دے''۔ (امریکی ملٹری ایکسپرٹ پروفیسر ہرٹز کی رپورٹ)

سعودیہ اور کویت میں قدم جما لینے کے بعد، اسلامی جمہوریہ پاکستان کو بے بس کرنا ضروری تھا اور یہ بے بسی مکمل صرف اس صورت میں ممکن تھی کہ اس کے شمال میں اسلامی ریاست افغانستان کو بے بس کر دیا جائے اور وہاں لادینی حکومت قائم ہو جو امریکہ اور بھارت یا بالفاظ دیگر یہود کے اشارۂ ابرو پر کام کرے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان سینڈوچ بنا رہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مشکل لمحات کے دوست چین کو پاکستان سے بدظن کر کے پیچھے ہٹا کر پاکستان کو تنہا کر دیا جائے۔ یہ بہت بڑا کام تھا اور اس کی تکمیل کے لئے منصوبہ بندی کا تقاضا یہ تھا کہ کوئی بڑا کام کیا جائے جس سے مریکہ کی دہشت اور وحشت کو مسلمان حکمرانوں کے سامنے لاکھڑا کیا جائے۔ چنانچہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر جو امریکی وقار کی علامت سمجھا جاتا تھا اور پینٹا گان جو امریکی عظمت اور عالمی غنڈہ گردی کی علامت ہے پر کاری ضرب لگا کر امریکہ اور اس کے حادیوں کا رخ پاکستان اور افغانستان کی طرف پھیرنا ضروری سمجھا گیا۔

ہماری شناخت ''قوت'' اور ''اعتماد بنیاد'' میں ہے۔ سیاسی فتح کا راز قوت میں مضمر ہے بشرطیکہ اسے سیاستدانوں کی بنیادی مطلوبہ ضرورت اور صلاحیت کے پردہ میں چھپا کر استعمال کیا گیا ہو۔ تشدد راہنما اصول ہونا چاہیے اور ان حکمرانوں کے لئے جو حکمرانی کو کسی نئی قوت کے گماشتوں کے ہاتھ نہ دینا چاہتے ہوں۔ ان کیلئے یہ مکر میں لپٹا ہوا ''اعتماد بناؤ'' کا اصول ہے۔ یہ برائی ہی ہمیں ''مطلوبہ خیر'' تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے''(Protocols1:23)

ورلڈ ٹریڈ سنٹر المناک تشدد کو آنکھوں کے سامنے رکھ کر ایک بار پھر مذکورہ اقتباس پڑھیئے۔ بلکہ ان الفاظ پر ذرا رکیے ''یہ برائی ہمیں ''مطلوبہ خیر'' تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے'' اور سوچیئے کہ ٹریڈ سنٹر کی تباہی والی برائی گریٹر اسرائیل کی منزل تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ تک رسائی کے لئے ان کا مؤثر ہتھیار میڈیا ہے۔

اب آ یئے! اقتباس میں ''قوت اور اعتماد بناؤ'' پر توجہ دیں۔امریکہ میں یہود کی قوت اور یہود پر اعتماد کس کی نظر سے اوجھل ہے۔امریکہ کے آج تک ۷ا صدور خفیہ یہودی تنظیم فری میسنز کے باضابطہ رکن رہے۔آج صدارتی الیکشن یہود کی مدد کے بغیر جیتنا ناممکن، کوئی بش کی طرح جیت لے تو صدر رہنا مشکل۔بش جن حالات سے دوچار ہے ہر کسی کے سامنے ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون کے المیے سے ''خیر'' نکالنے کا کام میڈیا کے ذمہ تھا جو اس نے بڑی خوبی سے نبھایا کہ امریکی حکومت کی طرح مغربی میڈیا بھی یہود کا زرخرید غلام ہے۔ادھر اغوا شدہ جہاز ''قوت اور اعتماد بناؤ'' کے فارمولے پر عمل کرتے، امریکی ایجنسیوں کی کارکردگی کا مذاق اڑاتے، پینٹا گون اور ٹریڈ سنٹر ٹاور سے ٹکرائے، ادھر میڈیا نے اس کا رشتہ اسامہ اور طالبان سے جوڑنا شروع کر دیا۔یوں گوبلز کی اولاد غصے میں پاگل بش اور اس کی حکومت کو اتنا آگے دھکیلنے میں کامیاب ہوگئی کہ بش آخری صلیبی جنگ لڑنے نکل کھڑے ہوئے۔پریس (میڈیا) کے ضمن میں یہود کا نقطۂ نظر ملاحظہ فرمایئے:

۱۔چند مستثنیات کو چھوڑ کر پہلے ہی عالمی سطح پر پریس ہمارے مقاصد کی تکمیل کر رہا ہے۔(Protocols 7:5)

۲۔پریس کا کردار یہ ہے کہ وہ ہماری ناگزیر ترجیحات کو مؤثر انداز میں پھیلائے، عوامی شکایات کو اُجاگر کر کے عوام میں بے چینی پھیلائے......(Protocols 2:5)

ان اقتباسات کی روشنی میں آپ ۱۱ر ستمبر اور اس کے بعد آج تک امریکہ کے اندر اور باہر پریس کا کردار دیکھ کر خود فیصلہ کرلیں کہ میڈیا کس طرح یہود کی ''ناگزیر ترجیحات'' کی تکمیل کے لئے مؤثر کردار ادا کر رہا ہے۔معمولی غور و فکر سے یہ اندازہ کرنا بھی مشکل نہیں کہ پاکستانی میڈیا بھی یہود کے عالمی میڈیا کی سُر سے سُر ملا کر حقِ نمک ادا رہا ہے۔(الا ماشاءاللہ!)

مذکورہ تفصیل سے جو بات سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے کہ عظیم تر اسرائیل کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کیلئے یہود کی منصوبہ بندی ایک تدریج کے ساتھ بڑے مؤثر انداز میں آگے بڑھ رہی ہے، کہ روس کے سپر پاور ہونے کے خناس کو افغانستان میں پھنسا کر رسوا کیا۔اب دنیا میں امریکہ سپر پاور ہونے کا دعویدار ہے۔اُسے بڑے سلیقے سے افغانستان لاکر عسکری اور معاشی میدان میں بانجھ کرنے کا فیصلہ کیا کہ اندرونی طور پر اسے کمزور کر کے عالمی اقتدار کے راستے کا یہ روڑہ ہٹا دیا جائے۔برطانیہ ہو یا فرانس اور یورپ کے دیگر ممالک پہلے ہی یہود کے باجگزار ہیں۔

امریکہ، روس اور دیگر یورپی ممالک کے ذریعے لے دے کے اسلام یہود کے مدِ مقابل رہ جاتا ہے۔اسلامی بلاک کو امریکہ اور یورپی بلاک کے ذریعے نیست و نابود کر دیا جائے تو یہود کے لئے میدان خالی ہوگا۔اسلامی بلاک میں صرف پاکستان ہے جو ایٹمی قوت بھی ہے۔لہذا اس کو دوست بن کر ڈالروں کا زہر پلا کر ختم کیا جائے۔دوستی کی انتہا یہ کہ

(روزنامہ ''خبریں'' ۷ اراکتوبر کی اشاعت) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کرتا دھرتا امریکی مہمانوں کو اپنے ایٹمی مقامات تک لے گئے، بقول اخبار، انہیں ایٹمی اسلحہ کا سٹور بھی دکھایا، جس پر وفد نے سٹوریج کے لئے تجاویز دینے کا وعدہ کیا موجود سیکورٹی نظام ان کے نقطۂ نظر سے درست نہیں ہے۔

خالق اپنے مخلوق کی خوبیوں خامیوں سے پوری طرح باحمر ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی مخلوق کو حکم دے، نصیحت کرے کہ فلاں سے دوستی کرو اور فلاں سے بچتے رہو، فلاں دوست ہے اور فلاں دشمن ہے تو حقیقت نصیحت یہی ہے۔ مسلمان کے خالق نے اپنی کتاب میں بار بار تاکید فرمائی کہ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، مگر ہم ہیں کہ بش کو عقل کل سمجھ کر اس کی دوستی پر نازاں ہیں، اور اس بے یقین کی بات پر یقین کر کے اپنی فضا، اپنے اڈے اس کے سپرد کر دیئے، جو دس روز کا کہہ کر خیمے میں اونٹ کی طرح داخل ہوا اور اب ۱۰ سالہ قیام کی ''نویدِ مسرت'' سنا رہا ہے۔

افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن نے گزرے کل افغانستان کے خلاف پاکستان کے تحفظ کی جنگ لڑی تھی کہ بھارت کا یار اور پاکستان کا، امریکی U2 جاسوسی پروازوں کے سبب) دشمن روس افغانستان کے راستے بلوچستان کو تاراج کرتا خلیج کے گرم پانیوں میں ڈیرہ ڈالنے پر مُصر تھا تا کہ روس بھارت کے درمیان پاکستان کا وجود ہر لمحہ خطرہ میں رہے۔ پاکستان لمحہ لمحہ روس اور بھارت سے آزادی کی بھیک مانگتا پھرے۔ ہماری بدنصیبی کہ ہم نے افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن کی قربانیوں کو فراموش ہی نہیں کیا بلکہ نمک حرامی پر اُتر آئے۔

گزرے کل کی طرح آج پھر وہی افغان اور وہی اسامہ بن لادن کفر کے دوسرے روپ، عالمی دہشت گرد کے خلاف بے یار و مددگار، بے ساز و سامان، محض اپنے رب کی رحمت کے سہارے سینہ سپر ہیں۔ جس دہشت گرد کی ایک ٹیلی فون کال پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تین جنگیں لڑنے کے دعویدار فوجی صدر کا پتہ پانی ہو گیا، اس کے مقابل اللہ کے سپاہی ملا محمد عمر مجاہد اور اسامہ بن لادن ڈٹ گئے۔ فرق صرف ایک سجدہ کا ہے جو شاید صدر مشرف بھی کرتے ہوں گے۔ ملا محمد عمر، طالبان اور اسامہ بھی کرتے ہیں۔ یہ سجدہ بقول شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ ''ہزار سجدوں سے آدمی کو نجات دلاتا ہے'' کاش ملا محمد عمر، اسامہ بن لادن اور طالبان کی طرح اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قیادت نے بھی ویسا ہی ایک سجدہ کر لیا ہوتا اور مسلمہ عالمی دہشت گرد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے کہ مسلمان جسدِ واحد ہیں۔ افغانستان کی طرف اٹھنے والی آنکھ پھوڑ دی جائے گی اور ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ میدانِ حرب میں آمنے سامنے تھے کہ حضرت امیر معاویہؓ کا فر دشمن نے حضرت علیؓ کے مقابلے میں مدد و تعاون کی پیش کش کی تو حضرت امیر معاویہؓ کا جواب تھا کہ ہمارا معاملہ دو بھائیوں کا ہے۔ اگر تم نے ایسی جرأت کی تو علیؓ کی طرف سے تمہارے خلاف لڑنے والا پہلا شخص معاویہؓ ہوگا۔ آج یہ بات مشرف

صاحب کے کہنے کی تھی۔شمالی اتحاد کے کہنے کی تھی، ایران وعرب کے کہنے کی تھی مگر

بُت صنم خانے میں کہتے ہیں مسلمان گئے
ہے خوشی ان کو کہ کعبے کے نگہبان گئے
منزل دہر سے اونٹوں کے ھدی خوان ہے
اپنی بغلوں میں دبائے ہوئے قرآن گئے

افغانستان کو برباد کر کے اپنی پسند کی حکومت بنوانے والے اوران کے دوسرے ہم نوا حکمران بصیرت سے عاری یہ بھول گئے کہ یہود ونصاریٰ کا ٹارگٹ اسلام اور مسلمان ہیں جنہیں وہ عقل مند جاٹ کی طرح الگ الگ تسلی دے کر ماریں گے۔ کہتے ہیں تین آدمیوں نے جاٹ کے کھیت سے گنے توڑے تو جاٹ نے پکڑ لیا مگر وہ اکیلا تھا اور تینوں پر حاوی نہ ہوسکتا تھا لہٰذا عقل مندی سے اس نے ان سے تعارف پوچھا تو ایک نے کہا سید ہوں، دوسرے نے کہا زمیندار ہوں، تیسرے نے کچھ اور کہا، تو جاٹ کہنے لگا کہ خیر سید تو میرے سردار ہیں، زمیندار میرا بھائی ہے مگر یہ تیسرا تو مجرم ہے لہٰذا اس کی خوب دھنائی کی ،سید اور زمیندار خاموشی سے دیکھتے رہے۔اسے ادھ مُوا کر کے دونوں کی طرف مخاطب ہوا کہ شاہ جی! آپ تو سید بادشاہ ہیں ،مگر اس نے نقصان کیوں کیا؟ پھر اس پر پل پڑا اور پہلے مجرم جیسا حشر کر کے شاہ صاحب کو آ لیا اور دھنائی کر دی۔

یہود ونصاریٰ مسلم حکمرانوں سے زیادہ چالاک، عیار ومکار اور جاٹ سے زیادہ عقل مند ہیں۔ جسے آج وہ عالمی دہشت دی کہہ کر ان سے معاون لے رہے ہیں، وہ اسلام کا فلسفہ جہاد ہے، جسے مٹانے کا عزم لے کر بش امریکہ سے نکلا ہے۔بش کا ٹارگٹ اسامہ یا ملا عمر نہیں ہے، اس کا ہدف اسلام، مسلمان اور مسلمان کا جہاد ہے، جس پر کاری ضرب لگا کر وہ گریٹر اسرائیل کی راہ ہموار کر رہا ہے اور کس قدر بد نصیبی کی بات ہے کہ اس ''نیک مقصد'' میں مسلمان کہلوانے والے حکمران اس کے معاون ومددگار ہیں۔

بمشیت اللہ تعالیٰ افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن سرخرو ہوں گے، فتح ونصرت اُن کا مقدر ہوگی کہ اُن کی سپر پاور جبار وقہار وعزیز بھی ہے، سریع الحساب بھی اور اُن کے ہتھیار کلمہ طیبہ کے مقابلے میں آج تک کسی فیکٹری میں بہتر ہتھیار نہیں بنا۔ دنیا میں اُن کا انعام سکینت ہے جو کہ کسی مسلمان حکمران کا مقدر نہیں اور محشر میں دیدار باری تعالیٰ انہیں نصیب ہوگا۔ اگر توبہ کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔

❀❀❀

جراثیمی حملوں کا بھونڈا جواز

محمد عابد مسعود ڈوگر

قدرت نے نہ صرف انسان کو دماغ نام کی کمال چیز عنایت فرمائی بلکہ ساتھ ساتھ اسے استعمال کرنے کا سلیقہ بھی سکھایا۔ قرآن پاک میں جگہ جگہ اسے کام میں لانے کی ہدایت موجود ہے۔ جہاں کہیں پچھلی اقوام کا ذکر ہے، وہیں بات کے اختتام پر عقل، فکر اور شعور سے کام لینے کی ہدایت موجود ہے۔ انسان اگر اسے اللہ کی نشانیاں تلاش کرنے میں لگائے تو انجام کار، اللہ کی ذات کو پالیتا ہے۔ اسی راستے پر اس کے چلنے سے تمام انسان اس کے تجربات اور دریافتوں کے فوائد سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ انسان نے مشینوں کی ایجادات میں اپنا دماغ لڑایا تو دنیا کو حیران کر کے رکھ دیا۔ ایسی ایسی باتیں وقوع پذیر ہوگئیں کہ جو دنیا کے حاشیۂ خیال میں بھی نہ تھیں۔ بھلا چاند پر انسان کا قدم رکھنا کوئی معمولی بات تھی۔ بہت کم لوگوں نے اسے سوچا ہوگا۔ اب تک انسان اس میدان میں اتنی ترقی کر چکا ہے کہ دنیا سمٹ کر مٹھی میں آ گئی ہے۔ ان ایجادات سے جہاں انسان کے فوائد کے لئے بہت ساری چیزیں تیار ہوئیں، وہیں اس نادان نے اپنی تباہی کا بھی خوب بندوبست کیا۔ ایسی ایسی خوفناک چیزیں اس نے بنا ڈالیں کہ اللہ کی پناہ! جنگی امور میں، جارحیت اور دفاع کے لئے اس نے ایسے ایسے کام کر دیئے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے حملوں کے نقصان سے بچنے کیلئے لوہے کا لباس بنانا سکھایا یعنی زرہ بکتر کہ تلوار اور نیزے کی کاٹ سے جسم محفوظ رہ سکے۔ آج کے انسان نے اس روایت کو بلٹ پروف یا شاید اس سے بھی آگے پہنچا دیا ہے۔ اسی طرح اور بے شمار چیزیں جو انسان نے اپنے دفاع کے لئے تیار کیں، ان کی ہر دور میں نئی اور گزشتہ سے بہتر شکل سامنے آئی۔ دشمنوں کو کمزور یا ختم کرنے کیلئے خوفناک سے خوفناک ترین ہتھیار بنائے گئے اور بڑھتے بڑھتے یہاں تک کہ ایٹم بم ایسی تباہ کن چیز بنا ڈالی۔

بارود کے گولوں تک تو بات سمجھ میں آتی تھی مگر ایک ہی لمحے میں لاکھوں انسانوں کو موت کی نیند سلا دینا اور نسل در نسل اپاہج اور معذور بنا دینا، یہ بھی حضرت انسان کا کرشمہ ہے۔ جس کا اب تک سب سے پہلا مظاہرہ انسانی حقوق کے عالمی علمبردار امریکہ بہادر کی طرف سے جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر دوسری جنگ عظیم میں سامنے آیا، جس کے اثرات اب تک محسوس کئے جا رہے ہیں۔ آگ لگا دینے والے نیپام بم بھی سب سے پہلے امریکہ نے ویت نام میں استعمال کئے جو بعد میں اس کے گلے پڑ گئے کہ آگ میں جھلسی ہوئی ایک بچی کی تصویر نے ویت نامیوں کو بیدار کر دیا اور امریکیوں کے ساتھ اس کے بعد جو کچھ وہاں ہوا، وہ اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔

ایٹم بم کے بعد انسان نے اس میدان میں مزید ''ترقیاں'' کیں۔ ہوا ختم کر دینے والے بم، جس کے نتیجے میں انسان دم گھٹ کر مر جاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریاں پھیلانے والے جرثومے وغیرہ۔ ہائے افسوس! انسان نے خود کو

ہلاکت میں ڈالنے اور دھرتی کی گود اجاڑنے کا کتنا بھیانک بندوبست کر رکھا ہے۔ تاریخ کے طالب علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ہمیشہ انسانیت کو ایسے مصائب سے دوچار کرنے والے لوگ کون ہیں؟ یقیناً یہ وہی لوگ ہیں جن کی ناجائز ذریت آج انسانی حقوق کے نام پر انسانیت کا ستیاناس کر رہی ہے۔ ان کے نزدیک انسان صرف وہی ہیں، جو غیرت، عزت اور ملت کا سودا کر ڈالیں۔ اور جو لوگ اس معیار پر پورا نہ اتریں، وہ انسان کہلانے بلکہ زندہ رہنے کے بھی حق دار نہیں ہیں۔ دوسرے مذاہب میں عموماً اور اسلام میں خصوصاً ان کی مداخلت انسانی حقوق کے نام پر ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں تو اپنے ایسے مخالف کی، جو مدمقابل ہو، میدان میں تلوار سونت کر آ جائے، اس کے ساتھ لڑائی کی حدود و قیود متعین ہیں۔ مثلاً نعش کی بے حرمتی جیسے ناک، کان کاٹ دینا، آنکھیں نکال دینا (مثلہ کرنا) جائز نہیں ہے اور مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے جذبات اور عقل کو دین کے تابع رکھے۔

آج صلیبی جنگ عروج پر ہے۔ افغانستان کے مظلوم اور نہتے عوام پر نت نئے میزائل اور بم آزمائے جا رہے ہیں۔ اہداف کی تلاش میں ناکامی کے نام پر عوام ہی اس چاند ماری کی زد میں آ رہے ہیں۔ ایسی خبریں بھی ہیں کہ جراثیمی اور کیمیاوی ہتھیاروں کا بھی محدود پیمانے پر استعمال جاری ہے۔ اب ان کے استعمال کو عام کرنے اور عالمی رائے عامہ کو قائل کرنے کے لئے پوری ''منصوبہ بندی'' کے ساتھ اس پر کام جاری ہے۔ امریکہ کے بعد اب پوری دنیا میں آہستہ آہستہ اس خوف کو عام کیا جا رہا ہے کہ مسلمان ''دہشت گردوں'' نے جوابی حملے کے طور پر جراثیمی ہتھیاروں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ اب تک کا سب سے بڑا حملہ جو اس سلسلے میں سامنے آیا ہے، وہ ''انتھراکس'' کا ہے۔ اس کے جرثومے امریکہ کے بعد دنیا کے اور بہت سے ممالک کو خطوط کے ذریعے مل رہے ہیں۔ امریکہ میں تو اس کا خوف دھیرے دھیرے بڑھتا جا رہا ہے۔ سینٹ کے بعد اور بہت سے سرکاری اداروں کی اس کے خوف سے بندش کی خبریں اخباروں میں ہیں۔ پوری دنیا عموماً اور مغربی ممالک خصوصاً اس کے اثر سے پریشان ہیں۔ آج کی خبر ہے کہ امریکہ نے انتھراکس کے بعد چیچک کے وائرس سے بچاؤ کی ویکسین تیار کرنا شروع کر دی ہے۔ سوال یہ ہے کہ انتھراکس کا حملہ اسامہ یا اس کے ساتھیوں نے کیا ہے تو کیا انہوں نے امریکن حکام کو اس کی باقاعدہ اطلاع کر دی ہے کہ اس کے بعد چیچک کا حملہ ہوگا؟ جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا کہ یہ کام پوری منصوبہ بندی کے ساتھ جاری ہے۔ یہ خبر ہمارے دعوے کی تصدیق کرتی ہے۔

آپ دیکھ لیں گے اور اس بات کے بہت قوی امکانات ہیں کہ انتھراکس کے بعد چیچک کا شوشہ چھوڑا جائے گا۔ بے چارے طالبان، ان کو تو عوام کی بھوک مٹانے سے فرصت نہیں، وہ اتنے مہنگے امور پر پیسہ کہاں سے لگائیں گے؟ ان کے پاس اتنے وسائل کہاں؟ حالیہ حملوں نے تو ان کو عام آدمی کے بارے میں اور پریشان کر رکھا ہے۔ یہ سارا کھیل نہتے، فاقہ زدہ عوام کو کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیاروں کا نشانہ بنانے کیلئے کھیلا جا رہا ہے۔

بقیہ ص ۳۲ پر

وہ عمرِ رفتہ کی چند گھڑیاں......

محمد الیاس میراں پوری

محسنِ احرار، ابنِ امیرِ شریعت مولانا سید عطاءالمحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دنیا سے رخصت ہوئے دو سال بیت گئے ہیں۔ ۱۲/نومبر ۱۹۹۹ء کو انہوں نے ہمیں الوداع کہا تھا۔ ارادہ تھا کہ ان کے شایانِ شان ''نقیبِ ختمِ نبوت'' کا ایک ضخیم نمبر شائع کیا جائے لیکن وسائل کی قلت راستے میں حائل ہوگئی۔ اس اشاعت میں اُن کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے چند مضامین شامل کئے جا رہے ہیں۔ ان شاء اللہ! باقی مضامین کتابی صورت میں جلد پیش کئے جائیں گے۔ (ادارہ)

بعض لوگ غیر محسوس طور پر دوسروں کی زندگیوں پر گہرے اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ چھتنار درخت کی مانند خود دھوپ برداشت کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنے سائے سے آرام پہنچاتے ہیں۔ سید عطاءالمحسن بخاریؒ کی شخصیت بھی ایک ایسے ہی محسنِ قوم کی شخصیت تھی کہ جس نے کئی لوگوں کی زندگیوں کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔ انہوں نے لوگوں کے دل جیتے، ذہنوں کو جلا بخشی، روحوں کو اُجالا اور بنجر ویرانوں میں شاداب لفظوں کی گونج پیدا کی۔

شاہ جیؒ کو میں نے غالباً نومبر ۱۹۹۰ء میں اپنے گاؤں ''میراں پور'' (میلسی) میں دیکھا۔ وہاں ''سیرت النبی ﷺ'' کے موضوع پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے شاہ جیؒ نے خطاب فرمانا تھا۔ محترم حافظ محمد اکرم احرار نے مجھے شاہ جیؒ غائبانہ متعارف کرایا ہوا تھا۔ شاہ جیؒ کو دیکھنے کی خواہش ایک عرصے سے مچل رہی تھی۔ ایک دن حافظ جی نے مجھے کہا کہ شاہ جیؒ یہاں (میراں پور) تشریف لا رہے ہیں۔ میں اُس ایک دن کے لئے، دن گنتا رہا کہ جب شاہ جیؒ کو ہمارے یہاں قدم رنجہ فرمانا تھا۔ میراں پور اور مضافات میں پوسٹر چسپاں کر دیئے گئے۔ لیجئے وہ دن بھی آ گیا۔ نمازِ ظہر کے بعد شاہ جیؒ نے خطاب فرمانا تھا۔ میں نے صبح سے ہی سرخ قمیص پہن لی۔ ادھر شاہ جیؒ کا آمد کا پتہ چلا اُدھر میں فوراً ان سے ملنے حافظ جی کے گھر چلا گیا۔ شاہ جیؒ کے روشن اور منور چہرے پر نظر پڑتے ہی قرونِ اولیٰ کے اکابر کا تصور ذہن میں گھوم گیا۔ حافظ جی نے شاہ جی سے میرا تعارف کروایا۔ وہ مجھے سرخ قمیص میں ملبوس دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور مجھے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ میں جلسہ گاہ میں سٹیج کے بالکل ساتھ بیٹھ گیا۔ شاہ جیؒ کی آمد پر پورا مجمع استقبال کے لئے کھڑا ہوگیا۔ اُن کے خطاب سے قبل حافظ جی نے نعتیں نظمیں پڑھ کر سامعین کے دلوں کو گرمایا۔ شاہ جیؒ نے خطبہ شروع کیا۔ تلاوت ایسی پرتاثیر تھی کہ دل پگھلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ خطابت تو ان لوگوں کے گھر کی لونڈی تھی۔ انہوں نے جب چاہا مجمع کو ہنسا دیا اور جب چاہا رُلا دیا۔ دورانِ تقریر، کچھ شرپسند عناصر نے، بے سروپا سوال بھی کیے۔ شاہ جیؒ نے سبھی سوالوں کے مدلل اور تشفی بخش جواب دیئے۔ فرمایا کہ میں سوالات سے گھبرانے والا نہیں، میں تو ان سے محظوظ ہوتا ہوں۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک وہ ''سیرت

النبی ﷺ'' کے موضوع پر دادِ خطابت دیتے رہے۔

خطاب کے بعد شاہ جیؒ حافظ جی کے گھر تشریف لے گئے تو وہاں لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ میں وہاں پہنچا تو انہوں نے کمالِ شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''آؤ بیٹا! میرے پاس بیٹھ جاؤ''۔ میرے لئے یہ الفاظ عظیم سرمایہ تھے۔ شاہ جیؒ نے مجھے مجلس احرار اسلام کے ترجمان، ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کا تازہ شمارہ ہدیتہً دیا۔ جب شاہ جیؒ رخصت ہونے لگے تو فرمایا کہ ''کبھی میرے پاس ملتان آؤ''۔ اور میں نے فوراً اُن سے وعدہ کرلیا۔ کافی دنوں تک ہمارے علاقے میں شاہ جیؒ کی خطابت کے تذکرے رہے۔

شاہ جیؒ نے ''نقیبِ ختم نبوت'' کا جو شمارہ مجھے دیا تھا، میں نے اس کا بغور مطالعہ کیا۔ مجھے دعوت وتبلیغ کا اسلوب ایسا بھایا کہ میں کچھ عرصے بعد اس کا مستقل قاری بن گیا۔ مذکورہ شمارہ اپنے دوست ناصر کاظمی صاحب کو مطالعہ کے لئے پیش کیا۔ انہوں نے بھی اپنا پرچہ جاری کروالیا۔ میں ذہنی طور پر مجلس احرار اسلام کی انقلابی تحریک میں شامل ہو چکا تھا لیکن ابھی باقاعدہ رکنیت فارم پُر نہیں کیا تھا۔ جون ۱۹۹۴ء میں یہ خواہش بھی پوری ہوئی۔ میرا فارم موجودہ نائب امیر مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ نے پُر کیا۔ جماعت میں شمولیت کے بعد میں نے دوسرے دوستوں کو بھی قائل کرنے کی ٹھانی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے قریباً سبھی احباب مجلس احرار اسلام سے وابستہ ہوئے۔

ایک دن حافظ جی نے تنظیمی کام کے لئے شاہ جیؒ کے نام ایک خط دے کر ملتان بھیجا۔ دورانِ سفر، شاہ جیؒ کے بارے میں قیاس آرائیاں کرتا رہا کہ بہت بڑی کوٹھی میں شاہ جیؒ کی رہائش ہوگی، گاڑیاں ہوں گی۔ جب میں شاہ جیؒ کے یہاں پہنچا تو معاملہ بالکل اس کے برعکس نکلا۔ ایک کشادہ سے احاطے میں ایک سادہ سا مکان تھا، احاطے کا نام ''دارِ بنی ہاشم'' تھا۔ میں دفتر میں داخل ہوا تو وہاں نواسہ امیر شریعت، ''نقیبِ ختم نبوت'' کے مدیر محترم سید کفیل بخاری تشریف فرما تھے۔ میں نے حافظ جی کا رقعہ انہیں پیش کردیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت شاہ جیؒ آرام فرمارہے ہیں۔ جب وہ بیدار ہوں گے تو انہیں یہ رقعہ دے دوں گا۔ اس کے بعد کفیل شاہ صاحب نے میری مصروفیات کے بارے میں پوچھا۔ جماعتی احباب کے بارے میں پوچھتے رہے۔ ابھی ہم آپس میں گفتگو کر ہی رہے تھے کہ شاہ جیؒ تشریف لے آئے۔ مجھے دیکھتے ہی خوش ہوگئے۔ نہایت تپاک اور نہایت شفقت سے اپنے قریب بٹھایا۔ خط پڑھ کر اس کا جواب تحریر کردیا اور مجھے فرمایا کہ کھانا کھا کر جانا ہے۔ کھانے کے بعد میں نے اجازت چاہی، تو بخوشی اجازت بھی دی اور دعائیں بھی! اس کے بعد میں بارہا ملتان آیا، جب بھی آتا، شاہ جیؒ کے پاس ضرور حاضر ہوتا۔

ہمارے علاقے میں جہاں بھی شاہ جیؒ کی تقریر ہوتی، میں بھاگم بھاگ پہنچتا۔ وہ ایسے انسان تھے کہ اُن سے خود بخود محبت کرنے کو جی چاہتا تھا۔ مجھے یاد نہیں آتا کہ شاہ جیؒ نے کبھی کسی کی دل آزاری کی ہو۔ کسی کارکن سے کوئی غلطی

ہو جاتی تو ڈانٹ بھی دیتے، لیکن اس ڈانٹ سے بھی ایک اُنس، ایک پیار کا اظہار ہوتا تھا۔

۱۹۹۷ء میں راقم تعلیم کی غرض سے ملتان آیا تو شاہ جیؒ سے ملاقات کے بے شمار مواقع میسر آئے۔ خصوصاً نماز جمعہ دارِ بنی ہاشم میں ادا کرتا۔ وہ لمحات میری زندگی کے قیمتی ترین لمحات تھے۔ امتحانات کے دن قریب آئے تو میں نے شاہ جیؒ سے دعا کی درخواست کی، انہوں نے صدقِ دل سے دعا فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں نے کالج میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ جس دن امتحان کا نتیجہ نکلا، میں فوراً شاہ جیؒ کے پاس آیا، انہیں مٹھائی پیش کی اور کامیابی کی نوید سنائی۔ شاہ جیؒ سن کر بہت خوش ہوئے۔

تعلیم سے فراغت کے بعد، میں نے شاہ جیؒ سے ملازمت کے سلسلے میں دعا کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا کہ کچھ دنوں تک کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی۔ میں انہی دنوں، ایک دوست کے توسط سے، اور شاہ جیؒ کی اجازت سے، ایک جہادی تنظیم کے دفتر سے وابستہ ہو گیا۔ قریباً کوئی تین ماہ بعد، میری تمنا بر آئی۔ اور پھر مجھے شاہ جیؒ کے زیرِ سایہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کے دفتری کارکن بننے کا اعزاز حاصل ہو گیا۔ راقم کی پہلی قلمی کاوش ''جمہوریت کی تباہ کاریاں'' کے عنوان سے ایک بے ربط سا مضمون تھا۔ نظرِ ثانی کے لئے شاہ جیؒ کو پیش کیا تو بہت خوش ہوئے اور پھر اس کی قطع و برید کر کے اسے اچھا خاصا مضمون بنا ڈالا۔ اس موقع پر شاہ جیؒ نے مجھے ایک قلم بھی ہدیۃً دیا۔ وہ قلم میرے پاس آج تک محفوظ ہے۔

شاہ جیؒ ایک ایسے انسان تھے کہ جس سے شاید ہی کبھی کسی آدمی کو، کوئی گزند پہنچا ہو۔ جو بھی شاہ جیؒ سے ملنے کے لئے آتا وہ یہی سمجھتا کہ شاہ جیؒ سب سے زیادہ محبت اس کے ساتھ کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ مخالفین سے بھی خوش دلی اور گرم جوشی سے پیش آتے۔ لیکن ان کے مخالفین میں کئی ایسے بھی تھے کہ جو اخلاقیات کی تمام حدود عبور کر گئے۔ خوفِ خدا سے عاری، بعض بدباطنوں نے انہیں ''خارجی'' اور ''یزیدی'' جیسے ''القاب'' سے بھی نوازا لیکن شاہ جیؒ نے اس کی ذرہ بھر پروانہ کی۔ وہ اپنے مشن اور مؤقف پر ڈٹ جانا اور مر مٹنا جانتے تھے۔ کوئی بڑے سے بڑا لالچ اور یا کوئی سنگین سے سنگین دھمکی ان کے راستے میں رکاوٹ پیدا نہ کر سکی۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ''انسان کو مخالفین سے خائف ہو کر کام نہیں چھوڑنا چاہیے''

ابنائے امیر شریعت کے بارے میں آغا شورش کاشمیریؒ نے کہا تھا کہ ''شاہ جیؒ کے بیٹے باپ تو نہیں، باپ کا عکس ضرور ہیں''۔ شاہ جیؒ اپنے والد ماجد، بطلِ حریت، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی سچی تصویر تھے۔ شاہ جیؒ میں اپنے والدِ محترمؒ کے فقر و غیرت کی جھلک بخوبی موجود تھی۔ تلاوت کا ایسا پر تاثیر انداز تھا کہ سننے والا مسحور اور مبہوت رہ جاتا۔

ایک عرصے سے میری خواہش تھی کہ شاہ جیؒ کا آٹو گراف لیا جائے۔ ایک دن ان سے عرض کیا کہ کوئی نصیحت فرما دیں۔ لائبریری میں موجود کتابوں کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے ''یہ ساری کتابیں نصیحت ہی تو ہیں''۔ میں نے

اصرار کیا تو بڑی محبت و شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آٹوگراف دیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

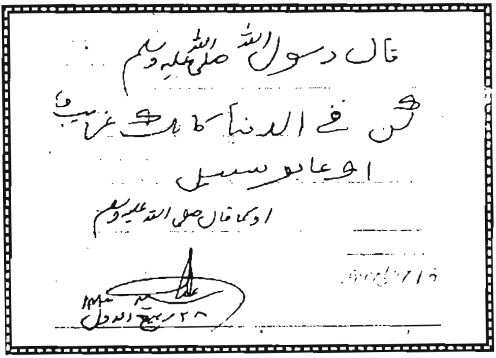
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کن فی الدنیا کانک غریب
او عابر سبیل
او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں مسافر یا راہ گیر کی طرح رہو''

اور شاہ جیؒ نے اپنی پوری زندگی، اسی حدیث مبارک کے مطابق گزاری۔

شاہ جیؒ پر بہت کچھ لکھا جا چکا، اور لکھا جائے گا۔ میری یادیں محدود اور لفظ محدود تر ہیں۔ بھلا میں اور کیا لکھوں۔ میں پہروں ان کی یاد میں کھویا رہتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ جو گھڑیاں مجھے شاہ جیؒ کی خدمت میں میسر آئیں، وہ اتنی مختصر کیوں نکلیں؟ اور پھر جواب میں از خود وہی شکستہ مصرعہ دہراتا ہوں کہ .... ع

تیری ہستی کو چند لفظوں میں سمیٹوں کیسے.......... ؟

بقیہ از ص ۲۸ پر

حالانکہ اس ڈرامے کی چنداں ضرورت نہیں کہ جب مدعی اور منصف امریکہ بہادر خود ہے اور بغیر ثبوت کے اس نے صلیبی جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔ وہ تو جب چاہے، قیامت ڈھا دے اور اقوام عالم سے خوفزدہ ہونے کی اسے کیا ضرورت ہے کہ ان کے سرکردہ اس قتل عام میں اس کے دست و بازو ہیں۔ اقوام متحدہ اس کی رکھیل ہے اور اس کے رکن ممالک کے سربراہان کی اکثریت اس کے لونڈے۔ اب ڈر کا ہے کا؟ جس سے ڈرنا چاہیے، وہ خود ان شاء اللہ زمین میں فساد کو فروغ دینے والوں کیلئے کافی ہے۔

الحمدللہ! مسلمان پریشان نہیں، کیونکہ موت اور اس کے آنے کا طریقہ اللہ کے علم میں مقرر ہے، ایک سیکنڈ کا ہیر پھیر نہ ہوگا۔ ایسے آ جائے تو کیا کہنا! شاید ہم سیاہ کاروں کی بخشش کا سامان ہو جائے۔

☆☆☆

سید عطاء المحسن بخاری

ایک حق گو، درویش منش اور بہادر عالمِ دین

حافظ ارشاد احمد

۱۳؍نومبر ۱۹۹۹ء روز نامہ جنگ کراچی کے اندرونی صفحے پر ایک کالمی خبر پڑھی ''مولانا عطاء المحسن بخاری انتقال کر گئے'' آج انکا جنازہ ڈویژنل سپورٹس گراؤنڈ ملتان میں پڑھایا جائیگا'' سید عطاء المحسن بخاری صاحب سے میں نے کیا سیکھا؟ بچپن میں بخاری خانوادے سے تعارف اپنے بابا جی کے ذریعہ سے ہوا جنہوں نے اتنی بار ''شاہ جی'' (امیر شریعتؒ) کا ذکر کیا کہ حسرت رہی کاش ہم بھی ''شاہ جی'' کو سن سکتے پھر ایک زمانے تک یہ شوق رہا کہ ملتان کے بڑے لوگوں سے جب بھی بات ہوتی تو میں ان سے ''شاہ جی'' کے بارے میں ضرور سوال کرتا پھر خود کو چشم تصور میں، لانگے خان باغ، عام خاص باغ میں لے جاتا اور عالم تصور میں شاہ جی کی تقریر سنتا لیکن ایک روز ایسا ہوا کہ مجھے بیک وقت سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری اور سید عطاء المحسن شاہ صاحب کی تقاریر سننے کا موقع ملا۔ اور یہ موقع حضرت قاری رحیم بخش صاحب کی وفات کے روز جامعہ خیر المدارس میں منعقدہ تعزیتی جلسے میں ملا۔ پھر جب تک ملتان میں رہا کوشش کرتا رہا کہ دونوں حضرات کی تقاریر سے ضرور مستفید ہوں بچپن سے ہی میں شرمیلا رہا، لہٰذا اس قدر بڑی ہستیوں سے ذاتی تعارف کی میں نے کبھی جرأت نہ کی ابو ذر شاہ صاحب کی تقاریر تو گنتی کی سن سکا لیکن عطاء المحسن بخاری صاحب کی تقاریر بہت سنیں رمضان کے آخری عشرے میں جب کہیں ختم قرآن کے موقع پر عطاء المحسن صاحب کی آمد کا علم ہوتا میں پہنچنے کی کوشش کرتا۔ حرم گیٹ کے باہر سی آئی اے سٹاف کی مسجد میں کئی بار ان کا خطاب سنا ایک بار اخبار میں پڑھا کہ عطاء المحسن صاحب نماز جمعہ مسجد نور (اگر میں نام نہیں بھول رہا) کوٹلہ تولے خان نز دسلی خانہ میں پڑھائیں گے یہ شاید ۸۴ء کی بات ہے میں نے چھوٹے بھائی اشفاق کو ہمراہ لیا اور سائیکل چلاتا ہوا پوچھتا پاچھتا مسجد پہنچ گیا میرا خیال تھا کہ عطاء المحسن صاحب کے ہمیشہ کے خطابات کی طرح مسجد کھچا کھچ بھری ہوگی اور ہمیں نہ جانے کہاں جگہ ملے لیکن یہ مسجد بہت چھوٹی سی تھی اور گنتی کے چند افراد موجود تھے عطاء المحسن صاحب ممبر پر بیٹھے اور خطاب شروع کیا۔ وہ ایک عجیب سی تقریر تھی۔ روئے سخن عمومی خطابات کی طرح مجمع (جو شروع میں جیسا کہ میں نے کہا چند افراد پر مشتمل تھا) کی طرف تھا اور جوں ہی کوئی نیا نمازی مسجد میں داخل ہوتا خطاب اس سے شروع ہو جاتا۔ مجھے معلوم نہیں تھا حضرت تمام اہلِ محلہ سے واقف ہیں۔ سرائیکی میں ہر نو وارد کے لتے لئے جاتے اور وہ سر جھکائے ہوئے، زیرِ لب مسکراتا ہوا رومال سے منہ چھپاتا ہوا آ کر صف میں بیٹھ جاتا۔ حضرت اس بات پر شاکی تھے کہ اہلِ محلہ جمعہ کی نماز میں بروقت کیوں نہیں آ رہے؟

میں حضرت کے سامنے کوئی بالکل آٹھ دس فٹ کے فاصلے پر بیٹھا تھا۔ ناخن دانتوں سے کترنے کی بچپن کی منحوس عادت زوروں پر تھی اور میں مصروف تھا۔ حضرت نے روئے سخن میری طرف کیا اور ''خوب'' سمجھایا کہ یہ عادت ٹھیک نہیں وہ ایک یادگار جمعہ تھا۔ ہم نے حضرت کو چالیس برس کی عمر کے بعد ہی دیکھا حضرت کے خطاب کا انداز بالکل جداگانہ ہوتا تھا۔ قرآن پڑھنے کا انداز منفرد تھا جس میں پانی پتی اور مصری لہجے گھلے ہوئے ہوتے تھے۔ دورانِ خطاب بر محل تاریخی حوالے لانا، حضرت کا خصوصی شغف اور ذوق تھا۔ جب جوش میں آتے تو پھر مخالف کے دامن اور گریبان کا فاصلہ ختم ہو جاتا تھا اور جب سرائیکی میں بات شروع کرتے تو لڑکے بالے مسکرانے لگتے۔ مبالغہ نہ کروں تو کہہ دوں کہ عطاء المحسن صاحبؒ کے جانے سے، بامحاورہ ملتانی بولنے والا ایک اہم ترین شخص چلا گیا۔ میں یہ خیال کرتا تھا کہ حضرت سرائیکی صرف طنزاً بولتے ہیں۔ جب بھی کسی کی ٹھٹھا اڑانا ہوتو وہ سرائیکی زبان استعمال کرتے تھے۔ ایک بار عرض کرنے کی گستاخی بھی کی لیکن حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے۔

سالانہ مجالس ذکر حسینؓ کا آغاز تو خانوادۂ بخاری نے بہت پہلے سے کیا ہے۔ لیکن میں نے ان مجالس میں شرکت اپنے سکول کے آخری سالوں سے شروع کی، جہاں ایک مجھ پر کیا موقوف، ملتان کے بے شمار لوگوں نے بلا واسطہ اور پاکستان کے بہت سے لوگوں نے بالواسطہ طور پر ۱۰ محرم کے واقعاتِ کربلا کی وہ تصویر دیکھی جس سے وہ پہلے واقف نہ تھے۔ وہ تو صرف وہی کچھ جانتے ہیں۔ جو انہیں بقول عطاء المحسن صاحبؒ ''محرم الحرامی'' مولویوں نے بتایا تھا۔ حضرت کا انداز بالکل منطقی ہوتا تھا ان کے دلائل سے اختلاف وہی کر سکتا تھا۔ جو نہ ماننے کو مانتا ہو۔ دارِ بنی ہاشم میں چند سو لوگ ہوا کرتے تھے۔ اور باہر پل مردہ خانہ کی طرف دو چار سپاہی ہوتے تھے۔ پھر وہ وقت آیا کہ لوگوں کی تعداد ہزاروں میں چلی گئی پولیس کی نفری کئی گنا بڑھ گئی۔ احرار کے سرخ پوش رضا کار نظر آنے لگے اور اندر آنے والوں کی تلاشی ہونے لگی عام طور پر عطاء المحسن صاحب پر زبان بندی کا نفاذ ہوتا تھا۔ لہٰذا وہ آخر میں صرف ''سوالوں کے جوابات'' دیا کرتے تھے' اور ہم سیکھتے تھے کہ اپنی بات کس طرح کی جاتی ہے۔ عصر کی نماز کے بعد یہ مجلس ختم ہوتی اور ہم کسی ایک دوست کے ہاں بیٹھ کر عشاء تک اس پر تبصرے کرتے تھے۔

خانوادۂ بخاری نے ملتان میں خصوصاً اور پاکستان میں عموماً عظمت صحابہؓ کی جس طرح نگہبانی کی اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر بھونکنے والے کتوں کا جس طرح منہ بند کیا وہ دربار نبوی میں انکا مقام متعین کرنے کیلئے کافی ہے میں یہ نہیں لکھ سکتا کہ یہ جھینپ ان کا نام زندہ رکھنے کیلئے کافی ہے اس لئے کہ اپنا نام تا قیامت زندہ رکھنے کی انہوں نے کبھی کوشش نہ کی۔ سچ کو کھلا سچ کہہ کر بیان کرنے والا کبھی بھی دنیا میں نام کا خواہش مند نہیں ہوتا جو راہ عطاء المحسن صاحب نے اپنے لئے پسند کی تھی اس پر انہیں معلوم تھا کہ اکیلے چلنا ہوگا۔ تحفظ ختم نبوت، دفاع صحابہ اور جدیدیت کے نام پر جاری

ملحدانہ سرگرمیوں کی بیخ کنی اس باب میں چاہے کسی کے ماتھے پر شکن آئے یا کسی کے دل میں بال۔ لگی لپٹی ان کے مذہب میں حرام تھی انہوں نے ہر اس قوت کی حمایت کی جس نے اسلام کیلئے مثبت کردار ادا کرنے کی کوشش کی لیکن یہ حمایت کبھی غیر مشروط نہ تھی اگر انہی لوگوں پر گرفت کرنا پڑی تو وہ بھی کی یہی وہ رویّہ ہے جو ہمارے ہاں ناپید ہو چلا ہے ہم صرف دو خانے بناتے ہیں اگر پسندیدہ ہے تو اس کی ہر چیز ٹھیک اور اگر غلط ہے تو پھر اس کی ہر چیز غلط کاش یہ رویّہ بدل سکے۔ عطاء المحسن صاحب (میں یہاں قلم لرزانے والا لاحقہ بھی نہیں لکھوں گے کہ ابھی ہمت نہیں) نے شاید ہی کسی تقریر میں اہل سنت والجماعت کو متحد کرنے کی بات نہ کی ہو لیکن ایسا کبھی نہ ہو سکا میں ان کے حالات سے ہرگز واقف نہیں ایک واقعہ البتہ میری یادوں کے خزانے میں ہیرے کی طرح جگمگا رہا ہے۔ یہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں طالب علمی شاید ابتدائی برسوں کا ذکر ہے یعنی ۸۶ء یا ۸۷ء کا موسم شدید گرمی کا تھا میں حسبِ معمول ''موسیٰ پاک'' ریل کار سے لاہور جا رہا تھا بوگی میں زیادہ ہجوم نہ تھا میرے سامنے ہی والی سیٹ پر ایک صاحب بیٹھے تھے اور لو کی تمازت سے بچنے کیلئے منہ بھی رومال میں چھپا ہوا تھا۔ سفید تہہ بند باندھا ہوا تھا سر پر کپڑے کی ٹوپی آنکھوں پر عینک مجھے شک ہوا کہ یہ عطاء المحسن صاحب ہیں مگر یقیناً اس لیے نہ آتا تھا کہ وہ اس اکانومی کے ڈبے میں تھے اس زمانے میں لاہور کا کرایہ ۳۰ روپے تھا اور ایر کنڈیشنڈ پارلر کا کرایہ شاید ۱۰۰ روپے یا ۹۵ روپے تھا عطاء المحسن صاحب جیسے ''مولانا'' اور ''حضرت'' پارلر میں جانا چاہیے تھا یا کم از کم ان کے ساتھ دو چار خدام ہوتے، ایک جائے نماز سنبھالتا، دوسرا وضو کراتا تیسرا سامان کا تھیلا (جو کپڑے ہی کا تھا) اٹھاتا اور چوتھا مصاحبت کیلئے۔ میں پہلے سوچتا رہا پھر ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ آپ عطاء المحسن صاحب ہیں جواب اثبات میں ملا تو میں نے ان کے اس طرح سفر کرنے پر حیرت کا اظہار کیا انہوں نے کہا پارلر کا کرایہ ادا کرنے کی میں سکت نہیں رکھتا اور ساتھ میرے کوئی کیوں جائے میں اپنا کام خود کر سکتا ہوں اور پھر انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں ان مولویوں کی ہلکی سی درگت بنائی جو اس طرح سفر کرتے جس طرح میں سوچتا تھا میرا خوشی سے برا حال تھا۔ عطاء المحسن شاہ صاحب کا اس طرح لاہور تک کا ساتھ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا میرے ذہن میں پہلی بات یہی آئی کہ حضرت کے کھانے کیلئے کچھ لاؤں۔ پلیٹ فارم پر مجھے اپنی دانست اور میری اپنی پسند کے مطابق لیچی ہی نظر آئی، میں نے خرید لی، دھو کر ڈبے میں پہنچا، ڈرتے ڈرتے پیش کی، فرمایا میرے تو دانت ہی نہیں۔ کیسے کھاؤں گا اور پھر تم مجھ سے چھوٹے ہو میں تمہارے لیے کچھ لاؤں تو معیوب نہیں۔ تم لائے ہو تو درست نہیں۔ میں نے کہا لیچی کھانے کیلئے دانتوں کی ضرورت نہیں۔ فرمایا اس قدر مہنگا پھل تو میں خرید ہی نہیں سکتا نہ ہی میں کھاتا ہوں میں جھینپ گیا۔ حضرت نے شاید میرے شدید اصرار پر ایک دانہ لیا اور بس۔ اب میری ایک ہی خواہش تھی کہ کوئی حضرت کا واقف نہ مل جائے اور خواہش پوری ہوئی میں نے جو پوچھنے کی کوشش کی، حضرت نے میری توقع کے خلاف نہایت مختصر جواب دیے اور کسی قسم کی بے تکلفی کو قریب نہ آنے دیا۔ عصر کا

وقت آیا تو جائے نماز سنبھالی اور نماز پڑھ لی۔ میں نے اقتداء کی۔ مغرب میں بھی یہی کچھ ہوا۔ حضرت زیادہ وقت خاموش بیٹھے رہے اور باتیں کی بھی تو عمومی سی میں نے جو کچھ پوچھا اس کا جواب دیا۔ جب لاہور کے قریب پہنچنے لگے تو میں نے سوچا، حضرت کو پیش کش کروں کہ وہ میرے ساتھ یونیورسٹی میں اور ہاسٹل میں قیام شب کریں یقیناً ساتھی (میرا اس زمانے میں تبلیغی جماعت والوں سے تعلق تھا) بہت خوش ہوں گے حضرت نے شکریہ کے ساتھ انکار کر دیا۔ جب گاڑی لاہور پہنچی تو میرا خیال تھا کچھ لوگ استقبال کیلئے آئے ہوں گے لیکن میرا خیال پھر غلط نکلا حضرت گاڑی سے اترے اور اکیلے ہی یہ جاوہ جا۔

''شاہ جی'' (امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) تو خیر ہماری پیدائش سے پہلے جاچکے تھے۔ سید ابوذر بخاریؒ میری زندگی کے ۳۰ برس تک ملتان میں رہے مگر ہم محروم رہے۔ سید عطاء المحسن بخاریؒ کو شاید میں نے بیسوں بار دیکھا۔ لیکن اپنی روکھی طبیعت کی وجہ سے استفادہ نہ کر سکا بہت دنوں سے دیکھتا تھا کہ نماز وہ بیٹھ کر پڑھتے تھے پھر ان کی اہلیہ محترمہ کا سانحہ وفات پیش آیا کچھ روز بعد سنا کہ وہ علیل ہیں اور لاہور میں ہیں۔ اب کی بار جب ملتان گیا تو ایک روز مغرب کے بعد ذوالکفل بخاری سے ملنے گیا۔ ملاقات بہت مختصر تھی۔ دیکھا کہ شاہ صاحب کمرے میں لیٹے ہوئے ہیں اور بائیں ٹانگ ذرا اونچی کر کے رکھی ہوئی ہے۔ جس پر کچھ پٹیاں بندھی تھیں۔ ذیابیطس کے شکار کسی بھی شخص کے لئے یہ اچھا شگون نہیں ہوتا۔ میں نے اس طرح انہیں پہلی بار دیکھا تھا..... ''ہاں اچ ہتھ پیا''...... لیکن میں نے ذوالکفل بخاری سے کوئی بات نہ پوچھی۔ یہ حضرت کا آخری دیدار تھا۔

سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ نے خود پر کبھی بھی علامیت کا غلاف نہ چڑھایا حالانکہ وہ علامہ تھے۔ عوامی لہجے میں بات کی میں نے کبھی بھی کسی عالم دین کو اس طرح عوامی انداز میں زندگی گزارتے نہیں دیکھا۔ غیر ضروری سنجیدگی اور فاخرانہ متانت ان کے مزاج کا حصہ کبھی نہ بن سکی اہل اقتدار اور دین سے کھچاؤ محسوس کرنے والے طبقات کا ''مکو ٹھپنا'' معمول کی بات تھی، اور اس کا ذکر میں نے اس لیے نہیں کیا کہ خانوادۂ بخاری کے افراد سے ہم اس کے علاوہ کسی اور چیز کی توقع کرتے بھی نہ تھے۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو
افغانیوں کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
مُلّا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو
''ضربِ کلیم'' (اقبال)

عاصی کرنالی

ابن امیر شریعتؒ جناب عطاء المحسنؒ کی یاد میں

اگر ہو جوہرِ ذاتی بہ شکلِ استعداد
متاعِ فخر ہے دنیا میں نسبتِ اجداد

اُسی کی ایک تجلی تھی شاہ جیؒ اپنے
وہ جس گھرانے کی ہے علم وفضل پر بنیاد

ہے جو ''امیر شریعت'' کا فیضِ دانش و دیں
اسی کو بانٹ رہے تھے بہ مسندِ ارشاد

اس آفتابِ ہدایت کی اک شعاعِ منیر
ہے جس کا نورِ مسلسل دل ونظر کی کُشاد

بہار ہو کہ خزاں اُس سے پھول چنتے تھے
ہمیشہ فیض رساں تھا وہ گلستانِ مراد

تھا اُن کا علم بھی نافع، عمل بھی صالح تھا
پُر از وقار گزاری ہے، صد مبارک باد

وہ عبدِ صابر و شاکر، وہ پیکر تسلیم
ہر امتحان میں اللہ کی رضا پر شاد

فروغِ دین وشریعت کی راہ ومنزل میں
زفکر تابہ عمل اُن کی زندگی تھی جہاد

الٰہی اُن کے نقوشِ عمل رہیں روشن
یہ ''مرکز'' اہلِ طلب سے سدا رہے آباد

جعفر بلوچ

موت کو آتی نہیں ہے موت

دینِ حنیف و علم و ادب اشک بار ہیں
سید تیرے فراق میں سب اشک بار ہیں

وقت آ پڑا ہے مسندِ ارشاد و درس پر
حرف ونوا ہیں آہ بلب، اشک بار ہیں

دل ہیں رہینِ درد والم اور سوگوار
آنکھیں ہیں وقفِ رنج وتعب، اشک بار ہیں

دل تو بضد تھے شیون
ٹک بار ہیں

کچھ یوں بھی ہو رہی ہے
، اشک بار ہیں

ہم مر رہے ہیں، موت کو آتی نہیں ہے موت
ہم پ ے ں ے سبب اشک بار ہیں

جو نازشِ نفس تھی کہاں، کھو گئی وہ صبح
جعفرؔ تمام نور نسب اشک بار ہیں

پروفیسر خالد شبیر احمد

السید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ کی یاد میں

بُوذر تو میرے دل میں اترتا چلا گیا
خوشبو کی طرح روح میں گُھلتا چلا گیا

رستہ ملا نہ کوئی بھی اس سے فرار کا
ہر سمت اُس کے ساتھ میں چلتا چلا گیا

اُس کے شعور و شوق پہ ہیں جان و دل فدا
دل کی طرح وہ جاں میں دھڑکتا چلا گیا

یکتا بھی تھا وہ منفرد و طرحدار بھی
میں اُس کی ہر ایک ادا پہ مچلتا چلا گیا

سر پہ تھا تاجِ عمل تو دل آشنائے عجز
روشن ضمیر و ظرف کو کرتا چلا گیا

اُس کا تھا خاص ربط صحابہؓ کی ذات سے
رنگ جن کا اُس کے ذوق پہ چڑھتا چلا گیا

مجھ کو میرے نصیب پہ ہے کتنا فخر و ناز
اُس سے وفا کا رنگ نکھرتا چلا گیا

ذرے بھی کہکشاں کی طرح جگمگا اُٹھے
بُوذر جہاں جہاں سے گزرتا چلا گیا

جو کچھ کیا تھا باپ نے کرتا رہا وہی
نقشِ قدم پہ باپ کے چلتا چلا گیا

تھا بے گماں و پارسا ہر زاویے سے ہی
آنکھوں میں رنگ اُس کا سنورتا چلا گیا

اُس کی زباں پہ زمزمے تھے علم و فضل کے
جن کو زمانہ شوق سے سُنتا چلا گیا

نقشِ قدم پہ اُس کے رکھا میں نے ہر قدم
میں اُس کو یاد اس طرح کرتا چلا گیا

اُس کے طریقِ زیست میں تھی بوذری ترنگ
فقر و غنا کا رنگ نکھرتا چلا گیا

دیں کے خلاف جو بھی تھے جنگ اُن سے کے ساتھ تھی
تا اختتامِ زیست وہ لڑتا چلا گیا

کیا خوب حق ادا کیا دیں کے دفاع کا
کرنا تھا اُس کو کام یہ کرتا چلا گیا

اُس کا جنوں نگر ہے میری رقص گاہِ شوق
رنگ اُس کا مجھ پہ اس طرح چڑھتا چلا گیا

مصحف کی چاندنی سے اُس کی دل دمک اٹھا
دَر آگہی کا ذہن پہ کُھلتا چلا گیا

منعم کی ہر عطا کا تھا رنگ اُس کی زیست میں
ہر دل میں رنگ اپنا وہ بھرتا چلا گیا

اس کے ہر ایک حرف میں اُس کی اَنا کی گونج
سارا جہان ، گونج یہ سنتا چلا گیا

ہر شخص کو وہ دے گیا دولت یقین کی
احساں وہ سب پہ یوں بھی تو کرتا چلا گیا

گزرا جہاں کہیں سے سبھی ساتھ چل دیئے
رنگ اُس کا ہر اک شخص پہ جمتا چلا گیا

میدانِ رُستا خیز میں وہ مردِ صف شکن
ہر اک عدو کی سمت جو بڑھتا چلا گیا

نُطقِ حسیں پہ اُس کے تھے دیں کے ہی زمزمے
آگاہ ، دینِ حقہ سے کرتا چلا گیا

حائل تھیں اُس کی راہ میں گو مشکلیں بہت
منزل کی سمت پھر بھی وہ بڑھتا چلا گیا

بہر جہت تھی منفرد ، زیست اُس کی باکمال
دیں کا بلند نام وہ کرتا چلا گیا

بے حالیٔ حیات کا تھا دُکھ بہت اُسے
آہوں میں درد اُس کا یہ ڈھلتا چلا گیا

احرار کا بھی حوصلہ ان مشکلات میں
اُس کے جنون و عشق سے بڑھتا چلا گیا

حُبِ معاویہؓ میں کٹی اُس کی ساری عمر
کانٹے وہ سارے رفض کے چُنتا چلا گیا

تھا اُس کا واسطہ فقط احیائے دین سے
دیں کے لئے وہ سربکف لڑتا چلا گیا

وہ برق بن کے قادیاں کے قصر پہ گرا
پردہ ، دَجَل فریب سے اٹھتا چلاگیا

بیٹھا جو مسندِ شہہِ انورؒ پہ میرا شاہ
سکّہ پھر اُس کے علم کا چلتا چلا گیا

حرفوں میں اُس کے نور تھا صدق و امین کا
جادو سا تن بدن میں وہ بھرتا چلا گیا

وہ کیا گیا کہ بزم ہی ویران ہوگئی
دل اُس کے غم میں ہر گھڑی گھلتا چلا گیا

مت پوچھ میرا حال تو بعد اُس کی مرگ کے
قسطوں میں لمحہ لمحہ میں مرتا چلا گیا

راہِ وفا نہ چھوڑی خالد اُس نے عمر بھر
رختِ بدن گو اس کا بکھرتا چلا گیا

ناخن تراشنے کا مسنون طریقہ

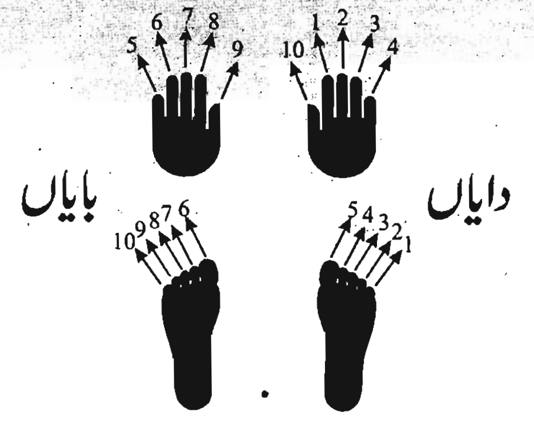

محمد اظہار الحق

اسامہ بن لادن

(''نقیبِ ختم نبوت'' کی گزشتہ اشاعت میں جناب اظہار الحق کی نظم ''اسامہ بن لادن'' پروف ریڈنگ کی غلطی کی وجہ سے صحیح نہ چھپ سکی تھی۔ ادارہ اس کیلئے جناب محمد اظہار الحق اور قارئین سے معذرت خواہ ہے۔)

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
جو حیا کا آخری ذرہ بھی اپنی بے بصر آنکھوں سے باہر کھینچ لاتے ہیں
جو حرمت بیچ کر
نہریں، محل اور ماڑیاں، باغات، جاگیریں بناتے ہیں
جو اونچی مسندوں پر بیٹھ کر
خلقِ خدا کی سسکیوں پر مسکراتے ہیں
تو اوپر ابر کے پیچھے فرشتے تلملاتے ہیں

....

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
گردنوں پر جن کی پٹوں کے نشاں ہیں
جو ہزاروں میل سے آئے ہوؤں کی جلد کی رنگت کے آگے دم ہلاتے تھے
جو طروں، گدیوں، تمغوں، خطابوں کے لئے
ناموس کے نتھنوں میں رسی ڈال کر
دربار میں پابوس ہوتے تھے
تو بے وقعت سرینوں پر نسب اور نام کا کپڑا نہ ہوتا تھا
جو اس بے بس لہو روتی زمیں پر (حیف ہے) اب بھی معزز کہلواتے ہیں

....

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
جو زمیں پر بوجھ ہیں
جن کے لہو کی ہر رمق
ہر سانس کا مقصد
شکم کی پرورش ہے
جن کے وارث
ان کی مرگِ ناگہانی کی تمنا میں
ہر اک مکروہ ناخواندہ منجم کو
خدا گردانتے ہیں
اپنی گردن پر بٹھاتے ہیں
کروڑوں تو خدا نے تجھ کو بھی بخشے ہیں
لیکن تو کروڑوں میں نہیں کھیلا
کہ تو جس کھیل میں یہ جاں ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے
اُس میں تیرے ہم جولی فرشتے ہیں
تعجب ہے تعفن سے بھری جن کی غلاظت
فاحشہ عورت کے کپڑوں پر جمی
اک تجربہ گہ میں پڑی ہے
وہ تری عفت بھری سانسوں کے درپے ہیں
مگر رُوباہ زادے شیر کو کب مار سکتے ہیں
یہ ہم جنسی کے عادی سورما
ترے قدموں سے اٹھتی گرد کو بھی پا نہیں سکتے
زمیں پر سونے والے شاہزادے!
تو اگر چل بھی بسا
تو ہر ستارہ اک اسامہ بن کے چمکے گا

اقبالؒ کا انٹرویو

شورش کاشمیریؒ

ایک خوشگوار رات کو اقبالؒ اپنی تُربت سے نکلا۔ اپنی تربت پر خود ہی فاتحہ پڑھی۔ اور قلعہ کے دروازے کی طرف بڑھا، چپ چاپ اندر داخل ہو گیا، نشیب سے فراز کو جاتے ہوئے راستہ کی اکھڑی اکھڑی رنگت پر ایک جھلملتی نگاہ ڈالی، گویا دیواروں کی بیمار رنگت میں کوئی رُکی رُکی آواز کہہ رہی ہو۔

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

اقبالؒ نے دیوان عام سے پوچھا ___ ! کہو اس تغیر احوال سے تمہارا دل افسردہ تو نہیں معاً ایک ستون کو جنبش ہوئی اور وہ صرف اتنا کہہ کر چپ ہو گیا ___ ع

خاصاں بادہ ہا خوردند و رفتند!

اقبالؒ نے پوچھا! کیا مسلمانوں کی سلطنت کے لوٹ آنے پر بھی تمہارا ملال باقی ہے؟ اس پر بہت سے ستونوں میں کپکپاہٹ سی پیدا ہوئی۔ اور شاہی چبوترہ کے جھروکوں سے ہوا کے ایک جھونکے نے گزرتے ہوئے کہا ___ مسافر! جو لوگ اب سریر آرائے سلطنت ہیں۔ وہ ہمارے وارثوں کے جانشین نہیں۔ وہ افرنگیوں کی پس انداز کی ہوئی کھیپ ہیں۔

وجود ان کا سراپا تجلی افرنگ
کہ یہ وہاں کے عمارت گروں کی ہیں تعمیر
اور ان کا پیکر خاکی خودی سے ہے خالی
فقط نیام ہیں یہ زرنگار و بے شمشیر

اقبالؒ کو بائیں طرف کچھ بیرکیں نظر آئیں، ایک دراز قامت سنتری بندوق تانے اِدھر اُدھر چپ راست کر رہا تھا۔ اقبالؒ نے چاہا اس سے کچھ پوچھے لیکن جب اسے پتہ چلا کہ، کبھی اس کے زیریں حصے میں سیاسی اسیروں کی کھالیں کھچوائی جاتی تھیں اور اب بھی کبھی کبھار کچھ ''جستگانِ وفا'' مزاج پُرسی کیلئے لائے جاتے ہیں۔ تو وہ ٹھٹھر سا گیا۔ غالباً Cell سے سلگتی ہوئی لَے اُبھر رہی تھی۔

نگاہ فقر میں شان سکندری کیا ہے
خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے
بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

فلک نے عطا کی ہے انہیں خواجگی کہ جنہیں
خبر نہیں روشِ بندہ پروری کیا ہے
اسی خطا سے عتابِ ملوک ہے مجھ پر
میں جانتا ہوں مآلِ سکندری کیا ہے

اقبالؒ نے دیکھا۔ عالمگیری مسجد کی سیڑھیوں کے دائیں رخ ایک مٹی کا ڈھیر ہے۔ پنجاب کے ایک باجبروت وزیراعظم کی قبر، جس کا رنگ سفیدی سے اجلا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اقبالؒ رک گیا۔ فقیر نے چاہا۔ وزیر کی قبر پر ہاتھ اٹھائے لیکن ایک ''سہاگن'' نے بڑھ کر دامن تھام لیا اور کہا۔ اے درویش! اورنگ زیب کی مسجد کے پہلو میں یہ قبر تاریخ کا ایک بڑا ہی دردناک صفحہ ہے۔ میں نے کبھی اس قبر پر کسی کو ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا۔ لیکن جب بھی مجھے اس قبر کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ میرے آنسو بہہ نکلے ہیں۔ میری ان آنکھوں میں بدلیاں آ گئی ہیں۔ میں نے اس قبر سے ہمیشہ اپنا سہاگ مانگا ہے۔ میرا سہاگ ۱۹؍ مارچ کے حادثہ کی نذر ہو گیا تھا۔ میں نے ترک قوم کی دوشیزاؤں کے بین اس قرب و جوار میں منڈلاتے دیکھے ہیں۔ ماؤں نے بیٹوں کی چاہت میں' اس قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر ان کا پتا مانگا ہے۔ اور بہنوں نے بھائیوں کی یاد میں' آنسوؤں کے دیپ جلائے ہیں۔ مسافر! کبھی تو نے میرے سہاگ کی تربت پہ بھی ہاتھ اٹھائے ہیں۔ اور کچھ پتہ ہے وہ تربت کہاں ہے؟ اور کیا اس کو بھی کسی مسجد کا پہلو نصیب ہوا ہے؟

فقیر نے محسوس کیا کہ شہپر جبریل کی پھڑ پھڑاہٹ اسے کچھ کہہ رہی ہے۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو سہاگن کا چہرہ غائب تھا۔ البتہ پتوں کی کھڑ کھڑاہٹ میں کوئی کہہ رہا تھا۔

الحذر محکوم کی میت سے سو بار الحذر!
اے اسرافیل' اے خدائے کائنات' اے جانِ پاک

شاہی مسجد نے کہا! بھائی! میری رونق بدستور ہے۔ شریعت مجھے کعبہ کی بیٹی اور عبادت مجھے خدا کا گھر کہتی ہے۔ میری سلوں نے بھی شہنشاہوں سے لے کر گداؤں تک کی جبیں سے خراج وصول کیے ہیں۔ لیکن میرا دل مر چکا ہے۔ اس رہ نشیں فقیر کی طرح جس کی گدڑی میں' راہگیر' کھوٹے سکے پھینک جاتے ہیں۔ میرے دامن میں بھی سجدوں کے جھوٹے ٹکڑے ہیں۔ میری دیواروں تک بانگ صلوٰۃ پہنچتے پہنچتے' مشیت ایزدی کے حضور میں' فقیہہ شہر کی چاک دامانی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے، میرے میناروں کی بلندی جھک کر' ضمیر دوراں کی پستی سے ہمکلام ہوتی ہے۔

چساں احوال اورا بر لب آرم
تو می بینی نہان و آشکارم

زرو داد دو صد سالہ ہمیں بس

کہ دل چوں کندہ قصاب دارم

وہ لوگ اٹھ گئے جن کے سجدوں سے روحِ زمین تھرتھراتی تھی۔ اور وہ ہستیاں ہمیشہ کی نیند سوگئیں، جن کا ایک سجدہ ــــــ ہزاروں سجدوں سے نجات دلاتا تھا۔

اقبالؒ نے چاہا کہ وہ ان کی گفتگو میں دلچسپی لئے بغیر آگے بڑھ جائے مگر دیوارِ قلعہ کے اندر سے ایک نحیف سی آواز نے اس کے پاؤں روک لئے غالباً پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کا کوئی خوش گلو نظر بند آزردہ لے میں گنگنا رہا تھا۔

دگرگوں ہے جہاں تاروں کی گردش تیز ہے ساقی

دل ہر ذرہ میں غوغائے رستہ خیز ہے ساقی

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی

یہ کس کافرادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

اقبالؒ نے مسجد میں داخل ہونا چاہا لیکن ــــــ دُور کی ایک سریلی آواز اُس کے لئے حلقۂ زنجیرِ پا بن گئی۔ اُس نے مسجد کے سفید گنبد پر نگاہ ڈالی، ایسا معلوم ہوتا تھا' جیسے مسجد کے سر پر کوئی سنہری تاج جگمگا رہا ہے، یا کعبہ کی بیٹی کے ماتھے پر کسی نے فشاں چُن دی ہے، یا یہ گنبد نہیں کسی شب زندہ دار عابد کا رو پہلی تصور منجمد ہو کر مسجد کے افق پر مسکرا رہا ہے۔ بوڑھے دریا کی جانب کے کشادہ حجروں میں در آتی ہوئی چاندنی نے اُن تمام عبارتوں کو اُجال رکھا تھا، جو اِن ننگی دیواروں پر لکھی ہوئی تھیں۔ عجیب وغریب عبارتیں ــــــ!

☆ صوفیہ اور زبیر ــــــ ہم خدا کے گھر میں ہمیشہ کے لئے ایک ہو جانے کا عہد کرتے ہیں۔

☆ شہناز اور مسعود ــــــ ہم ماضی سے مستقبل کے لئے ایک دوسرے کے ہیں۔

☆ محمودہ ــــــ رات جا رہی ہے، ستارے جھلملانے لگے ہیں، چاند ڈوب رہا ہے، کیا تم نہ آؤ گی ــــــ؟

☆ میں تمہاری راہ تکتے تکتے تھک گیا ہوں۔ صبح سات بجے سے ایک بجے دو پہر تک' کیا میری تقدیر میں انتظار ہی ہے ـــ عزت!

زندگی کے اداس لمحوں میں　　بے وفا دوست بہت یاد آتے ہیں۔ (توصیفؔ)

اقبالؒ نے تیز تیز قدم اٹھائے اور حضوری دروازہ سے باہر کو نکل گیا۔ اب وہ مملکت خداداد کے بارونق بازار میں تھا ــــــ! چاروں طرف بالاخانوں کے بند کمروں سے گھنگھروؤں کے چھناکے اور موسیقی کے لہرے پھوٹ پھوٹ کر باہر آ رہے تھے۔ ایک آ رہا تھا، ایک جا رہا تھا، ادھر ایک خدا رسیدہ بزرگ کی قبر کے قریب ایک بوڑھا تانگے والا ــــــ خانزادوں کے انتظار میں بار بار بوڑھی ہڈیوں کو "یا اللہ خیر" کی ضرب سے کھجلا رہا تھا۔ اقبالؒ سوچتا سوچتا بڑھتا گیا

یہ مہر و ماہ یہ ستارے یہ آسمانِ کبود
کسے خبر کہ یہ عالم عدم ہے یا کہ وجود
خیال جادہ و منزل فسانہ و افسوں
کہ زندگی ہے سراپا رحیلِ بے مقصود

اقبالؒ نے ایک نوجوان سے پوچھا: ''برخوردار! اس بازار کا نام کیا ہے''؟ اُس نوجوان نے طنزیہ انداز میں کہا: ''بڑے میاں!'' تم کس بازار میں گھوم رہے ہو؟'''برخوردار! میں راستہ بھول گیا ہوں' بڑے میاں! اِس بازار میں وہی لوگ آتے ہیں جوراستہ بھول جاتے ہیں، تو کیا یہ کنچنیوں کا بازار ہے، جی ہاں! یہ کنچنیوں کا بازار ہے' جہاں ہم اور آپ سب لوگ آتے ہیں۔''ہم اور آپ ___ یعنی مسلمان'' جی ہاں! فرزندانِ توحید ___ یہ دیکھیے نا! ذرا اس کوچہ کو نکل جایئے ___ اقبالؒ کے شاہین بچے ___ رنگارنگ فاختاؤں کا شکار کھیل رہے ہیں۔

نوجوان نے دیکھا ___ درویش کی پیشانی پر خطوط سے بنتے اور بگڑتے جارہے ہیں، نوجوان ٹھہر سا گیا۔''تو کیا سوچ رہے ہو بابا''! یہ سوچ رہا ہوں، عزیز! کیا اس بازار کی عورت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی نہیں ہے''؟ جی نہیں! اور بالکل نہیں۔اس بازار کی عورت تاش کے پتوں کی طرح ہے، جس سے ہر کھلاڑی کھیل سکتا ہے۔اس بازار کی محبت، سکّوں سے شروع ہوتی ہے، اور سکوں پر ختم ہوتی ہے۔اس بازار کا تعلق مملکت خداداد کے ایک بڑے شہر سے ضرور ہے، لیکن قانون خداداد سے نہیں ___ اس بازار میں عقد مسنونہ مُلاں نہیں، نائکہ پڑھاتی ہے۔اس بازار کے باراتی، میراثی ہوتے ہیں۔یہاں دل کی آواز مدھم اور نفس کی آواز تیز ہوتی ہے۔اور ایک ہی جسم سے ایک ہی وقت میں باپ، بھائی بیٹا اور پوتا تک لذت یاب ہو سکتے ہیں اور سیاسی مفتی کہتے ہیں۔اس بازار کی ضرورت بہمہ وجوہ تسلیم کی گئی ہے۔

اقبالؒ اس نوجوان کے ہمراہ ___ بازار کی گہما گہمی میں چلا گیا۔شہناز زاویئے بنتی ہوئی ناچ رہی تھی۔اور اُس کے تماشائی ''خداوندانِ مکتب'' فروکش تھے۔شہناز کا سراپا ایک تاج محل تھا، اس میں ان گنت محبتیں دفن ہو چکی تھیں۔اس کا وجود سیاسی راہنماؤں کی سیرت سے زیادہ مصفا تھا، وہ رقص تھی، وہ پھول تھی ___ وہ خوشۂ انگور تھی، نغمۂ پرّاں تھی۔وہ ایک ایسی تلوار تھی، جس کی کاٹ میں شعلے ہوتے ہیں ___ اُس نے ہاتھوں کی قوس کو پھیلاتے ہوئے بول اٹھایا۔

کیا صوفی و ملاّں کو خبر میرے جنوں کی
اُن کا سر دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے

خداوندانِ مکتب نے ''چاک نہیں ہے'' پر سلطنت خداداد کے نوٹوں کی ایک تھئی نکالی اور اس کے پاؤں میں بکھیرتے ہوئے کہا ___ !

کیا صوفی و ملاّں کو خبر میرے جنوں کی
اُن کا سر دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے

کان سے گونجتی ہوئی آواز نے اقبالؒ کا دامنِ سماعت کھینچا ____!

وہی میری کم نصیبی وہی تیری بے نیازی
میرے کام کچھ نہ آیا یہ کمال نے نوازی

اقبالؒ نے دیوانہ وار قدم بڑھایا لیکن عقبی دروازے سے ایک اور آواز نے جھانجھوں سمیت روک لیا۔

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہ کامل نہ بن جائے

اقبالؒ نے اپنی نظریں پھیلا دیں۔ ہر طرف عورتیں ہی عورتیں تھیں، ڈربے ہی ڈربے تھے، ان کا بِنک سِک کئی معزز صورتوں سے مشابہ تھا، ان کی شریانوں میں بہت سے خون تھے ____

تاجر کا خون، ادیب کا خون، مُلاّ کا خون، مرشد کا خون، نواب کا خون، مزدور کا خون، صنّاع کا خون، لیڈر کا خون، باپ کا خون، بھائی کا خون، بیٹے کا خون ____ غرضیکہ ____ خون ہی خون ____

اقبالؒ نے اس نوجوان سے کہا۔ آؤ لوٹ چلیں۔ مجھے اس مملکتِ خداداد کی کسی بستی میں لے چلو، جس کا نقاش اقبالؒ ہے ____! اقبال ____؟ نوجوان نے مسکرا کر کہا۔ میں آپ کو اس کے مزار پر لے جا سکتا ہوں۔ آیئے! اقبالؒ، اس نوجوان کے ساتھ قدم ملائے جا رہا تھا۔ آخر دونوں مزار کے پاس رک گئے۔ ''بابا! یہ ہے اقبالؒ کی تُربت ____! اور جب اس نے پیچھے مڑ کر بابا کو دیکھا تو بابا غائب تھا۔ نوجوان خوفزدہ ہو گیا۔ لیکن اس نے محسوس کیا، کہ خود قبر بول رہی ہے۔ اس بوڑھے کے لہجے میں ____!

''مجھے یہاں سے لے چلو۔ مجھے مملکتِ خداداد میں لے چلو۔ جہاں شاہینوں کا بسیرا ہے۔ جہاں ضربِ الٰہ سے کون و مکاں کا دل ہلتا ہے، جہاں عورت کھلونا نہیں ماں ہے، جہاں مزدور کی محنت، پسینہ خشک ہونے سے پہلے چکا دی جاتی ہے، جہاں امراء کا وجود محو ہے، جہاں محلوں کی سنگینی، جھونپڑیوں کی پستی پر نہیں ہنستی، جہاں گناہ نہیں بکتا، جہاں انسان کی عزت، حوادث کی چوٹوں سے مجروح نہیں ہوتی۔ اور جہاں ____

''عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں''

(ہفت روزہ ''چٹان''۔ لاہور ۲۱ راپریل ۱۹۵۲ء)

امریکی غلامی مسترد

☆طالبان ،اسلام
اور امتِ مسلمہ کے تحفظ کی جنگ لڑ رہے ہیں

☆حکمرانوں کے فیصلے غلط اور ملکی سلامتی کے خلاف ہیں۔

☆موجودہ افغان پالیسی واپس لیں ورنہ مستعفی ہوجائیں

☆پاکستان کو امریکہ کی کالونی بنا دیا گیا ہے۔

☆مجلس احرار اسلام طالبان کی مکمل حمایت اور مدد جاری رکھے گی۔

(مولانا سید عطاء المہیمن بخاری کا مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس سے خطاب)

لاہور (۲۸ ؍اکتوبر) مجلس احرار اسلام کے امیر مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ افغانستان پر امریکی حملے، اسلام کے خلاف کھلی جنگ ہے۔ مجلس احرار اسلام، طالبان کی اخلاقی، سیاسی اور مالی امداد جاری رکھے گی۔ وہ آج مرکزی مجلسِ شوریٰ کے انتخابی اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔ اجلاس کی صدارت مرکزی نائب امیر محترم چودھری ثناء اللہ بھٹہ نے کی۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ امریکہ دنیا کا سب سے بڑا طاغوت اور دہشت گرد ہے۔ طالبان ،اسلام اور امت مسلمہ کے تحفظ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان کی ایمانی استقامت نے امریکہ کو ذلیل ورسوا کردیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں میں دینی شعور بیدار ہوا ہے اور انسانیت پر ہونے والے امریکی مظالم کی مذمت ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب دنیا پر امریکی ٹھیکیداری نہیں چلے گی۔ ذلت ورسوائی اور عبرتناک شکست امریکہ کا مقدر ہے۔ مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ حکمران امریکہ نواز افغان پالیسی واپس لیں ورنہ مستعفی ہوں۔ عوامی احتجاج نے ثابت کردیا ہے کہ حکمرانوں کے فیصلے ہر اعتبار سے غلط اور ملکی سلامتی کے خلاف ہیں۔ ڈالروں کے جھوٹے وعدوں کے عوض پاکستان کو امریکی کالونی بنا دیا گیا ہے۔ دینی قوتیں امریکی غلامی کو مسترد کرتے ہوئے اس سے بغاوت کا اعلان کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان ہمارے مسلمان اور مظلوم بھائی ہیں۔ اُن کا دشمن ہمارا دشمن اور اُن کا دوست ہمارا دوست ہے۔ اب ہمارا جینا مرنا طالبان کے ساتھ ہے۔ انہوں نے مسلم اُمہ کی نمائندگی کا حق ادا کردیا ہے۔ افغانستان میں وسیع البنیاد اور اعتدال پسند حکومت کے قیام کا مطلب امریکی پٹھوؤں اور بے دینوں کی حکومت ہے۔ طالبان ہی افغانستان کے حقیقی نمائندہ ہیں۔ طالبان حکومت سے زیادہ اعتدال پسند اور پاکستان کی حامی اور کوئی حکومت نہیں ہوسکتی۔ انہیں تشدد پسند اور دہشت گرد کہنا دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ہمیشہ دنیا پر ظلم کرتا آیا ہے مگر پہلی مرتبہ افغانستان میں پکڑا گیا ہے۔ امریکہ، اس کے پٹھوؤں اور گماشتوں انجام کا قریب ہے۔ وہ عبرت ناک شکست سے دوچار ہوں گے اور آخری

فتح اسلام کی ہوگی ۔طالبان اس جہاد میں ان شاء اللہ سرخرو ہوں گے ۔اجلاس میں چودھری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس اور قاری محمد یوسف احرار نے بھی خطاب کیا۔اجلاس میں درج ذیل قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

قراردادیں

☆ مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس امارت اسلامیہ افغانستان پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے مسلط کی گئی جنگ کو افغانستان، پاکستان اور پوری ملتِ اسلامیہ کے خلاف کھلی دہشت گردی قرار دیتا اور اس کی پرزور مذمت کرتے ہوئے طالبان سے اظہار یکجہتی اور ان کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہے۔

☆ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ افغانستان کے بے گناہ شہریوں، عورتوں اور بچوں کے قتل عام اور ان پر کئے جانے والے مظالم میں امریکی حکومت کا ساتھ دینے کا فیصلہ واپس لے۔اور رائے عامہ کا احترام کرتے ہوئے امریکہ کو دی گئی تمام سہولتوں بشمول زمینی اڈے، اور فضائی حدود افغانستان میں اہمیت کی حامل مقامات کی نشاندہی و رہنمائی سے دست کش ہو جائے۔

☆ یہ اجلاس افغانستان پر جاری امریکی حملوں کو قیام پاکستان کے مقاصد اور اس کی دفاعی صلاحیت کے خلاف ایک بہت بڑی سازش اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کے خلاف ایک زبردست خطرہ سمجھتا ہے۔

☆ یہ اجلاس اسلامی ممالک کی تنظیم اور اسلامی ممالک کے سربراہوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امارتِ اسلامیہ افغانستان کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے افغانستان کا دورہ کریں اور دیکھیں کہ حقوق انسانی کے نام نہاد علمبردار امریکہ نے کس طرح شہری آبادی پر اندھا دھند وحشیانہ بمباری کر کے افغانستان میں تباہی مچائی ہے۔یہاں تک کہ مساجد، ہسپتال اور سکول امریکہ کی درندگی کا منہ بولتی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ یہ اجلاس اسلامی ممالک کی تنظیم اور اسلامی ممالک کی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی مذمت کریں۔مظلوم طالبان کی مدد کریں اور ان کے حق میں عالمی ضمیر کو بیدار کرنے کے لئے آواز اٹھائیں۔

☆ یہ اجلاس ''وسیع البنیاد حکومت'' کے نام پر امارتِ اسلامی افغانستان میں طالبان حکومت ختم کرنے کے لئے ہونے والی تمام سازشوں کی مذمت کرتا ہے اور ان سازشوں کو بذاتِ خود پاکستان کے لئے داخلی وخارجی طور پر ایک بہت بڑا خطرہ تصور کرتا ہے۔

☆ یہ اجلاس حکومتِ پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دفاع افغانستان تحریک میں گرفتار و نظر بند مولانا فضل الرحمٰن، مولانا اعظم طارق اور دیگر نظر بند علماء کرام، رہنماؤں اور کارکنوں کو فوری طور پر رہا کرے۔

☆ یہ اجلاس ایٹمی سائنسدان سلطان بشیر الدین اور اُن کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری اور اُن پر ذہنی تشدد کی پرزور مذمت

کرتا ہےاور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔

مولانا سید عطاء المہیمن بخاری

دوسری مرتبہ مجلس احرار اسلام کے امیر منتخب ہو گئے۔

لاہور (۲۸/اکتوبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں مجلس کے مرکزی انتخابات مکمل ہوگئے۔ سید عطاء المہیمن بخاری کو اتفاق رائے سے مجلس احرار اسلام پاکستان کا امیر منتخب کرلیا گیا۔ جبکہ چودھری ثناء اللہ بھٹہ اور مولانا محمد اسحٰق سلیمی نائب امراء، پروفیسر خالد شبیر احمد ناظم اعلیٰ، سید محمد کفیل بخاری اور میاں محمد اویس نائب ناظمین اور عبداللطیف خالد چیمہ سیکرٹری اطلاعات منتخب ہوگئے۔

مجلس احرار اسلام نے ڈیڑھ کروڑ روپے نقد، لاکھوں کے زیورات، خوراک وادویات اور گرم بستر طالبان کے سپرد کئے

افغانستان میں امریکی طاغوت سے برسر پیکار طالبان کی بھر پور مالی، اخلاقی اور سیاسی حمایت کرکے جہاد میں حصہ لیں۔

(امیر احرار سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کی مجلس احرار اسلام کی تمام شاخوں سے اپیل)

لاہور (۲۹/اکتوبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ مجلس کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ افغانستان میں امریکی طاغوت سے برسرپیکار مجاہدین اسلام طالبان کی بھرپور مالی، اخلاقی اور سیاسی حمایت کر کے جہاد میں حصہ لیں۔ انہوں نے بتایا کہ مجلس کے مرکزی دفتر لاہور میں طالبان امدادی مرکز قائم ہے۔ایک ماہ میں یہاں سے الحمدللہ ڈیڑھ کروڑ روپے نقد، ڈھائی لاکھ روپے کے زیورات، ایک ہزار گرم بستر، دوسو سلیپنگ بیگ، پانچ سو کمبل، دو ہزار گرم کپڑوں کے زنانہ و مردانہ سوٹ، پندرہ لاکھ روپے کے چاول، گندم، دالیں اور دس لاکھ روپے کی انسانی زندگی بچانے کی انتہائی قیمتی ادویات براہ راست امارتِ شرعیہ اسلامیہ افغانستان سفارتی نمائندے مولوی مطیع اللہ انعام کے سپرد کی گئیں۔اسی طرح ملتان میں، دفتر احرار، دار بنی ہاشم سے ۱۶ لاکھ روپے ۱۰۰ من گندم، ۱۰۰ گرم بستر، اور گرم کپڑوں کے علاوہ قیمتی ادویات براہِ راست طالبان کے سپرد کئے گئے۔ چیچہ وطنی میں دارالعلوم ختم نبوت میں امدادی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ یہاں بھی ایک خطیر رقم اور دیگر سامان جمع ہو چکا ہے جو چند روز میں طالبان کے سپرد کر دیا جائے گا۔عوام نے جس ایثار اور محبت کے جذبات کا اظہار کیا ہے، اس سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ دنیا کے

مسلمان عوام طالبان کے ساتھ ہیں۔ اور بزدل حکمران امریکہ اور اس کی حامی طاغوتی طاقتوں کے غلام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام کے تمام کارکن ملک بھر میں طالبان سے تعاون کیلئے رقوم، اجناس اور ادویات جمع کر کے لاہور مرکزی دفتر 69/C۔ حسین سٹریٹ، وحدت روڈ، نیو مسلم ٹاؤن (فون: 5865465) میں جمع کرائیں اور طالبان کی براہِ راست مدد کر کے جہاد میں حصہ لیں۔

بھاول پور میں ہونے والی دھشت گردی کے پیچھے ''را'' کا ھاتھ ھے

(سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری)

لاہور (۲۸ر اکتوبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، ناظم اعلیٰ پروفیسر خالد شبیر احمد اور دیگر مرکزی رہنماؤں چودھری ثناء اللہ بھٹہ، سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس اور قاری محمد یوسف احرار نے اپنے مشترکہ بیان میں بہاول پور میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اظہارِ افسوس کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس دہشت گردی کے پیچھے ''را'' کا ہاتھ ہے۔ قوم کی توجہ افغانستان اور کشمیر کے مسئلہ سے ہٹا کر انتشار اور تفریق پیدا کرنے کی یہ گہری سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے وقت میں جب پوری قوم متحد ہو کر امریکی مظالم کی مذمت کر رہی ہے۔ ایسے حادثے کا وقوع پذیر ہونا ایک المیہ ہے۔ تمام دینی قوتیں عدم تشدد کے اصول پر قائم رہتے ہوئے پرامن جدوجہد کر رہی ہیں۔ یہ ہماری تحریک کو ناکام کرنے اور اسے پرتشدد بنانے کی خوفناک منصوبہ ہے۔ ہم ایسی تمام کارروائیوں کی نہ صرف بھرپور مذمت کرتے ہیں بلکہ مکمل حوصلہ شکنی کریں گے۔

امریکی حملہ دنیا میں قیامِ امن کی کوششوں کو تہہ و بالا کرنے کے مترادف ھے۔ (عبداللطیف خالد چیمہ)

گلاسگو (۱۱ر اکتوبر) احرار ختم نبوت مشن برطانیہ نے افغانستان پر حملوں کو اسلام اور انسانیت کے خلاف جارحیت قرار دیا ہے اور حملوں کے خلاف برطانیہ میں ہونے والے مظاہروں کی تائید و حمایت کا اعلان کیا ہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکی حملہ دنیا میں قیامِ امن کی تمام کوششوں کو تہہ و بالا کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسامہ کے بہانے طالبان کو ہٹا کر ایک اور عدم استحکام کی طرف بڑھا جا رہا ہے۔ انہوں نے برطانوی مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ امریکہ اور مغرب کی طرف سے اسلام اور دہشت گردی کو ایک بنا کر پیش کرنے کی سازش کا ادراک کریں اور اس کے تاثر کیلئے مسلمانوں میں پرامن طور پر بیداری پیدا کریں۔ احرار ختم نبوت مشن کے صدر شیخ عبدالواحد اور جنرل سیکرٹری عرفان اشرف چیمہ نے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ 'اینٹی وار' مظاہروں میں ضرور شرکت کریں۔

عبداللطیف خالد چیمہ کی برطانیہ میں تنظیمی سرگرمیاں

لندن (۱۳ ر اکتوبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم نشریات عبداللطیف خالد چیمہ ۱۲ ر ستمبر کو لاہور سے یہاں پہنچے۔ ۱۳ ر ستمبر کو انہوں نے اسلامک دعوۃ کونسل کے ڈائریکٹر الحاج عبدالرحمٰن باوا کے دفتر میں ان سے ملاقات کی اور تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورت حال سمیت مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ بعد ازاں باوا صاحب کے ہمراہ فاریسٹ گیٹ (لندن) میں انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ کے دفتر گئے اور حاجی محمد رفیق، محمد اشفاق اور ڈاکٹر عبدالقیوم کے ہمراہ باوا صاحب کی معیت میں روز نامہ ''جنگ'' لندن کے دفتر گئے، جہاں نیوز سیکشن کے ذمہ دار حضرات سے ملاقات اور تبادلۂ خیال کیا۔ ۱۳ ر ستمبر کو قاری محمد عمران خان جہانگیری، خالد چیمہ کی قیام گاہ (بھائی عرفان اشرف چیمہ کے گھر) ایسٹ ہیم تشریف لائے۔ ۱۷ ر ستمبر کو ممتاز سکالر اور ورلڈ اسلامک فورم کے چیئر مین مولانا محمد عیسیٰ منصوری سے قاری محمد عمران خان جہانگیری کے ہمراہ ملاقات کی۔ ۲۲ ر ستمبر کو ہیتھ وائر پورٹ پر حافظ حفظ الرحمٰن کے ہمراہ پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل کا استقبال کیا، بعد ازاں مولانا محمد عیسیٰ منصوری کے ہاں مولانا زاہد الراشدی سے تازہ ترین ملکی و بین الاقوامی صورت حال پر تبادلۂ خیال کیا۔ رات کو انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ کے دفتر میں مولانا فضل الرحمٰن درخواستی سے تفصیلی ملاقات کی۔ ۲۳ ر ستمبر کو الحاج عبدالرحمٰن باوا اور عرفان اشرف چیمہ کے ہمراہ فینز بری پارک مسجد میں قاری محمد عمران خان جہانگیری کے ہاں مولانا زاہد الرشدی سے مشاورت، بعد از عشاء دفتر انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ میں مولانا علامہ ڈاکٹر علامہ خالد محمود کے درس قرآن کریم میں شرکت اور علامہ صاحب سے ملاقات و تبادلۂ خیال۔ ۲۴ ر ستمبر بعد از مغرب ورلڈ اسلامک فورم کی دعوت پر ''امریکہ کے افغانستان پر ممکنہ حملے اور عالمی صورت حال'' پر غور خوض کیلئے منعقدہ اجلاس میں شرکت، ۲۵ ر ستمبر کو مجلس احرار اسلام برطانیہ کے سیکرٹری جنرل عرفان اشرف چیمہ نے اپنی رہائش گاہ پر مولانا زاہد الراشدی کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا۔ مولانا محمد عیسیٰ منصوری، الحاج عبدالرحمٰن باوا، قاری محمد عمران خان جہانگیری، حاجی محمد رفیق اور جناب سہیل باوا بھی مدعوین میں شامل تھے۔ ۲۷ ر ستمبر کو برمنگھم روانہ ہو گئے، جہاں چیچہ وطنی کے ساتھی محمد سعید کے ہاں قیام کیا۔ ۲۸ ر ستمبر کو مولانا اکرام الحق خیری سے ملاقات اور ضیافت میں شرکت، ڈاکٹر اختر زمان غوری اور مولانا محمد قاسم سے خیری صاحب کے ہاں ملاقات، رات کو ختم نبوت ایجوکیشن سنٹر برمنگھم کے ڈائریکٹر مولانا امداد الحسن نعمانی کی طرف سے کھانے کی دعوت میں برادرم محمد سعید اور ان کے بیٹے محمد قاسم کے ہمراہ شرکت، ۳۰ ر ستمبر کو مسجد طیبہ برمنگھم میں قاری تصور الحق کے ہاں برطانیہ میں رویت ہلال سے متعلقہ پیدا شدہ مسائل اور ان کے حل کیلئے مشاورتی اجلاس میں مولانا زاہد الراشدی کے ہمراہ بطور مبصر شرکت، یکم نومبر کو برمنگھم سے گلاسگو روانہ ہوئے اور حسبِ سابق میزبان احرار شیخ عبدالواحد کی معیت میں گلاسگو میں ملاقاتوں اور رابطے کا سلسلہ حسبِ حالات وضرورت مسلسل جاری ہے، ۳۰ ر اکتوبر کو خالد اقبال (آف

کمالیہ) کی ضیافت میں بھائی عبدالواحد ، حافظ ظہور الحق اور عزیزی عبدالماجد کے ہمراہ شرکت کی ۔۱۳؍اکتوبر کو شیخ عبدالواحد، حافظ ظہور الحق ،مولانا عبدالواحد، حافظ خالداور عبدالباسط کے ہمراہ آسٹن انڈر لائن گئے اور علی احمد (چیچہ وطنی) کے ہاں قیام کیا۔۱۴؍اکتوبر کو حسب پروگرام محمد سعید کے ہاں قیام اور مولانا اکرام الحق خیری سے ملاقات کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف متالہ (دالعلوم بری) کے انتظام وانصرام میں برمنگھم کے قریب کدرمنٹر کے مقام پر مدینۃ العلوم الاسلامیہ میں ختم بخاری شریف کی مبارک تقریب کے موقع پر مولانا عبدالواحد کی معیت میں شریک ہوئے ۔۲۳؍ایکڑ پر مشتمل یہ وسیع رقبہ پہلے فوجی چھاونی ہوا کرتی تھی جو دو سال قبل مذکورہ ادارے کے لئے خریدی گئی ہے۔شہری آبادی سے ہٹ کر اپنے ماحول کے حوالے سے طلباء کی تعلیم وتربیت کیلئے ایک مثالی جگہ ہے۔۲۰؍تا ۲۶؍اکتوبر کے دوران ۲۷؍اور ۲۸؍اکتوبر کو گلاسگو میں ہونے والے اجتماعاتِ احرار کیلئے مختلف مکاتبِ فکر کے علماء ورہنماؤں اور کارکنوں سے ملاقاتیں رابطے، دعوت اور نشر واشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ان شاءاللہ نومبر کے پہلے عشرہ میں ایڈنبرا، ہڈرسفیلڈ ،راچڈیل اور ڈیوز بری سمیت دیگر شہروں کا سفر کریں گے ۔ بھائی عبدالواحد بھی ہمراہ ہوں گے ۔نومبر کے آخری عشرہ میں گلاسگو سے لندن روانہ ہو جائیں گے، جہاں سے نومبر کے آخر یا دسمبر کے شروع میں واپس پاکستان روانہ ہوں گے ۔ان شاءاللہ!

پندرہ لاکھ افغانوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں وسطی ایشیاء کی ریاستوں کو آزادی ملی

(برطانیہ کی دینی جماعتوں کا مشترکہ جلسہ)

گلاسگو(۲۸؍اکتوبر) مختلف مکاتبِ فکر کے سرکردہ علماء کرام اور مذہبی رہنماؤں نے ایک مشترکہ جلسہ عام میں افغانستان پر امریکی حملوں کی مذمت کرتے ہوئے مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ خاموش تماشائی بننے کی بجائے افغان عوام کا قتلِ عام رکوانے کے لئے مؤثر کردار ادا کریں ۔ یہ جلسہ مرکزی جامع مسجد گلاسگو میں مجلس احرار اسلام سکاٹ لینڈ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔جس کی صدارت جمعیت اتحادالمسلمین کے رہنما حاجی محمد صادق نے کی اور اس سے پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی ،مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ ،مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے قائم مقام امیر صاحبزادہ امدادالحسن نعمانی ،مرکزی جامع مسجد گلاسگو کے خطیب مولانا حبیب الرحمٰن ،یو کے اسلامک مشن کے رہنما مولانا عبدالرحمٰن عابد، ورلڈ اسلامک مشن کے رہنما مولانا فروغ القادری ، جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا محمد ادریس مدنی مجلس احرار اسلام گلاسگو کے راہنما مولانا عبدالواحد، قاری عبداللہ علی اور محمد سلیم نے خطاب کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پندرہ لاکھ افغانوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں وسطی ایشیاء کی ریاستوں کو آزادی ملی ۔ بالٹیک خطہ کی مسیحی ریاستیں آزادی سے ہمکنار ہوئیں، مشرقی یورپ کی ریاستوں کو کمیونزم کے شکنجے سے نجات ملی ۔ جرمنی متحد ہوا، دیوار برلن ٹوٹی ، یورپ نے متحد ہو کر یونائیٹڈ سٹیٹس

آف یورپ قائم کیا اور دنیا میں امریکہ کی واحد سپر پاور کے طور پر چودھراہٹ کی راہ ہموار ہوئی لیکن احسان شناسی کی انتہا یہ ہے کہ ان میں سے اکثر ممالک اپنے محسن افغانوں کے قتل عام کیلئے اکٹھے ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں مغرب کے ضمیر سے سوال کرتا ہوں کہ کیا آپ کے ہاں احسان اور قربانی کا یہی صلہ ہوا کرتا ہے؟ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے ملکوں کے قوانین کی پابندی کرتے ہوئے اور اپنے حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ظلم و ناانصافی کے خلاف جو حق قانوناً حاصل ہے اسے ضرور استعمال کریں۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ امریکہ نے ۱۱ ستمبر کے سانحات کا ملزم اسامہ بن لادن کو قرار دینے میں خود ہی مدعی، خود ہی گواہ، خود ہی جج اور خود ہی سزا نافذ کرنے کی اتھارٹی کا روپ دھار لیا ہے جو انصاف کے کسی بھی معیار پر پورا نہیں اترتا اور سراسر ہٹ دھرمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان حکومت بار بار سوال کرتی ہے کہ اسامہ بن لادن کے خلاف کوئی ثبوت ہے تو پیش کیا جائے اور بین الاقوامی سطح پر غیر جانبدار عدالتی فورم تشکیل دیا جائے مگر امریکہ طاقت کے نشے میں اس سوال کا جواب بمباری کی صورت میں دے رہا ہے اور بے گناہ افغان شہریوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا اصل بات یہ ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی اسلامی بیداری کی ابھرتی ہوئی لہر سے خوفزدہ ہیں اور قوت و طاقت کے زور سے کچل دینا چاہتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوسکتا اور اب دنیائے اسلام میں دینی بیداری کی تحریکات کے غلبہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ مولانا فروع القادری نے کہا کہ ۱۱ ستمبر کو امریکہ میں جو کچھ ہوا وہ غلط ہے اور اس کی سب نے مذمت کی ہے لیکن بے گناہ انسانوں کے قتلِ عام کا تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے مسلم حکومتوں کی بے حسی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خاموشی کا روپ دھار لینے والی مسلمان حکومتوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر افغانستان میں امریکہ کا آپریشن خدانخواستہ کامیاب ہوگیا تو یہ مسلم حکومتیں اور ممالک بھی امریکہ کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔ صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی نے کہا کہ امریکہ کا اصل ہدف وسطی ایشیاء میں تیل اور گیس کے وسیع ذخائر پر قبضہ کرنا ہے اور وہ خلیج عرب کی طرح وسطی ایشیاء اور افغانستان میں بھی اپنی مرضی کی حکومتیں قائم کر کے وہاں اپنی افواج کو مستقل طور پر مسلط کرنے کے لئے جنگ لڑ رہا ہے لیکن بہادر افغان روس کی طرح امریکہ کے ان استحصالی عزائم کو بھی ناکام بنا دیں گے۔ مولانا حبیب الرحمٰن نے کہا کہ تمام مکاتب فکر اور دینی حلقوں کو عالم اسلام کی موجودہ صورتحال کے حوالے سے بشتر کہ طور پر سوچ بچار کر کے ملت کی رہنمائی کرنی چاہیے اور ظلم و ناانصافی کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کرنی چاہیے۔ مولانا عبدالرحمٰن عابد نے کہا کہ امریکی صدر جارج ڈبلیو بش طاقت اور میڈیا کے زور پر جس رعونت اور تکبر کے ساتھ افغانستان اور دینی تحریکات کے خلاف اپنے عزائم کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس سے فرعون و نمرود کی یاد تازہ ہوگئی ہے لیکن تکبر اور رعونت کا رویہ اختیار کرنے والوں کو فرعون و نمرود کا حشر یاد رکھنا چاہیے۔ مولانا محمد ادریس مدنی نے کہا کہ امریکہ کا حملہ ایک اسلامی ملک پر حملہ ہے اور یہ صرف افغانستان کو نہیں بلکہ پورے عالم کو تسلط میں

لانے کی مہم ہے، اس لئے عالم اسلام کو ان حملوں کے خلاف متحد ہو جانا چاہیے۔ جلسہ میں ایک قرار داد کے ذریعے افغانستان پر مسلط کی جانے والی جنگ کے خلاف دنیا بھر میں بالخصوص مغربی ممالک میں ہونے والے عوامی مظاہروں کی حمایت کرتے ہوئے انہیں انسانی ضمیر کی آواز قرار دیا گیا ہے اور اس قرارداد میں اقوام متحدہ اور امریکہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ افغانستان پر حملے فوری طور پر بند کئے جائیں اور فلسطین، کشمیر، چیچنیا اور دنیا بھر کی مظلوم اقوام کو انصاف اور ان کے جائز حقوق دلانے کیلئے مؤثر قدم اٹھایا جائے کیونکہ دہشت گردی کے ختم کرنے کے لئے صحیح راستہ یہی ہے اور جب تک مظلوم اقوام کو ظالموں اور غاصبوں کے تسلط سے نجات نہیں ملے گی، اس وقت تک جوابی تشدد اور دہشت گردی کا راستہ نہیں روکا جا سکے گا۔ قرارداد میں خلیج عرب سے امریکی فوجوں کی فی الفور واپسی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کی بنیاد ھے (مولانا زاہد الراشدی)

گلاسگو (۲۹ راکتوبر) پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں سے کہا ہے کہ اپنی اولاد اور نئی نسل کے عقائد و اخلاق اور کلچر کی حفاظت کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ کیونکہ اگر وہ خود اس طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ اس معاشرہ میں عقائد، عبادات اور دینی اخلاق سے نئی نسل کو متعارف کرانے کی اور کوئی صورت موجود نہیں ہے۔ مسجد پینر لی روڈ ویسٹ میں مجلس احرار اسلام سکاٹ لینڈ کے زیر اہتمام ''تحفظ ختم نبوت'' کے موضوع پر منعقدہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کی بنیاد ہے اور اس سے انحراف کر کے کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے خلاف سازش کرنے والوں نے ہر دور میں اسی عقیدہ پر ضرب لگانے کی کوشش کی ہے اور جھوٹی نبی کھڑے کر کے مسلمانوں کی عقیدت و محبت کا مرکز تبدیل کرنے کی مہم چلائی ہے لیکن ملت اسلامیہ نے ہر دور میں اس قسم کی سازشیں مجموعی طور پر ناکام بنائی ہیں لیکن غیر ملکی استعمار کے زیر سایہ بعض گروہوں نے اپنا دائرہ وسیع کیا ہے اور ان میں کچھ گروہ عقیدۂ ختم نبوت سے انکار اور نئی نبوت کے دعویٰ کے نام پر آج بھی عالم اسلام میں متحرک ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے فتنوں کو بے نقاب کیا جائے اور ان کی گمراہی سے نئی نسل کو بطور خاص آگاہ کیا جائے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو عظیم قربانیاں دی ہیں۔ وہ وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔ مجلس احرار اسلام ان کے مشن کو زندہ رکھنے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ مسلمانوں سے الگ ایک نئی امت ہے۔ اس لئے اسے اسلام کا نام اور مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصطلاحات اور علاقوں کو استعمال کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے، کیونکہ کسی بھی ادارے یا فرم سے الگ ہونے والوں کو اس فرم کا نام ٹریڈ مارک استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اور ایسا کرنا قانون کی نظر میں دھوکہ اور فراڈ کہلواتا ہے۔

بہاول پور دہشت گردی مذہبی منافرت پھیلانے کی سازش ہے

گلاسگو (۲۹ر اکتوبر) پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے ایک مشترکہ بیان میں بہاول پور میں مسیحی عبادت خانے پر مسلح افراد کے حملے کی شدید مذمت کی ہے اور بے گناہ انسانوں کے وحشیانہ قتل پر غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کوئی مسلمان اس قسم کی گھناؤنی حرکت نہیں کرسکتا۔ اس لئے یہ پاکستان میں مذہبی منافرت پھیلانے اور عوام کی توجہ افغانستان پر امریکی حملوں سے ہٹانے کی سازش ہے، جس سے اہل وطن کو پوری طرح خبردار رہنا چاہیے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حملہ آوروں کو فوری طور پر گرفتار کر کے عبرت ناک سزا دی جائے اور اقلیتوں کے تحفظ کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔

امریکہ کا انجام روس سے بدتر ہوگا

(مولانا محمد صدیق، شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان)

چیچہ وطنی (حبیب اللہ چیمہ) امریکہ کا انجام روس سے بدتر ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ امریکہ کے اتحادی بھی امن وسکون کے ساتھ نہیں رہ سکیں گے۔ ان خیالات کا اظہار ملک کی معروف دینی درس گاہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق دامت برکاتہم نے یہاں دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد چیچہ وطنی میں گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر جمعیت علماء اسلام کے ضلعی سرپرست حافظ عبدالرشید چیمہ، حافظ حبیب اللہ چیمہ، مجلس احرار اسلام کے رہنما قاری محمد قاسم، حافظ محبوب احمد، حاجی عبدالحق خالد، چودھری انوار الحق اور دیگر احباب بھی موجود تھے۔ حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا کہ افغانستان کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اسلام دشمن قوتوں نے یہاں قدم جمانے کی کوشش کی تو افغان عوام نے بھرپور جوابی کارروائی کر کے حملہ آوروں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، جس کی زندہ مثال برطانیہ اور روس ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ امریکہ کو صرف اور صرف افغانستان کی اسلامی حکومت اور پاکستان میں قائم دینی مدارس کو ختم کرنا ہے۔ جس میں کفر کامیاب نہیں ہوسکتا۔

افغانستان کی اسلامی حکومت کا تحفظ ہمارے ایمان کا حصہ ہے

امیر احرار، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم

چیچہ وطنی (حافظ حبیب اللہ چیمہ) افغانستان کی اسلامی حکومت کا تحفظ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس کے لئے ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے چیچہ وطنی میں کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مرکزی مسجد عثمانیہ کے خطیب مولانا منظور احمد، مجلس احرار

اسلام کے رہنما حافظ حبیب اللہ رشیدی، محمد رمضان جلوی، جمعیت علماء اسلام کے رہنما حافظ حبیب اللہ چیمہ اور دیگر احباب بھی موجود تھے۔ حضرت پیر جی نے فرمایا کہ جو لوگ بھی حق و باطل کے اس معرکہ میں طالبان کے ساتھ کسی بھی درجہ میں تعاون کریں گے۔ ان کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی اور اس تعاون کے بدلہ میں کئی گنا زیادہ اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں پائیں گے۔ اس موقع پر انہوں نے دفتر احرار چیچہ وطنی میں طالبان کی امداد کے لئے افغان سفارت خانہ کے امدادی مرکز کا جائزہ لیتے ہوئے اہل چیچہ وطنی سے بھرپور تعاون کی اپیل کی۔

ڈالر کے حصول کیلئے امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے والے نظریہ پاکستان کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ (شفیع الرحمٰن احرار)

کراچی (شفیع الرحمٰن احرار) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے پاکستان و افغانستان دفاع کونسل کے فیصلے کی مکمل تائید کرتے ہوئے کارکنانِ احرار کو پہیہ جام ہڑتال کامیاب کرنے کیلئے ہدایات جاری کی ہیں۔ مجلس احرار اسلام کراچی نے امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف امریکہ اور برطانیہ کی اتحادی فوجوں کی وحشیانہ بمباری اور اس کے نتیجہ میں بے گناہ مسلمان عوام کی شہادت اور نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں کی خاموشی کی پرزور مذمت کی ہے۔ مولانا احتشام الحق معاویہ نے مسجد داؤد میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے، جس کی بنیاد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر رکھی گئی ہے۔ مسلمانوں کی امامت و قیادت کا حق صرف اور صرف علماء کرام کا ہے۔ مسجد صرف نماز پڑھنے کے لئے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے انفرادی اور اجتماعی معاملات کے تحفظ کا مرکز ہے۔ فوج اور دیگر دفاعی ادارے پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کو یقینی بنائے مگر پاکستان کے حکمران یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمن عزائم کی تکمیل کے لئے طالبان کے خلاف تعاون کر رہے ہیں۔ چند ڈالروں کے حصول کے لئے امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے والے نظریہ پاکستان کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ مسجد ربانی کے نمازیوں کو مخاطب کرتے ہوئے، مجلس احرار اسلام کراچی کے جنرل سیکرٹری شفیع الرحمٰن احرار نے کہا کہ عوام نے بھرپور احتجاج کامیاب کر کے حکومت کے مجرمانہ عزائم کو مسترد کر دیا ہے۔ ان شاء اللہ! افغانستان امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا قبرستان ثابت ہوگا۔ مولانا عبداللہ، حافظ احمد، مولانا صدیق، محمود احمد، قاری عبدالحمید اور دیگر علماء کرام نے بھی حکومت کے فیصلے کی مذمت کی اور طالبان کی کامیابیوں کے لئے دعا کی گئی۔

سیدنا معاویہؓ کے نقش قدم پر چل کر ہم امریکی دہشت گردی سے نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ (شفیع الرحمٰن احرار)

(۲۲ر رجب۔ کراچی) مجلس احرار اسلام کراچی کے زیر اہتمام نئی کراچی میں منعقدہ اجتماع میں توحید وختم

نبوت اور اسوۂ صحابہؓ کے علمبرداروں سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام کراچی کے جنرل سیکریٹری شفیع الرحمٰن احرار نے کہا کہ سیدنا معاویہؓ نے عمرۃ القضاء سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس لئے جنگ بدر، احد، خندق سمیت کسی بھی جنگ میں اسلام کے خلاف شرکت نہ فرمائی۔ اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے اللہ کے حکم سے کاتبِ وحی اور پرسنل سیکریٹری مقرر فرما کر بھرپور اعتماد کا اظہار فرمایا اور امارت و خلافت کی بشارت سے نوازا۔ خلافت راشدہؓ و عادلہ اور خلافتِ صحابہؓ کے آپؓ آخری تاجدار مقرر ہوئے۔ امت مسلمہ کو آپ کی سیاسی اور عسکری صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق نصیب ہوگی۔ شہید مظلوم سیدنا عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں اسلامی بحری بیڑہ قائم کرنے کی اجازت ملی تو آپؓ نے مختصر عرصہ میں ۱۷۰۰ بحری جہازوں پر مشتمل اسلامی بحری بیڑہ قائم کیا۔ آپؓ کی اسلامی، سیاسی اور عسکری حکمت عملی سے یہود و نصاریٰ اور سبائی دہشت گردی کا خاتمہ ہوگیا تھا۔ آج مسلمان دنیا بھر میں مغرب پرست بزدل حکمرانوں کی نااہلی کے نتیجہ میں یہود و نصاریٰ کی دہشت گردی کا شکار ہیں۔ اسلامی سیاست کے علمبردار سیدنا معاویہؓ کے نقش قدم پر عمل پیرا ہو کر ہم امریکی دہشت گردی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

افغانستان میں ہسپتالوں پر بمباری کرکے مریضوں کو شہید کیا جارہا ہے۔ (شیخ عبدالواحد۔ برطانیہ)

گلاسگو (۱۷ اکتوبر) مجلس احرار اسلام برطانیہ کے صدر شیخ عبدالواحد نے کہا ہے کہ انسانیت دشمنی کی انتہا ہوگئی ہے کہ افغانستان میں ہسپتالوں پر بمباری کر کے مریضوں کو شہید کیا جا رہا ہے اور اقتدار، طاقت اور میڈیا کے زور پر اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لئے دن رات جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الجزیرہ ٹی وی سٹیشن کے خلاف امریکن وزیرِ خارجہ کولن پاؤل کے ریمارکس آزادیٔ رائے، آزادیٔ صحافت اور حقوقِ انسانی کے دعووں کی مکمل نفی ہے۔ انہوں نے الجزیرہ کا جرم صرف اتنا ہے میڈیا پر امریکہ و مغرب کی اجارہ داری کے باوجود وہ افغان حکومت اور امتِ مسلمہ کا مؤقف بھی نشر کر رہا ہے اور امریکی جارحیت کے خلاف دنیا بھر میں ہونے والے ردعمل اور مظاہروں کی کوریج دے رہا ہے۔ انہوں نے بلجیئم کے نمائندہ الجزیرہ کو سوئٹزرلینڈ میں داخل ہونے سے روکنے کو آزادی صحافت اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی سے تعبیر کرتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی اور بین الاقوامی صحافتی اداروں سے مداخلت کی اپیل کی ہے۔

دینی مدارس کے طلباء مستقبل میں پاکستان کے طالبان ہیں

(سید محمد کفیل بخاری)

(چیچہ وطنی ۲ر نومبر) مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام دارالعلوم ختم نبوت میں قرآن کریم کی حفظ و ناظرہ تعلیم جاری جے۔

محترم عبداللطیف خالد چیمہ اور ان کے رفقاء گزشتہ پندرہ برسوں سے اس ادارہ کو نہایت کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ مرکزی جامع مسجد ۱۲ ابلاک میں قائم اس دارالعلوم میں ۱۰۰ کے قریب بچے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ محترم قاری محمد قاسم صاحب اور حافظ حبیب اللہ چیمہ تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ ۲ رنومبر کو بعد نماز عشاء، جامع مسجد میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی، جس میں حفظ قرآن کریم مکمل کرنے والے طلباء نے قرآن کریم سنایا۔ پھر عربی، اردو اور انگریزی میں ایمان افروز تقریریں کیں۔ حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب اور سید محمد کفیل بخاری نے مختصر خطاب کیا۔ سید محمد کفیل بخاری نے دارالعلوم ختم نبوت کے مدرسین کو مبارک باد پیش کی، جن کی محنت کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ انہوں نے فضائل قرآن تعلیم قرآن کی اہمیت اور مستقبل میں پاکستان کے طالبان ہوں گے۔ ان شاء اللہ! یہی طلباء پاکستان میں دینی انقلاب کا ہراول دستہ ثابت ہوں گے۔ تقریب کے آخر میں حضرت مولانا ارشاد احمد مدظلہ اور سید محمد کفیل بخاری نے طلباء کی دستار بندی کی جبکہ حضرت مولانا نذیر احمد دامت برکاتہم کی دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

خوشخبری

امام اہل سنت جانشین امیر شریعت حضرت مولانا
سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کی بے مثال تحقیق
تالیف مع اضافات جدید

خطبات جمعہ نکاح وعیدین

احکام ومسائل

علماء طلباء اور عامۃ الناس کے لئے دینی معلومات کا ایک نادر ونایاب علمی تحفہ

ایک ایسی کتاب جس کا تمام علمی حلقوں میں برسوں سے انتظار کیا جا رہا تھا پہلی بار جدید کمپیوٹر کتاب، اعلیٰ سفید کاغذ، عمدہ طباعت اور جاذب نظر سرورق کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

صفحات 525　**عنوانات**　قیمت 250 روپے

☆ فضائل واحکام جمعہ　☆ اسلام کا قانون نکاح　☆ فضائل واحکام رمضان　☆ فضائل واحکام عقیقہ
☆ احکام عیدالفطر　☆ فضائل واحکام صلوٰۃ الاستسقاء　☆ احکام عیدالاضحیٰ　☆ فضائل واحکام دعاءِ قنوت نازلہ

ناشر: مکتبہ معاویہ 232 کوٹ تغلق شاہ ملتان

نوٹ: قارئین نقیب ختم نبوت مبلغ -/200 روپے پیشگی منی آرڈر روانہ کر کے رجسٹرڈ ڈاک سے کتاب حاصل کریں۔

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان: 511961

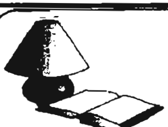

حُسنِ انتقاد

تبصرے کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

ذ۔ بخاری

دفاعِ ختم نبوت | تحقیق وتدوین: محمد طاہر عبدالرزاق، ضخامت: ۱۹۶ صفحات، قیمت: ۹۰ روپے،

ملنے کا پتہ: علم وعرفان پبلشرز، اردو بازار۔ لاہور

دفاعِ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم ایک مخلص سپاہی محمد طاہر عبدالرزاق اب تک دو درجن سے زائد کتابیں ردِّ قادیانیت میں پیش کر چکے ہیں۔ دیکھنے میں یہ خوبصورت کتابیں ہیں لیکن دراصل قادیانی کمین گاہوں پر ایک بہادر مسلمان کے تابڑتوڑ حملے ہیں، جس نے قادیانی ''قصرِ خلافت'' کو ''قعرِ مذلّت'' میں تبدیل کر دیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''دفاعِ ختم نبوت'' اکابر تحریک تحفظ ختم نبوت کی تحریروں، تقریروں اور واقعات و مشاہدات کا مرقع ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور اُن کی خوبصورت جماعت، مجلس احرار اسلام کی جدو جہد پر مبنی مختلف حضرات کی یادداشتوں کا بہترین انتخاب ہے۔ مجاہد ختم نبوت شورش کاشمیریؒ کی مرزائیت شکن منتخب تحریریں بھی کتاب کی زینت ہیں۔ کتاب کا انتساب معرف کالم نگار جناب سید ارشاد احمد عارف کے نام ہے۔

اگر چہ فاضل محقق نے کتاب میں شامل مواد کے حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے، مگر صفحہ ۱۲۷ تا ۱۹۶ ''تحریک تحفظ ختم نبوت اور احرار کے کارنامے'' کے زیرعنوان باب بغیر حوالہ کے شائع ہوا ہے۔ یہ مجلس احرار اسلام کے قدیم اور بزرگ کارکن محترم شیخ عبدالمجید احرار (امرتسری) حال مقیم گوجرانوالہ اور محترم محمد یعقوب اختر (فیصل آباد) کی یادداشتیں ہیں۔ جو ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' ملتان میں قسط وار شائع ہوتی رہی ہیں۔ دونوں بزرگ بقیدِ حیات ہیں اور عمر رسیدہ ہونے کے باوجود آج بھی مرزائیت کے محاسبہ وتعاقب کے لئے سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔

درخواست ہے کہ کتاب کے جتنے نسخے موجود ہیں، اُن پر ان حضرات کا نام لکھ دیا جائے اور آخر میں حوالہ بھی درج کر دیا جائے۔ جبکہ آئندہ اشاعت میں مستقل درستی کر دی جائے۔

مجاہدینِ ختم نبوت کی داستانیں | ترتیب: محمد طاہر عبدالرزاق، ضخامت: ۲۰۰ صفحات، قیمت: ۹۰ روپے

جناب محمد طاہر عبدالرزاق نے اس کتاب میں تحریکِ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں خدمات انجام دینے والے بزرگوں اور کارکنوں کے ایمان افروز واقعات و مشاہدات کو مختلف رسائل و جرائد اور کتابوں سے جمع کر کے نہایت حسنِ

ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا۔ یہ واقعات ہماری تاریخ کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ خصوصاً حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا ظہور احمد بگوی، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، شیخ حسام الدین، مولانا لال حسین اختر، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہم اللہ کے ایمان پرور اور کفر شکن ارشادات سے یہ کتاب مزین ہے۔ نیز تحریک تحفظ ختم نبوت میں مجلس احرار اسلام کے قائدانہ کردار کی بھرپور جھلک کتاب میں نمایاں ہے۔

عظیم صوفی بزرگ حضرت خواجہ غلام رحمۃ اللہ علیہ پر مرزائیوں نے افتراء باندھا کہ وہ نعوذ باللہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مجددیت کے مصدق اور پیرو تھے۔ صفحہ ۶۸ پر اس کذب بیانی کا شافی جواب دیا گیا ہے۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حاضر ہوئے اور مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی کی درخواست کی، حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے پچیس سال کی رکنیت فیس ادا کر کے شعبۂ تبلیغ کی باقاعدہ رکنیت قبول فرمائی۔ (روایت: حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ صفحہ ۱۳۰)

یہ کتاب تاریخ تحفظ ختم نبوت سے دلچسپی رکھنے والے ہر کارکن کیلئے نادر تحفہ ہے۔ علم و عرفان پبلشرز، اردو بازار۔ لاہور سے طلب کی جاسکتی ہے۔

فیضانِ آزادؒ کوئی برجستہ جملہ اور پھڑکتا ہوا شعر، کسی بھی معنیٰ شناس طبیعت کو پہروں...... بلکہ دنوں اور ہفتوں تک مست و بے خود کر سکتا ہے۔ ابو الکلام آزاد علیہ الرحمتہ کی نثر پڑھیے تو اس مستی اور بے خودی کا عالم ہی اور ہوتا ہے۔ جواں سال محقق اور ادیب جاوید اختر بھٹی نے مولاناؒ کے نصف صد سے زائد نثر پاروں کو نہایت سلیقے سے منتخب اور مدوّن کر کے ''فیضانِ آزادؒ'' کا نام دیا ہے۔ عنوان سے، ذہن فوراً شورش کاشمیری کی تالیف ''فیضانِ اقبالؒ'' کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ منتخباتِ آزاد کے اس مجموعے میں، مرتب کا کمال ہی داد طلب ہے، ورنہ...... ابوالکلامی نثر کی تحسین کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟ اس مختصر کتاب میں مذہب و فلسفہ، تاریخ و سیاست، لسانی مباحث، ماضی کی یادیں، زبان و بیان کی نزاکتیں اور خطابت کا شکوہ، سبھی کچھ موجود ہے۔ پڑھیے اور سر دھنیے! صفحات: ۱۲۸، کتابت طباعت: عمدہ اور قیمت: ۸۰ روپے، ناشر: مکتبہ جمال لاہور اور تقسیم کنندہ: بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم ملتان ہے۔

گزرا ہوا زمانہ مصنف نے اس کتاب کا ذیلی عنوان ''کچھ آپ بیتی، کچھ جگ بیتی'' رکھا ہے۔ یہ ایک ادیب کی آپ بیتی ہے۔ ادیب بھی ایسا کہ جسے داستان گوئی کا لپکا، نچلا بیٹھنے نہیں دیتا۔ افسانے اور افسانچے، قصے اور کہانیاں، واقعات اور حکایات....... عبدالمجید قریشی صاحب کے قلم سے یوں نکلتے ہیں جیسے ٹہنی سے پھول، اور آنکھ

سے آنسو! گاہ گریاں، گاہ خنداں! اسی (۸۰) برس کی عمر میں بھی لکھنے بلکہ چہکنے کی ایسی للک کہ حیرت ہوتی ہے اور رشک آتا ہے۔ یہ کتاب قریشی صاحب کو تادیر زندہ رکھے گی۔ اب ایسی صاف ستھری، سیدھی سادی اور رواں دواں نثر لکھنے والے کہاں سے آئیں گے۔ قریشی صاحب نے عمر بھر تلخیص نگاری کا جادو جگایا ہے لیکن اس کتاب میں تو انہوں نے یادنگاری کی جوت جگائی ہے۔ وہ ہر جگہ کامیاب رہے ہیں۔ یہ عمر گزشتہ کی ایسی کتاب ہے کہ جس کے مرکزی کردار نے، نہایت خاموشی لیکن نہایت مستعدی سے پچھلے ساٹھ ستر برسوں کے ان تمام ادبی، سیاسی اور تہذیبی تناظرات کو ڈوب کے دیکھا کہ ہے، جن کا سراغ آج صرف کتابوں میں ملتا ہے۔ سبھاش چندر بوس اور نواب ہوش یار جنگ سے لے کر نواب زادہ نصر اللہ خان اور خواجہ احمد عباس تک .... کتنے ہی کردار ہیں، جن کے حوالے سے اس کتاب میں نئی نئی باتیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ کتاب کی ضخامت: ۳۱۶ صفحات، طباعت: عمدہ، قیمت: ۱۶۰ روپے اور تقسیم کنندہ: کتاب نگر، حسن آرکیڈ، ملتان چھاؤنی، ہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

جمعیت علماء ہند، ۱۹۱۹ء میں قائم ہوئی۔ برصغیر کی تحریکِ آزادی میں ربع صدی تک اس کا اپنا ایک کردار ہے۔ کانگریس اور مسلم لیگ کے متوازی بلکہ علی الرغم! پچاس برس کے فاصلے پر ٹھہر کر، آج ہم اگر اس کردار کی یکسر نفی کر دیں تو یہ ایک نہایت آسان بات ہوتی۔ گزشتہ پچاس برسوں میں ایسی بہت سی ''آسانیاں'' ہم نے اپنے لئے مہیا بھی کی ہیں۔ اس کا کیا کیا جائے کہ اس صورت میں ہمارے ہاتھ کے ایک بے سروپا قسم کی تاریخ آتی ہے۔ یعنی...... جیسی جس کے دھیان میں آئی!

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی علیہ الرحمۃ، ۱۹۴۲ء کے ہنگامہ خیز ایام میں جمعیت علماء ہند کے ناظم اعلیٰ بنائے گئے اور پھر بیس سال تک، برابر یہ خدمت اُنہی کے سپرد رہی۔ تاآں کہ وہ مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ ''قصص القرآن'' اور ''اسلام کا اقتصادی نظام'' ایسے بے مثال علمی و تحقیقی شہ پاروں کے مؤلف کی سیاسی اور تحریکی زندگی ایک مستقل موضوع ہے۔ فاضلِ جلیل ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری نے پانچ سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب لکھ کر، اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ بقول مؤلف، یہ ایک ''سیاسی مطالعہ'' ہے۔ یہاں یہ بات پورے یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ مؤلف کی دیانت پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ نصف صدی ہوتی ہے کہ ہماری خواہشیں، ہمارے نعرے، ہمارے تعصبات اور ہمارے مفادات، ہمیں من حیث القوم، دیانت دار بننے سے باز رکھے ہوئے ہیں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر ہماری عقیدتیں، جو یقیناً اندھی ہیں، اور جو پروپیگنڈائی کلچر کی سیاہ چھڑی پکڑے حقائق کو ٹٹولنے کی ناکام کوشش کیا کرتی ہیں۔

کانگریس، مسلم لیگ، جمعیت علماء ہند، مجلس احرار اسلام اور آزادیٔ ہندو پاک...... جیسے عنوان پر سے یہ کتاب یقیناً حوالے کی کتاب ہے۔ کتابت طباعت: عمدہ، قیمت: ۲۰۰ روپے، ناشر ادارہ: جمعیت پبلی کیشنز، متصل پائلٹ ہائی سکول، وحدت روڈ، لاہور ہے۔

مسافرانِ آخرت

☆ مجلس احرار اسلام ملتان کے سیکرٹری اطلاعات محترم شیخ حسین اختر لدھیانوی کے چچا شیخ محمد رفیق لدھیانوی ۲۷ رستمبر ، بروز جمعرات، اوکاڑہ میں اور بہنوئی بابو محمد نعیم لدھیانوی ۲۷ راکتوبر، بروز ہفتہ، گوجرانوالہ میں انتقال کر گئے۔

☆ نقیبِ ختم نبوت کے معاون آئی ایم جاوید صاحب کچھ عرصہ قبل ہڈرسفیلڈ (برطانیہ) میں انتقال کر گئے۔

☆ نقیبِ ختم نبوت کی معاون محترمہ مسز زاہدہ غوری صاحبہ کی والدہ محترمہ ۲۳ رستمبر کو برطانیہ میں انتقال کر گئیں۔ ان کو لاہور میں سپردِ خاک کیا گیا۔

☆ مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کے امیر جناب عزیز الرحمن سنجرانی کی والدہ ماجدہ گذشتہ ماہ انتقال کر گئیں۔ احباب و قارئین سے درخواست ہے کہ دعاءِ مغفرت اور ایصالِ ثواب کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔ اراکین ادارہ نقیبِ ختم نبوت تمام مرحومین کیلئے دعا مغفرت کرتے ہیں اور پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کر کے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائیں۔ (آمین)

مکتبۂ احرار لاہور کی
نئی پیش کش

خطیب الامت، بطلِ حریت امیر شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی مستند سوانح حیات،
ملی و دینی خدمات، جہد و ایثار اور عزیمت و استقلال کا
عظیم مرقع نیا ایڈیشن، رنگین و دیدہ زیب سرورق کے
ساتھ پہلے ایڈیشنوں سے یکسر مختلف اور منفرد

حیات امیر شریعت

مؤلف: جانباز مرزا (قیمت:-/150 روپے)

ملنے کا پتہ:
بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
مکتبۂ احرار 69 سی حسین سٹریٹ وحدت روڈ
نیو مسلم ٹاؤن لاہور، فون: 5865465

حضرت مولانا
محمد علی جالندھری
رحمہ اللہ

تالیف: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی رحمہ اللہ
مقدمہ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مجاہد ختمِ نبوت اور عظیم مبلغ کی داستان حیات
جدوجہد اور خدمات قیمت:=/100

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

بخاری اکیڈمی کے سٹاک میں آنے والی نئی مفید کتب

محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا سوالاً جواباً لکھی جانے والی ضخیم کتاب ڈاکٹر ذوالفقار کا قلم قیمت:-/330روپے	**ہندوستان میں ابن تیمیہؒ** مولانا آزادؒ کا سفر آخرت مولانا آزادؒ کے بعد دہلی پر کیا بیتی؟ شورش کاشمیریؒ (قیمت:-/200روپے)
طب نبویؐ اور جدید سائنس (مکمل چار جلد) حکیم طارق محمود چغتائی قیمت:-/680روپے	**فری میسنری** اسلام دشمن خفیہ یہودی تنظیم (قیمت:-/200روپے) جناب بشیر احمد صاحب
خطبات سیرت (مکمل دو جلد) مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی سیرت النبیؐ پر تقاریر کا مجموعہ قیمت:-/310روپے	**حیاتِ امیر شریعتؒ** (جدید ایڈیشن) امیر شریعتؒ کی دینی ملی خدمات کا حسین مرقع جانباز مرزاؒ (قیمت:-/150روپے)
خطبات فاروقی شہیدؒ (مکمل تین جلد) توحید، سیرت النبیؐ، عظمتِ صحابہؓ اور دیگر اہم تقاریر کا مجموعہ قیمت:-/600روپے	**مرزائیت نئے زاویوں سے** ختم نبوت آیات واحادیث کے حقائق نبوت ورسالت، جھوٹ اور سچ کا فرق مولانا محمد حنیف ندویؒ قیمت:-/90روپے
احکام ومسائل خطباتِ جمعہ، عیدین، نکاح، عقیقہ، نماز استسقاء اور قنوت نازلہ مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ (قیمت:-/250روپے)	**جہادِ ختم نبوت کے جاں نثار** عشق رسول کی درخشاں تاریخ، جذبوں اور ولولوں کا روشن باب، ایک تاریخی دستاویز محمد طاہر عبدالرزاق (قیمت:-/90روپے)
واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر (ایک نئے مطالعے کی روشنی میں) مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی مقدمہ: مولانا محمد منظور نعمانیؒ انڈیا ایڈیشن	**عقیدہ اہل الاسلام فی حیاتِ عیسیٰؑ** حیات ونزول مسیح پر ایک بے مثال کتاب حکیم محمود احمد ظفر (قیمت:-/50روپے)
معارف الحدیث انڈیا ایڈیشن (۸ویں جلد) کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ وکتاب الفضائل والمناقب مولانا محمد منظور نعمانیؒ (قیمت-/250روپے)	**اسلام، عیسائیت اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام** میں مسلمان کیسے ہوا؟ خالد محمود (سابقہ یوئیل کندن) قیمت:-/120روپے
جواہراتِ فاروقی مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ قیمت:-/150روپے	**مقتل الحسینؓ** المشہور بہ مقتل ابی مخنف علامہ محمود احمد عباسیؒ قیمت-/100روپے

بخاری اکیڈمی

دار بنی ہاشم، مہربان کالونی۔ ملتان فون:061-511961

القاسم اکیڈمی کے مطبوعات

القاسم اکیڈمی کی مطبوعات بالخصوص مولانا عبدالقیوم حقانی کی تصنیفات اور تالیفات کی فہرست پیش خدمت ہے تاجران کے لئے خصوصی کمیشن، علماء اور طلباء کے لئے خصوصی رعایت اور ادارہ کا مستقل رکن بننے پر خصوصی کارڈ کا اجراء اور ۳۳ فیصد کی رعایت ۔

مطبوعات	قیمت	مطبوعات	قیمت
حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی	---	اسلامی انقلاب ----------	90
افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق --	300	ساعتے با اولیاء ----------	90
توضیح السنن شرح آثار السنن دو جلد مکمل	500	میرے حضرت "میرے شیخ" ---	90
دفاع امام ابو حنیفہ" --------	120	شیخ الحدیث کے اوراد و وظائف ---	----
صحبتے با اہل حق --------	120	ماہنامہ الحق کا مولانا عبدالحق" نمبر۔	500
امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات ۔	90	مشاہیر کی علمی اور مطالعاتی زندگی ۔	120
علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات ۔	90	کشکول معرفت جلد اول، دوم ---	120
عبداللہ بن مبارک" کے حیرت انگیز ۔	45	اسلامی سیاست --------	120
ارباب علم و کمال اور پیشہ رزق و حلال۔	90	ہدایہ اور صاحب ہدایہ (اردو، پشتو)	33
خطبات حقانی --------	75	امام اعظم کا نظریہ انقلاب و سیاست	22
کتابت اور تدوین --------	15	اسیر مالٹا مولانا عزیر گل" -----	15
مرد مومن کا مقام اور ذمہ داریاں --	12	ابو حنیفہ ہند مفتی کفایت اللہ نمبر ۔	150
نفاذ شریعت کے لئے فکری انقلاب۔	15	سودی نظام کا تحفظ اور وکالت کیوں۔	15
محرف قرآن --------	120	سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق" ۔	120
بزم منور جلد اول، دوم، سوم --	450	امام اعظم" حیرت انگیز (پشتو) ۔	66
فقہی جواہر --------	20	میر کاروان مولانا فضل الرحمان ۔	90
الادب الجاری فی ابیات صحیح البخاری۔	75	نقوش حقانی --------	75
عالمانہ مجاہدانہ تقریریں -----	15	حقانی کتابیں --------	50
اقوال سلف --------	120	واقعات امام اعظم" (فارسی) ---	40

ملنے کا پتہ : القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

وفاق المدارس الاحرار پاکستان کے تحت قائم دینی ادارے

اپیل: وفاق المدارس الاحرار پاکستان کے تحت قائم اڑتیں مدارس، قرآن وحدیث کی تعلیم وتبلیغ میں مصروف ہیں۔ اخراجات کا تخمینہ تقریباً 30 لاکھ روپے سالانہ، جس میں طلباء کی رہائش وظائف اور دیگر ضروریات، طعام، علاج شامل ہیں۔ تعمیرات اور توسیع کے اخراجات علاوہ ہیں۔ اکثر مدارس کا خرچ وفاق کے ذمہ ہے جب کہ بعض مدارس اپنا خرچ خود پورا کرتے ہیں۔ اہلِ خیر سے درخواست ہے کہ اپنے عطیات اور زکوٰۃ صدقات عنایت فرما کر اللہ سے اجر پائیں۔

☆ مدرسہ معمورہ جامع مسجد ختم نبوت، دارِ بنی ہاشم ملتان، فون: 061-511961 ☆ مدرسہ معمورہ مسجد نور تغلق روڈ ملتان ☆ جامعہ بستان عائشہؓ (برائے طالبات) دارِ بنی ہاشم، ملتان فون 061-511356 ☆ جامع معاذ بدھلہ روڈ، ملتان (زیرِ تعمیر) ☆ مدرسہ طوبیٰ، 17 کسی۔ وہاڑی روڈ ملتان ☆ مدرسہ تعلیم القرآن مکی مسجد چوک حرم گیٹ ملتان ☆ مسجد مولوی محمد رمضان والی محلہ کوٹلہ تولے خان ☆ مدرسہ معمورہ۔ C-69 حسین سٹریٹ وحدت روڈ، نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور فون: 042-5865465 ☆ مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار۔ چناب نگر (ربوہ) ضلع جھنگ فون 04524-211523 ☆ بخاری پبلک سکول۔ چناب نگر (ربوہ ضلع جھنگ) ☆ احرار مرکز، مدنی مسجد، بخاری ٹاؤن۔ سرگودھا روڈ چنیوٹ، ضلع جھنگ (زیرِ تعمیر) ☆ مدرسہ ختم نبوت لال مسجد بستی کھچیاں چناب نگر ☆ مدرسہ فاروق اعظم، موضع اصحابہ چک کالی مال ضلع جھنگ ☆ مدرسہ محمودیہ، مسجد المعمور ناگڑیاں، ضلع گجرات ☆ دارالعلوم ختم نبوت، جامع مسجد چیچا وطنی فون 482253 ☆ دارالعلوم ختم نبوت، (احرار ختم نبوت سنٹر) مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچا وطنی فون ☆ مدرسہ و مسجد معاویہؓ جھنگ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ ☆ مسجد صدیقیہ، کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ☆ مدرسہ ابوبکر صدیق جامع مسجد ابو بکر صدیق، تلہ گنگ، ضلع چکوال فون 05776-412201

☆ مدرسہ احرار اسلام مسجد سیدنا علی المرتضیٰؓ چکڑالہ ضلع میانوالی (زیرِ تعمیر) ☆ مدرسہ ختم نبوت نواں چوک گڑھا موڑ ضلع وہاڑی ☆ مدرسہ ختم نبوت، چشتیاں، (ضلع بہاولنگر) (زیرِ تعمیر) ☆ مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد شبلی غربی غربی حاصل پور (ضلع بہاولنگر) ☆ مدرسۃ العلوم الاسلامیہ، جامع مسجد گڑھا موڑ۔ ضلع وہاڑی فون 0693-690013 مدرسۃ البنات (برائے طالبات) گڑھا موڑ۔ ☆ مدرسہ معمورہ، مسجد صدیقیہ، میراں پور تحصیل میلسی ضلع وہاڑی۔ ☆ مدرسہ ختم نبوت تعلیم القرآن چک 88/WB گڑھا موڑ۔ ضلع وہاڑی ☆ مدرسہ ختم نبوت چک 76 بھگوان پورہ ضلع وہاڑی ☆ مدرسہ ختم نبوت گرین ٹاؤن نزد چونگی 8 لاہور روڈ بورے والا ضلع وہاڑی (زیرِ تعمیر) ☆ مدرسہ احرار اسلام، بستی بھٹہ موضع ٹوبہ تحصیل میلسی، ضلع وہاڑی ☆ مدرسہ معمورہ، تعلیم القرآن۔ چک نمبر 158 الف 10.R جہانیاں ضلع خانیوال (زیرِ تعمیر) ☆ مدرسہ احرار اسلام مصطفیٰ آباد، کرم پور۔ ضلع وہاڑی ☆ مدرسہ معمورہ، الیاس کالونی، صادق آباد۔ ضلع رحیم یار خان ☆ مدرسہ احرار اسلام بستی میرک ضلع رحیم یار خان (زیرِ تعمیر) ☆ مدرسہ عربیہ محمودیہ القرآن، چاہ کیکر والا موضع محبت پور ☆ مدرسہ دارالسلام، چاہ چڑھوئے والا، کلر والی، ضلع مظفر گڑھ ☆ مدرسہ معمورہ، معاویہ بستی مہر پور۔ ضلع مظفر گڑھ

ترسیلِ زر کیلئے بذریعہ منی آرڈر: ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری ☆ مدیر وفاق المدارس الاحرار ☆ امیر مجلس احرار اسلام پاکستان۔ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان بذریعہ بینک ڈرافٹ/ چیک: بنام مدرسہ معمورہ ملتان، حبیب بینک حسین آگاہی ملتان

بن بلائے
مہمان
کھانسی، نزلہ اور زکام
سُعالین کا
ان شکایات کا علاج بھی اور ان سے
محفوظ رہنے کی تدبیر بھی
گلے کی خراش ہو یا کھانسی کی شکایت۔ اسے معمولی سمجھ کر
نظر انداز نہ کیجیے۔ یہ بیماری غفلت سے بڑھ جاتی ہے۔
گلے کی خراش اور کھانسی میں سُعالین کا
فوری استعمال شروع کر دیجیے۔
قدرتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ
سُعالین
نزلہ، زکام، گلے کی خراش اور کھانسی کی مفید دوا
مَدینۃُ الحِکمۃ تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی
شہر علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔
سُعالین
۵۰ ٹکیاں
SUALIN
A HERBAL CURE FOR COUGH, COLD AND BRONCHITIS
Sualin
A HERBAL CURE FOR COUGH, COLD AND BRONCHITIS
ہمدرد
ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:
www.hamdard.com.pk

سالانہ

دوروزہ

احرار ورکرز کنونشن

12 - 13 شوال ۱۴۲۲ھ 28 - 29/دسمبر 2001ء بروز جمعہ، ہفتہ 9 بجے صبح تا 11 بجے شب

دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

زیر صدارت

قائدِ احرار

سید عطاء المہیمن بخاری

دامت برکاتہم

(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

احرار کارکن اس تاریخ ساز کنونشن کو کامیاب بنانے کے لئے زبردست تیاریاں شروع کر دیں

زیادہ سے زیادہ احباب کو شرکت کی دعوت دیں

پرچم اور بینر تیار کریں ہر کارکن سرخ قمیص زیب تن کر کے کنونشن میں شریک ہو

نوٹ: تفصیلی اشتہار عنقریب شائع ہو رہا ہے۔

رابطہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
فون 061-511961

شعبہ نشر و اشاعت: مجلس احرار اسلام پاکستان

Designed by: **SHAHZAD** Al-Kitab Graphics Multan. 061-584604